مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

# تحفۂ زواریہ

ترتیب
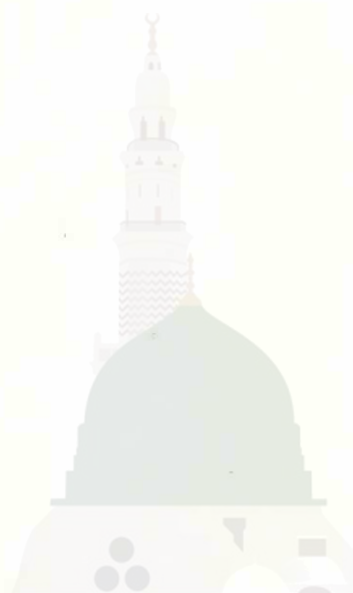
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

محمد ظہیر الدین بھٹی

تحفۂ زواریہ

# تحفۂ زواریہ

## در انفاس سعیدیہ

مکتوبات حضرت سراج الاولیا شاہ احمد سعید دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ

**ترتیب**

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں رحمہ اللہ

**ترجمہ**

محمد ظہیر الدین بھٹی

نام کتاب: تحفۂ زواریہ
مکتوبات: مکتوبات حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ
ترتیب حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں رحمہ اللہ
ترجمہ: محمد ظہیر الدین بھٹی
اشاعت اول: اکتوبر ۲۰۱۱ء
تعداد: ایک ہزار
صفحات: ۱۷۶
قیمت: ۲۱۰ روپے

اہتمام

ادارہ مجددیہ

ناشر

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی
پوسٹ کوڈ: ۷۴۶۰۰ فون: ۰۲۱-۳۶۶۸۴۷۹۰
www.rahet.org E-mail: info@rahet.org

# پیش گفتار

حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ (۱۲۱۷ھ۔۱۲۷۷ھ/۱۸۰۲ھ۔۱۸۶۰ھ) حضرت شاہ ابوسعید دہلوی (۱۱۹۶۔۱۲۵۰ھ/۱۷۸۲ء۔۱۸۳۵ھ) کے خلیفہ تھے اور خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی ان ہی کی جانب منسوب ہے۔ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ کے حکم سے یہ خانقاہ ان کے خلیفہ اور جانشین دوست حاجی دوست محمد قندھاری رحمہ اللہ (۱۲۱۶۔۱۲۸۴ھ/ ۱۸۰۱۔۱۸۶۸ء) نے قائم فرمائی تھی۔ زیرِنظر مکاتیب شاہ احمد سعید دہلوی رحمہ اللہ کے قلم سے ہیں، جن کا بڑا حصہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاریؒ کے نام ہے۔ ان مکاتیب میں زیادہ تر تو سوالات کے جوابات ہیں اور سالکین سلوک کو اثنائے راہ میں پیش آنے والی مشکلات کا حل تجویز کیا گیا ہے اور ان کے الجھنوں کو رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض خطوط میں انہوں نے اپنے خلیفہ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمہ اللہ کو خانقاہ خصوصاً خانقاہ مظہریہ دہلی کے سلسلے میں ہدایات فرمائی ہیں جس کا انتظام بھی انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت فرماتے ہوئے ان کے سپرد فرمادیا تھا۔

یہ خطوط مخطوطے کی شکل میں خانقاہ موسیٰ زئی میں محفوظ تھے، جنہیں حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں رحمہ اللہ نے وہاں سے حاصل کر کے مرتب فرما کر اپنے شیخ حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ رحمہ اللہ کے نام منسوب کر کے تحفہ زواریہ کے نام سے عرصہ ہوا شائع کیا تھا۔ یہ مکاتیب فارسی میں تھے، اب جناب محمد ظہیر الدین بھٹی کے قلم سے ان مکاتیب کے اردو ترجمے کی اشاعت کی سعادت ادارہ مجددیہ کو حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو ہم سب کے لئے باعث برکت بنائے اور قبول فرمائے۔ آمین

سید عزیز الرحمٰن

۲۰ ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ

# اس مجموعے کا انتساب

عمدۃ السالکین وزبدۃ العارفین

حضرت سیدی ووسیلتی مولانا الحاج شاہ زوّار حسین

نقشبندی مجدّدی سعیدی دامت برکاتہ

کے نام

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

تراب الاقدام

غلام مصطفیٰ خان

# دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم و علیٰ اٰلہٖ و اصحابہ اجمعین. امّا بعد

یہ بندہ ہیچ میرز و ہیچ مدان غلام مصطفیٰ خان بن گلاب خان (یوسف زئی) عرض کرتا ہے کہ میں خوش بختی سے ۶ رشعبان ۱۳۷۱ھ مخدومی صوفی محمد احمد اور مکرمی محمد بشیر اللہ زید لطفھما کے ہمراہ (پنجاب کے) شہر مظفر گڑھ روانہ ہوا کہ وہاں حضرت خواجہ خواجگان مولانا محمد سعید قریشی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لئے جلسہ مبارکہ منعقد ہونا تھا۔ میرے مرشد و مولیٰ عمدۃ السالکین و زبدۃ العارفین حضرت شاہ زوار حسین دامت برکاتھم بھی اس جگہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں سے ہم مسکین پور گئے اور تاج الاولیاء و سر آمدِ اصفیاء حضرت شاہ فضل علی قدس سرہ کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد پھر مظفر گڑھ واپس آگئے۔ حضرت سعید زمانی مولانا محمد سعید گوہانوی مدظلہ العالیٰ کے ارشاد کے مطابق دریا خان کا قصد کیا جہاں قطب زمان، ہمارے وسیلہ و مولیٰ حضرت سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مکان ابھی تک اصفیاء کا مرجع ہے اور بقول مولانا رومیؒ:

مسکنِ یار است وشہرِ شاہ من
پیشِ عاشق ایں بود حب الوطن

میرے محبوب کا مسکن ہے اور میرے بادشاہ کا شہر ہے
یہ ہے عاشق کی نظر میں حُبِ وطن

بحمد اللہ وہاں اس بے مثال روشن چراغ کے صاحبزادے حضرت مخدومنا و مولانا حافظ محمد

ابراہیم مدظلہ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ پھر ہم ڈیرہ اسمٰعیل خاں گئے۔ وہاں سے بذریعہ کار ۱۰ رشعبان المعظم ۱۳۷۱ھ (۵ رمئی ۱۹۵۲ء) بروز پیر مغرب سے پہلے خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی پہنچے۔ جب ہم مسجد میں پہنچے تو میرے تمام اعضاء کانپنے لگے اور اس مقام کے فیوض و برکات سے وجد و کیف طاری ہو گیا۔ اگرچہ ہم نے وہاں صرف ایک رات اور ایک صبح قیام کیا مگر:

صبحے چہ صبحے شامے چہ شامے

(وہ کیا صبح تھی اور کیا شام) ایسی جگہ جو سراپا نور تھی اور ایسا مقام کہ سراپا اسرار۔ بقول نظیری:

زفرق تابہ قدم ہرکجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل میکشد کہ جا ایں جاست
سر سے تا پا جہاں کہیں میں دیکھتا ہوں
حُسن و جمال میرے دامنِ دل کو کھینچتا ہے کہ یہی وہ صحیح جگہ ہے

اس لئے کہ یہاں تین عالی مرتبت بزرگ آرام فرما ہیں۔ یعنی قطب زمانی حضرت حاجی دوست محمد قندھاری ثم دامانی قدس سرہ، ان کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بیٹے اور خلیفہ شاہ والا جاہ حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ اللہ تعالیٰ ان کے فیوض کو ان کے جانشینوں پر ہمیشہ جاری رکھیں۔

موسیٰ زئی وہ مقام ہے جہاں اِن مکتوبات شریفہ کے لکھنے والے سراج الاولیاء و زبدۃ الاصفیاء حضرت ابوالمکارم شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (بن غوثِ اوانی وقطب زماں حضرت شاہ ابوسعید دہلوی قدس سرہ نے ۱۲۷۴ھ (۱۸۵۷ء) میں غدر کے موقع پر اسے اپنی آمد سے مشرف فرمایا تھا اور کچھ عرصہ یہاں قیام فرمایا تھا۔ آپ دہلی سے حرمین الشریفین تشریف لے جارہے تھے کہ یہاں قیام فرمایا۔ اسی وجہ سے اس مقام کو خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے ہم نے مکتوبات کا یہ مجموعہ حضرت محمد اسماعیل مدظلہٗ (ولد حضرت حافظ محمد ابراہیم مدفیضہ) سے حاصل کیا۔ یہ خطوط حضرت سراج الاولیاء شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کو ارسال فرمائے تھے۔

یہ بزرگ (حضرت احمد سعید قدس سرہ) یکم ربیع الاوّل ۱۲۱۷ء (تاریخی نام "مظہرِ یزداں") مصطفیٰ آباد (رام پور) شہر میں پیدا ہوئے۔ بعد میں دہلی آئے، قرآن شریف حفظ کیا۔

دس سال کی عمر میں تیرھویں صدی کے مجدّد حضرت مولانا عبداللہ المعروف شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقت حاصل کی اور آپ سے کتبِ تصوف جیسے رسالۂ قشیریہ، عوارف المعارف، احیاء العلوم، مکتوباتِ شریف اور مثنوی مولانا روم پڑھیں اور ان کے حلقے سے استفادہ کیا۔ اپنے وقت کے علماء سے بھی کتبِ معقول و منقول پڑھیں۔ جیسے مولوی فضل امام اور مولوی رشید الدین خان علیہما الرحمۃ اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی سند حاصل کی۔ حضرت شاہ رفیع الدین محدّث اور شاہ عبدالقادر محدّث رحمۃ اللہ علیہما سے بہت زیادہ علمی استفادہ کیا۔ پندرہ سال تک حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ سے فیض یاب ہوئے اور ان کے منہ بولے بیٹے بن گئے۔ ان کی (۱۲۴۰ھ میں) ظاہری جدائی کے بعد اپنے والد ماجد سے معنوی کسب کیا۔ (۱۲۵۰ھ میں) اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد ارادت وارشاد کے سجادہ پر ان کے قائم مقام بنے۔ ہند و خراسان اور بلخ و بدخشاں سے طالبانِ حق نے آں جناب کی طرف رخ کیا اور فیض پایا۔ جب دہلی میں ''رستخیزِ بے جا'' (۱۲۷۴ھ) میں نمودار ہوئی تو آپ نے ملکِ ہند سے ہجرت کی اور ملکِ عرب کے طالبوں کو بہت زیادہ فیوض پہنچائے۔ آپ نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی۔ بالآخر آپ کا وصال ظہر اور عصر کے مابین بروز منگل ۲/ماہ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ ہوا۔ اس مبارک شہر میں سیدنا و مولانا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبّے کے پہلو میں قبلے کی جانب دفن ہوئے۔

نقل ہے کہ جب حضرت احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ بیس سال کے ہوئے تو حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ نے رسالے میں لکھا ''حضرت احمد سعید فرزند ابوسعید علم و عمل، حفظِ قرآن مجید اور نسبتِ شریف کے احوال میں اپنے والد ماجد کے قریب ہیں۔''

نقل ہے کہ حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہماری اولاد سے نسبت حاصل کریں گے اور مجھے (حضرت شاہ غلام علی کو) کشفی نظر میں معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی اس بیٹے (حضرت احمد سعیدؒ) کی اولاد سے وہ نسبت حاصل کریں گے۔

فرمایا کہ ہماری خانقاہ میں تراویح کے وقت یوں مشاہدہ ہوا کہ حضرت فخرِ کائنات و باعثِ موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے احبابِ کبار رضوان اللہ علیہم کے ساتھ اس بندے سے قرآن سننے کے لئے تشریف لائے ہیں اور اس کے بعد قرأت کی تحسین فرمائی۔

فرمایا کہ جب میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گیا۔

راستے میں انہی بزرگ کو دیکھا کہ آپ نے یہ شعر پڑھا:

عشق آں خانماں خرابے ہست
کہ تُرا آورد بہ خانۂ ما

کہ یہ اس خانماں خراب کا عشق ہی ہے جو تجھے ہمارے گھر لایا ہے۔

اس کے بعد بہ کمال الطاف شفقت فرمائی۔

فرمایا کہ مالداروں کی صحبت اہل اللہ کے لیئے مہلک زہر ہے جس سے فیض کے سوتے بند ہو جاتے ہیں اور دل پر گہری تاریکیاں چھا جاتی ہیں۔

فرمایا کہ اوقات کو وظائف وطاعات سے آباد کرنا چاہیئے، اس طرح کہ قلب کے لئے کم از کم پانچ ہزار بار اسمِ ذات کا ذکر ہو اور دوسرے لطائف کے لئے کم از کم ایک ہزار بار اسمِ ذات اور گیارہ سو بار ذکرِ نفی واثبات اور پانچ ہزار بار لا الہ الا اللہ کا ذکر، معنی کا خیال کرتے ہوئے کیا جائے۔ کم از کم ایک پارہ قرآن مجید معنیٰ میں تدبر کرتے ہوئے، بارہ رکعت تہجد، چار رکعت اشراق، چاشت اور فئی زوال اور بیس رکعت (یا چھ رکعت) اوّابین کی پابندی کرنا چاہیئے۔

ان بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اقوال، کرامات واکتشافات بزرگوں کے تذکروں کی کتابوں میں محفوظ وموجود ہیں۔

ان مکاتیب شریفہ کے مکتوب الیہ حضرت حاجی دوست محمد (یوسف زئی) قندھاری ثم دامانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ کتبِ تصوف اور اس مجموعہ کے مقدمے میں آپ کے حالات ملتے ہیں۔

آخر میں، میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، مخدومی حاجی محمد اعلیٰ زید لطفہ کا کہ انھوں نے اس مجموعے کی کتابت فرمائی اور مولانا محمد سلیم عبد اللہ مدّ فیضہ اور عزیزی محمد اسلم کا کہ انھوں نے مکتوبہ نسخے کی تصحیح فرمائی۔ ان تینوں حضرات نے یہ عمل فی سبیل اللہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

میں التجا کرتا ہوں کہ قارئینِ محترم متن میں جہاں کہیں غلطیاں پائیں، انہیں مرتبِ احقر کی غلطیاں سمجھتے ہوئے درگزر سے کام لیں اور بارگاہ الٰہی میں دعائے عفو کریں۔

خاکِ اقدام
غلام مصطفیٰ خان

بدھ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ

# مقدمہ

## بہ قلم حضرت حاجی دوست محمد قندھاری

### رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدلله الذی نوّر قلوب الطالبین الصادقین السالکین بذکر اسماء ذاته و صفاته و اضاء قلوب العاشقین المحبین المخلصین بتلاوة قرانه و اقامة احکامه و تجلی قلوب العارفین الکاملین بتجلیات اسمائه و صفاته و تجلیات ذاته المنزهة فی تنزیهه عن صفات النقص و الزوال و عن الکیف والکم و عن الاتصال و الا نفصال و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له و نشهد ان محمد اعبده و رسوله و حبیبه و صلی الله علی خیر خلقه البریة محمد و اله و اصحابه و احبابه اجمعین هو لها اهل و هم لها اهل امین یا رب العالمین۔

امابعد، بندہ ناتواں وگنہ گار دوست محمد قندھاری عرض کرتا ہے کہ مجھے شروع ہی سے فقرا سے بہت محبت تھی چوں کہ علم ظاہری کی طلب میں مشغول تھا اس لئے کبھی کبھار ان قدسی نفوس کی زیارت کے لئے جایا کرتا تھا اور ان سے دعائے خیر کا طالب ہوتا تھا۔ میں نے جب صرف ونحو اور کتابِ علم منطق کا کچھ حصہ پڑھ لیا تو علم ظاہری کے پڑھنے سے میرا دل اچاٹ ہو گیا۔

میں اس وقت کابل شہر میں تھا۔ ایک رات اچانک میرے سینے میں درد ہوا۔ درد سے بے ہوش ہوگیا، بعد میں لوگوں نے بتایا کہ میں تیرہ روز تک بے ہوش پڑا رہا۔ اس کے بعد ہوش آیا۔ میں ''اللہ ھو'' اور ''سبحان اللہ'' کا ذکر جہر وا خفی کرتا تھا۔ پرسوز آہیں بھرتا تھا اور جاں سوز نعرے لگاتا تھا۔ اس حالت کے بارے میں کہ یہ کیا ہے مجھے کچھ پتہ نہ تھا۔ اس زمانے میں پشاور کے نواح میں ایک بزرگ قدس سرہ تھے میں ان کی طرف چل پڑا۔ جب ان کی خدمت میں پہنچا، ملاقات کی تو پہلے والا ذوق وشوق نہ رہا۔ بے چین و بے قرار ہوا۔ سیر و سیاحت کے ارادہ سے بغداد شریف کا قصد کیا تا کہ وہاں غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی زیارت کروں۔ آپ کے پرنور روضہ مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد کچھ عرصے آپ کی خانقاہ میں ٹھہرا رہا۔ بے چینی و بے قراری اور تشویش میں افاقہ نہ ہوا۔

ملک کردستان کے شہر سلیمانی میں کسی نے مجھے بتایا کہ ایک بزرگ شیخ عبداللہ ہراتی قدس اللہ سرہ ہوتے ہیں۔ وہاں پہنچا، زیارت کی اور دو تین ماہ وہاں ان کے حلقے میں حاضر رہا، مگر دل کو اب بھی تسکین نہ ملی۔ ایک روز شیخ عبداللہ نے فرمایا: تم شیخ ابوسعید صاحب قدس اللہ سرہ کی خدمت میں چلے جاؤ وہ شاہ صاحب (شاہ غلام علی) کے خلیفہ ہیں، ملک ہندوستان کے شہر دہلی میں ہوتے ہیں۔ چناں چہ میں نے وہاں سے ہندوستان جانے کا ارادہ کیا۔ تردد تھا کہ جاؤں یا نہ جاؤں؟ وہاں سے میں واپس بغداد گیا اور چند روز تک شیخ محمد حدید قدس اللہ سرہ کے پاس رہا۔ بعد میں بصرہ گیا جہاں شیخ حسین دوسری قدس اللہ سرہ کی خدمت میں سات ماہ تک رہا۔ پھر وہاں سے شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرتا رہا۔ کبھی ایک بزرگ کے پاس جاتا وہاں سے دعائیں لینے کے بعد دوسرے بزرگ کے پاس حاضر ہوتا۔ میں ان بزرگوں کی خدمت میں توجہ کے لئے بیٹھتا تھا مگر ان کی ظاہری بیعت نہ کی۔ گھومتے پھرتے بلوچوں کے علاقے قلاّت نصیر خان پہنچا۔ وہاں میں اللہ تعالیٰ کے حضور بہت گڑ گڑایا، التجا وزاری کی اور متعدد مرتبہ استخارے کئے۔ مجھے اچھے خواب آئے۔ آخر کار دہلی جانے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ سمندر سے روانہ ہوا بمبئی پہنچا۔ وہاں شیخ الشیوخ حضرت ابوسعید تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ حج کے لئے جارہے تھے۔ میں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی۔ اب بھی اضطراب میں کمی نہ ہوئی۔ وہی پہلے والی حالت برقرار تھی، بلکہ شکستگی وحیرانی و پریشانی میں کچھ اضافہ ہی ہوا۔

ایک دن میں نے حضرت کی خدمت میں اپنی حالت وکیفیت کے بارے میں عرض کیا تو

آپ نے فرمایا" کہ میں حج کو جارہا ہوں میری واپسی تک یہیں ٹھہرو یا دہلی چلے جاؤ۔ وہاں میرا بیٹا احمد سعید ہے، اس کی خدمت میں ٹھہرو اور اس سے توجہ لو"۔ بمبئی میں بہت زیادہ تپش اور گرمی تھی۔ مجھ میں وہاں ٹھہرنے کی سکت نہ تھی۔ چناں چہ میں دہلی روانہ ہوا۔ راستے میں ایک رات خواب میں حضرت شاہ صاحب کو چند حضرات کے ساتھ دیکھا۔ آپ نے فرمایا: "تمہیں اجازت ہے"۔ میں نے اسی گھڑی آں جناب کے دولت کدہ کی طرف دہلی کا رخ کیا۔ راستے میں کئی خطرے اور رکاوٹیں پیش آئیں۔ بالآخر میں اپنے شیخ وامام، استاد، الکامل والمکمل، العارف باللہ، اللہ تعالیٰ کی طرف راہنما، قطبِ دوراں، غوثِ زماں، اعلیٰ حضرت شیخ احمد سعید قدس اللہ سرہ الاقدس (میرا دل اور روح آپ پر قربان ہوں) کی قدم بوسی سے مشرف ہوا۔ آپ کے مبارک چہرے پر نظر پڑتے ہی دل نے پراگندگی واضطراب سے رہائی پائی۔ الحمدللہ۔ میں بہت خوش ہوا۔ تجدیدِ بیعت کی:

با کریماں کارہا دشوار نیست

ایک روز آں جناب نے اس بندہ حقیر کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا۔ "میں نے واقعے میں دیکھا ہے کہ اپنے عطردان سے تجھے خوشبو مل رہا ہوں"۔ ایک دوسرے دن آپ نے فرمایا: "میں نے واقعے میں دیکھا ہے کہ میں، تو اور میرے بیٹے ایک دسترخوان سے کھانا کھارہے ہیں"۔ الحمدللہ ایسا ہی ہوا اور اس کی تصدیق ہوگئی۔

ایک دن میں حضرتِ والا کے قریب بیٹھا تھا۔ آپ شیرینی بانٹ رہے تھے۔ کچھ لوگوں کو زیادہ دے رہے تھے اور کچھ کو کم۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ آپ یہ فرق کیوں کرتے ہیں کہ یوں فرق کرنا جائز نہیں، اسی گھڑی حضرت کی نسبتِ روحانی جو مجھے عطا ہوئی تھی، وہ سلب ہو گئی۔ میں نے لاحول پڑھتے ہوئے بارگاہ کبریائی میں الحاح وزاری شروع کردی۔ الحمدللہ کہ نسبت شریفہ پھر واپس آگئی۔

آں جناب کی خدمت مبارکہ میں میرا قیام ایک سال دو ماہ اور پانچ روز تک رہا۔ اس تھوڑے عرصے میں اس نالائق نکمے کو حضرت نے نقشبندیہ، قادریہ اور چشتیہ سلسلوں کی اجازت سے نوازا۔ ایک پگڑی، قمیص اور اپنی ایک ٹوپی بھی عنایت فرمائی اور اجازت نامہ لکھ کر مجھے ملکِ خراساں جانے کی اجازت دی۔ اس کے بعد آپ ہر سال اپنے دستخطوں سے مزین فرما کر مکتوب گرامی ارسال فرماتے تھے۔ الحمدللہ، کہ خط نصف ملاقات ہے۔ ترجمہ شعر

اس کا ظاہری سراپا خوبصورت اور ہماری جان ہے، اس کے باطن کا نہ پوچھ کہ وہ

بے نشان ہے، میرے حق میں جو اس کے احسانات ہوئے ہیں، میرا رواں رواں اس کا شکر گزار ہے، زبان اس کے حسن کے وصف میں گونگی ہے، اور قلم اس کی مدح کے وصف میں بے زبان ہے، اس کی بلندی کے بارے میں کیا کہوں، کہ نو آسمان اس کی سیڑھی کے نیچے ہیں۔

وہ مکتوبات جو اس ذرّہ بے مقدار دوست محمد کو تحریر کئے گئے، انہیں میں سلسلہ شریفہ کے بھائیوں کے فائدے کے لئے یکجا کر رہا ہوں، شاید کہ اس گنہگار کو دعائے خیر میں یاد فرمائیں۔

## پہلا اجازت نامہ مبارک

پہلا اجازت نامہ جو اس فقیر کو مہرِ مبارک خاص سے مزیّن کر کے عطا فرمایا گیا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بعد حمد وصلوٰۃ فقیر احمد سعید نسب وطریقت کے لحاظ سے مجدّدی، کان اللہ لہ عرض کرتا ہے کہ حاجی حرمین شریفین ملاّ دوست محمد جو صاحب صلاحیت و کمالات ہیں۔ اللہ سبحانہ انہیں اپنی پسندیدہ ومحبوب اشیاء اختیار کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ باطنی کسب کے لئے اس ناچیز کے پاس آئے اور ایک سال سے زائد مدت اس فقیر کے پاس ٹھہرے۔ اس مدت میں ان پر لطائفِ عشرہ کی بطریق طفرہ توجہ دی گئی اللہ سبحانہ کا شکر ہے کہ پیرانِ کبار کی برکت سے انہوں نے ہر مقام کی چاشنی چکھی اور ہر لطیفہ کے آثار وانوار پائے۔ انہوں نے اپنے اندر فنا وبقاء کی نشانیوں کا مشاہدہ کیا لہٰذا میں نے انہیں طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ، قادریہ اور چشتیہ کی اجازتِ تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور طریقہ شریفہ کو پھیلانے کا سبب بنائے۔ اجازت کی شرط یہ ہے، شریعت پر استقامت، سنت کی اتباع، بدعت سے اجتناب، دوامِ ذکر اور شغل مع اللہ، مخلوق سے اعراض کرنا اور ان سے امید نہ وابستہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہی سے صبر وتوکل اور بذریعہ قناعت امید وابستہ کرنا اور رضا وتسلیم کا طریقہ اپنانا:

تیری ذات بالکل نہ رہے کمال صرف یہی ہے
تو اس میں بالکل گم ہوجا، وصال صرف یہی ہے

والسلام اوّلاً وآخراً

## دوسرا اجازت نامہ مبارک

اسے بھی مہرِ مبارک خاص سے مزین کر کے حضرت والا نے اس فقیر کو عطا فرمایا۔ اجازت نامہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین وآلہ واصحابہ اجمعین۔ عبدِ فقیر احمد سعید کان اللہ لہ عرض کرتا ہے کہ برادرِ صالح درست کار اور عزیز ارشد مخلص حاجی حرمین جامع المعلمین مولانا دوست محمد۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ انہیں سلامت رکھے اور انہیں اپنی مخلوق میں امام بنائے اور اپنی مخلوق کے لئے ہادی ومہدی بنائے۔ انہوں نے جب طریقت حاصل کی، اذکار اور مراقبوں میں مشغول ہوئے۔ میں نے ان پر طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور کبرویہ وغیرہ میں تمام مقامات میں توجہ دی تو وہ مجمع البحار اور معدن الانوار بن گئے۔ میں نے انہیں طالبوں کی راہنمائی اور احباب کے دلوں میں سکینت وحضور القاء کرنے کی اجازت دے دی اور مذکورہ سلسلوں میں بیعت کے طالبوں کو مسنون بیعت کی اجازت دے دی۔ وہ میرے خلیفہ ہیں، ان کا ہاتھ میرے ہاتھ جیسا ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو آپ کی پیروی کرے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

**ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم وصلی اللہ علیٰ خیر خلقه محمد و اٰله و اصحابه اجمعین**

# مکتوبات

## مکتوب ۔ ١

یہ خط حاجی دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس کا موضوع ہے طریقہ شریفہ کو رائج کرنا، کچھ نصیحتیں، پورے انکسار کے ساتھ ہمیشہ ذکر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ توجہ رکھنا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی ارشدی حاجی دوست محمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے اور اپنی ذات کے لئے بنا لے۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے۔ سلام مسنون اور خوب خوب ترقی کی دعاؤں کے بعد مطالعہ فرمایئے کہ ساتھیوں کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ بزرگوں کے سلسلے کو رائج کریں۔ دین و دنیا کے اُمور کو ظاہر و باطن کے لحاظ سے، پیرانِ کرام کے واسطے سے، جنابِ الٰہی کے سپرد کر دیں۔ تمام واقعات کے پیش آنے کو خداوندِ کریم کارساز کی طرف سے سمجھیں۔ واقعات و حادثات پر چون و چرا نہ کریں۔ لوگوں کی مخالفت اور اُن کا مقابلہ نہ کریں۔ لغزشوں سے چشم پوشی کریں۔ لوگوں کی برائیوں کو کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ جو کچھ ملے وہ فقراء تک پہنچائیں اور اپنے لئے اللہ کے ماسوا ہر ایک سے نااُمید ہو جائیں۔ صبر و توکل، قناعت، رضا و تسلیم، افتقار و انکسار اور خاکساری و تواضع اللہ کے دوستوں کا طریقہ ہے۔

کتاب صوفیہ اور مکتوبات شریف کو مطالعے میں رکھنا ضروری ہے۔ ہمارے پیرانِ کرام رضی اللہ عنہم کے توسل سے پوری انکساری کے ساتھ ذکر اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کو ہمیشہ کیا جائے۔ اس میں غفلت نہ کی جائے کہ حق جلّ وعلا کے طالبوں کے لئے یہ اس راستے میں ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سچے وعدوں پر اپنے دل کو مضبوط رکھا جائے، وسوسوں کی وجہ سے اپنے مقام سے نہ ہٹنا

جائے۔ یک سو ہو کر زندگی گزارنا اور یک سو (اللہ پاک کی طرف) دیکھنا خلاصۂ زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کمترین کو اور اس کے دوستوں کو ان امور پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

پستہ، آلو، ترنجبین، حبّ الخضرا، چلغوزہ اور اخروٹ پر مشتمل آپ کا بہترین ہدیہ مخلص میمن کے ہاتھ سے موصول ہوا۔ اللہ سبحانہ، آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ اپنی پہنی ہوئی ایک ٹوپی بھیج رہا ہوں۔ اسے نئے مراقبوں کے وقت سر پر رکھ لیں۔ ان شاء اللہ باعثِ برکات ہوگی۔ آئندہ سال کچھ خوبانی بھی بھجوادیجئے کہ بچوں کو پسند ہے۔ حامل رقعہ ہذا میمن سے ہم بہت خوش ہوئے کہ فقراء کے لئے مخلص ہے۔ آپ بھی اس کے ممد و معاون بنئے۔ اس کے حق میں ترقی کی دعائیں کیجئے اور اسے توجہ بھی دیں۔ والسلام۔

## مکتوب۔۲

یہ خط اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ ہمیشہ پوری ہمت ذکرِ حق میں مصروف رکھنی چاہئے اور جنابِ قدس سے ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت نہ برتنی چاہئے اور سلسلۂ عالیہ اور نسبتِ شریفہ کی اشاعت میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی اللہ کے مقبول حاجی دوست محمد سلمہ اللہ الصمد کے نام منجانب فقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ کہ بعد از سلام مسنون اشتیاق سے بھرپور مطالعہ فرمایئے۔ الحمد للہ کہ تادمِ تحریر کہ ۸ر ذی الحجہ ہے فقیر مع اپنے متعلقین بخیریت ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ سے آپ کی سلامتی، عافیت، اور پسندیدہ طریقے پر استقامت کا طالب ہے۔ اس سے قبل میں نے جو جوابی خط ارسال کیا اس میں آپ کے بھیجے ہوئے بادام، عناب، اور چلغوزے مل جانے کی اطلاع ارسال کر چکا ہوں۔ انشاء اللہ میرا وہ خط اور اطلاع آپ کو مل چکی ہوگی۔

اے بھائی ہمیشہ ہمت کو ذکرِ حق سبحانہ میں مصروف رکھنا چاہئے اور ایک لمحے کے لئے بھی اس کی جنابِ قدس سے غفلت نہ برتنی چاہئے۔ نسبتِ شریفہ کی اشاعت میں بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ یہ قربِ قیامت کا زمانہ اور فتنوں کا دور ہے۔ اپنے سلسلے کی اشاعت کو حق تعالیٰ کی عین

مرضی سمجھا جائے:

**ان من احب اللہ تعالیٰ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ من احیا سنتی بعد ما امیت فلہ اجر مائۃ شہید**

اللہ کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو اللہ کو اس کے بندوں کا محبوب بنادے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس نے میری سنت کو اُس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کیا اُس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

آپ نے سنا ہوگا:

ہم نے تجھے مطلوبہ خزانے کا پتا بتا دیا
اگر ہم نہیں پہنچے تو شاید تو خزانے تک پہنچ جائے

والسلام۔ بیٹے اور درویشوں کی طرف سے سلامِ مسنون قبول ہو۔

## مکتوب ۳

یہ خط اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ انسان کی تخلیق کا اہم مطلوب اور سب سے اہم مقصود، ربّ العالمین کی محبت اور مخلوق، دنیا اور نفس وشیطان سے اجتناب ہے۔ اور اس بیان میں کہ ان چیزوں کو دُور کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ سلام مسنون کے بعد واضح ہو کہ اصحابِ طریقت و اربابِ حقیقت کا اس پر اتفاق ہے کہ انسانی تخلیق کا سب سے اہم اور بڑا مقصود و مطلوب رب العالمین کی محبت ہے۔ اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ محبتِ ذات اور محبتِ صفات، محبتِ ذات اللہ کے عطیوں میں سے ہے۔ بندوں کے کسب وعمل کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بندے کے عمل کا دخل اس محبت سے ہے جو محنت واکتساب سے ملتی ہے۔ محبت کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا ہر شئے سے دل خالی کر کے دائمی ذکر کیا جائے۔ دل کو اللہ کے ماسوا سے فارغ رکھنا شرط ہے۔ مشروط میں خلق، دنیا، نفس اور شیطان رکاوٹ ہیں۔ مخلوق کو دفع کرنے کا طریقہ گوشہ نشینی اور تنہائی ہے۔ دنیا کو دفع کرنے کا طریقہ قناعت ہے۔ اور نفس و

شیطان کو دور بھگانے کا طریقہ ہر گھڑی اللہ پاک سے التجا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کمترین کو، آپ کو اور سب دوستوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین

## مکتوب ۴

یہ مکتوبِ گرامی اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ مستعد و فہیم طالبان پر سلوک کے تمام مقامات میں توجہ دی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاجی صاحب، عزیز از جان حقائق و معارف نشان حاجی ملاّ دوست محمد سلمہ اللہ تعالیٰ اور وہ ہمیشہ اپنے نام کی طرح رہیں از فقیر احمد سعید۔ شوق بھرے سلام کے بعد واضح ہو کہ آپ کا مکتوب گرامی بذریعہ میمن مع بادام، عناب اور خوبانی دو تھیلیاں ملیں۔ ایک بڑی اور ایک چھوٹی کہ اس میں انجیر بھی تھی۔ بہت مسرت ہوئی۔ جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء۔ سوالات کے جوابات مختصراً لکھے جاتے ہیں، تفصیل بعد میں لکھی جائے گی۔ جو طالب کہ مستعد و سمجھ دار ہوں، سلوک کے تمام مقامات میں ان پر توجہ دی جائے۔ آپ کے باطن احوال اور اس میں ترقی جان کر ہم خداوند جلّ جلالہ کا شکر بجالائے۔ اللھم زد فزد۔ جن طالبوں کو دوسرے سلسلوں میں اجازت ملی ہو، سب سے پہلے ان سے دریافت کیا جائے کہ انھوں نے کچھ چیز حاصل کی ہے یا نہیں۔ دونوں صورتوں میں ابتداءِ سلوک سے توجہ مفید ہوگی۔ جو طالب کشف حاصل کرنے کے بعد فضول باتیں کرتا ہو، اپنے شیخ سے منحرف ہو چکا ہو، اس کی نسبت سلب کر لینا ہی بہتر ہے۔ اللہ نے چاہا تو اس کی نسبت سلب ہو جائے گی۔ اگر نسبت بظاہر باقی بھی رہ جائے تو وہ مقامِ اعتبار سے گر گیا۔ طالب کو پہلے سات لطائف کی تعلیم دی جائے۔ اس کے بعد نفی و اثبات سکھایا جائے۔ فوقانی (اوپر والی) نسبت کے غلبے کی وجہ سے جوش و خروش نہیں رہتا۔ فناءِ قلب کی علامت یہ ہے کہ قلب ۔۔۔ ماسوا سب کچھ بھول جاتا ہے۔ فناءِ نفس کی علامت نفس اور اس کے اثرات کا زوال ہے۔

انشاء اللہ دوسرے کاغذ میں اس کی تفصیل لکھ دی جائے گی۔ قاصد کی جلدی اور وقت کی تنگی کی وجہ سے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔۔ عزیزوں، بھائیوں اور طالبوں خصوصاً ملاّ ظفر کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو۔

# مکتوب ۵

یہ خط اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ علامتِ فنا قلب و روح، سر و خفی و اخفیٰ اور عناصر اربعہ کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی حاجی ملاّ دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ سلام اور اللہ کی رحمت کے بعد آپ کو معلوم ہو کہ اس سے پہلے ہم آپ کو آپ کے بھیجے ہوئے پھلوں کے بارے میں لکھ چکے ہیں کہ وہ ہمیں مل گئے ہیں نیز آپ کے سوالات کے مختصر جوابات بھی آپ کو لکھے جا چکے ہیں۔ اب بقیہ سوالات کے جواب لکھے جاتے ہیں۔

فناءِ قلب کی علامت، دل سے ماسویٰ کا بھول جانا ہے حتیٰ کہ اگر تکلف سے بھی یاد کرے تو یاد نہ آئے، نہ ہی دنیا کی خوشی سے خوش ہو اور نہ ہی دنیا کے غم سے غمگین ہو۔ اس کے سامنے تجلی افعالی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مخلوقات کے افعال میں واحدِ حقیقی کے فعل کو دیکھے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ زید کی طرف سے ملنے والے انعام اور ایذا کو یکساں سمجھے یعنی زید کے شکر اور طمانچہ کو برابر خیال کرے۔

فنائے روح کی علامت یہ ہے کہ تجلی صفاتی کا ظہور ہو یعنی سالک کی صفات معدوم ہو جائیں اور اس کی جگہ صفاتِ حق ظاہر ہوں۔ حدیث شریف ہے:

**لا یزال العبد یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببته فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع بهٖ وبصره الذی یبصربه ویدهٗ الّتی یبطش بهٖ ورجله الذی یمشی به**

بندہ نوافل کے ذریعے مسلسل مجھ سے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، پس جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اُس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور میں اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور میں اُس کا پاؤں بن جاتا

ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

فنائے سر کی علامت یہ ہے کہ سالک کی ذات، حق جل و علا کی ذات میں مستہلک (فنا) ہو جاتی ہے اپنے آپ سے الگ ہو کر، من وتو سے گزر کر خدارہ جاتا ہے۔

فنائے خفی کی علامت ظاہر کا مظاہر سے الگ ہونا ہے یعنی حق، باطل سے ممتاز ہو جاتا ہے اور وحدت کثرت سے ممتاز ہو جاتی ہے۔

فنائے اخفیٰ کی علامت، اللہ کے اخلاق کو اختیار کرنا ہے یعنی تمام رذائل اخلاقِ حسنہ میں بدل جاتے ہیں۔

اور فنائے نفس کی علامت عین اثر کا زوال توحیدِ شہودی کا ظہور، شرحِ صدور، اپنے مقام سے نزول، جوارِ صلحاء میں ورود، تختِ صدر پر ارتقاء اور حقیقی ایمان کا حصول ہے جو زوال سے محفوظ ہے۔ اور

**اللھم انا نسئلك ایماناً لیس بعده كفر۔**

اے اللہ ہم تجھ سے ایسا ایمان مانگتے ہیں، جس کے بعد کفر نہ ہو۔

کا مصداق بنتا ہے۔ اور مقامِ رضا کا حصول جو سلوک کے مقامات میں سب سے اعلیٰ مقام ہے یہ عناصرِ ثلاثہ کے فنا کی علامت، معزز فرشتوں کو دیکھنا، ان سے ملاقات اور ان کی زیارت ہے۔ یہ عنصرِ خاک کے فنا ہونے کی علامت ہے، صفاتی دائمی تجلی کا اسماء وصفات وشیونات سے بے پردہ ظہور کرنا۔

قلم یہاں تک پہنچا کہ سر ٹوٹا اور جو معاملہ ہونا تھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس ناچیز اور آنجناب کو ان کمالات میں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ سچا محبّ، از راہِ محبت اپنے محبوب کے تمام کمالات کو پانے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر لحمہ بہ لحمہ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ اسی کو کہا:

**احب الصالحین و لست منھم ۔ لعل اللہ یر زقنی صلا حا**

میں اگرچہ نیکوں میں سے نہیں مگر ان سے محبت کرتا ہوں، شاید اللہ مجھے نیک بنا دے

آپ نے دریافت کیا تھا کہ حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں نجومِ ظاہرہ، اقمارِ باہرہ اور شموسِ طالعہ سے کیا مراد ہے؟ ہمارے نزدیک ''نجومِ ظاہرہ'' سے مراد فیوض و برکات اور اسماء، وصفات کے ظلال (سایوں) کے اثرات ہیں جو بہت سے ستاروں کی مانند جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اور ان سے بے اندازہ ذوق و وجد ملتے ہیں۔ ''اقمارِ باہرہ'' سے مراد صفات وشیونات کا

فیض نفس ہے، جب کہ ''شموسِ مطالعہ'' تجلیاتِ ذاتیہ سے کنایہ ہے۔

آں عزیز (حاجی دوست محمدؒ) کے لئے ایک اور ٹوپی بھیجی گئی جو اس کے پہننے والے کے خصائل سے بھرپور اور میلی کچیلی ہے۔ اسے دھوئیں نہیں اور مراقبے کے وقت اسی میلی ٹوپی کو سر پر رکھیں۔ انشاء اللہ برکات کا باعث بنے گی۔ بیت

جس نے افسانہ پڑھا افسانہ بن گیا
اور جس نے اسے دیکھا اپنے نقد کے ساتھ وہ مرد ہے

چہل مکتوب کے ساتھ خلاصہ مکتوبات جو برادر عزیز کے لئے بہت ضروری ہے، میمن کے ہاتھ ارسال کر دیا ہے۔ اسے اپنے مطالعہ و درس میں رکھیں۔ بہت مفید اور کافی وشافی ہے۔ والسلام۔

## مکتوب۔۶

اس بیان میں کہ، طالبِ صادق اگر طریقہ قادریہ و چشتیہ کا ہو تو اسی مذکورہ سلسلہ میں اس کی بیعت لی جائے اور اذکار واشغال میں اس کی تربیت حضرات نقشبندیہ کے طریقہ پر کی جائے، نیز کئی دوسرے متفرق مسائل کہ اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کو لکھے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد۔ اپنے نام کی طرح ہمیشہ اللہ کے حبیب کا دوست رہے حتیٰ کہ اللہ کا محبوب بن جائے، سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از احقر العباد احمد سعید کان اللہ لہ۔ اشتیاق بھرے سلامِ مسنون کے بعد واضح ہو۔

الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه مباركاً عليه كما يليق بجنابه الاعلىٰ

اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعتِ مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی استقامت مانگتا ہوں آپ کا مکتوب مرغوب ومسعود تھا جس سے مسرتیں حاصل ہوئیں۔ آپ نے کچھ سوالات لکھے ہیں، جن کے جواب درج ذیل ہیں:

**پہلے سوال کا جواب:** قادریہ یا چشتیہ سلسلے کا طالب اگر آئے تو اسے مذکورہ سلسلے میں بیعت کر لیا جائے اور اُس کی تربیت اذکار واشغال میں حضرات نقشبندیہ کی طرز پر کی جائے۔ چناں چہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا یہی معمول تھا۔ مگر شاہ صاحب بعض نسبتِ چشتیہ کے طالبان کو

ذکرِ جہر متوسط کی تعلیم دیا کرتے تھے کہ ذکر کرنے والے کی آواز گھر سے باہر نہ جائے۔

**دوسرے سوال کا جواب:** جس شخص پر ذکر کرتے وقت مرتعش (کانپنے والے) کی سی حرکت غالب آجاتی ہو، اس کا علاج یہ ہے کہ اسے زیادہ ذکر کرنے پر توجہ نہ دی جائے بلکہ اس پر سکینہ وحضور القاء کیا جائے۔ اسے ذکر کرنے سے روکا جائے۔ اسے مراقبہ احدیت یا وقوفِ قلبی کی تعلیم دی جائے۔ اگر وہ مراقبہ احدیت سے گذر چکا ہو (اس کی تعلیم لے چکا ہو) تو اسے مراقبۂ معیت سکھایا جائے امید ہے کہ فناءِ قلب کے پرتو سے تسکین پائے گا۔ اگر ایسا نہ ہو (تسکین نہ پائے) تو لطیفہ نفس پر اسے، توجہ دی جائے، جب اس لطیفہ کی نسبت غالب آجائے گی تو اس حرکت سے رک جائے گا اور شعور بن آجائے گا۔

**تیسرے سوال کا جواب:** جو شخص قادریہ یا چشتیہ سلسلہ میں بیعت کئے ہوئے ہو پھر وہ نقشبندیہ طریقہ میں بیعت کرنا چاہے اور اس طریقے میں سلوک کی منزل طے کرنا چاہے تو جائز ہے اور مقصود خدا ہے۔ مطلوب تک پہنچنے میں یہ طریقہ سب طریقوں سے زیادہ قریب ہے۔ خاص طور پر اس زمانے میں کہ دوسرے سلسلے نام کے سوا باقی نہیں رہے (برائے نام رہ گئے ہیں) حق جل و علا کے طالب کے لئے اس طریقہ شریفہ کا التزام کرنا ضروری ہے۔

**چوتھے سوال کا جواب:** شیخ کو جائز ہے کہ وہ ایک ایسے صاحبِ استعداد مرید کو اجازت دے دے جو مرتبہ اجازت پر نہ پہنچا ہو۔ چناں چہ حضرت امام الطریقہ خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے حضرت مولانا یعقوب چرخی کو اجازت دے دی تھی۔ جیسا کہ ''کنز الہدایۃ'' میں بیان ہوا۔

**پانچویں سوال کا جواب:** مرید جب فنا قلب اور فنائے نفس دونوں کو پالے تو وہ اجازت مطلق پانے کا اہل ہو جاتا ہے۔

**چھٹے سوال کا جواب:** اگر ناخواندہ اوران پڑھ مرید سلوک میں پورا ہو جائے اور شیخ کامل ومکمل وعامل کی خدمت میں اپنے مرشد کے آداب بجالانے والا بن جائے تو شیخ کے لئے جائز ہے کہ اس کو اوّلاً تعلیم طریقہ کی اجازت دے۔ اس مرید کے لئے ضروری ہے کہ علمِ ضروری پڑھے اور شرعی مسائل سے آگاہ ہو جائے۔

**ساتویں سوال کا جواب:** شیخ کو چاہئے کہ تاریک رات میں۔ کہ مریدوں کو پتہ نہ چلے۔ تمام اشخاص (مریدوں) کو ہمت دلاتے ہوئے دعا کرے کہ یا اللہ ہر شخص کو وہ فیض عطا فرما، جس کے وہ لائق ہو۔ مجموعی طور پر سب کے لئے دعا کی جائے اور کسی کی تخصیص نہ کی جائے۔

**آٹھویں سوال کا جواب**: وہ مبتدی طالب جو سورج اور چاند کو دیکھتے ہیں وہ تجلی برق کی نشاندہی کرتے ہیں، وہ عکسِ پیر سے دیکھتے ہیں اور چوں کہ اس سلسلہ (نقشبندیہ) میں ابتداء میں ہی انتہاء نظر آنے لگتی ہے، لہذا ذی استعداد طالبوں پر شیخ و مرشد کی توجہ کی برکت سے پہلی بار میں ہی اثرات طاری ہو جاتے ہیں۔ ان بزرگوں کا کام بہت بلند ہے۔ ہر ظاہری چمک دمک والے سے اس کا کوئی تعلق و نسبت نہیں۔ مصرع:

قیاس کن ز گلستانِ من بہارِ مرا

میرے گلستان سے ہی میری بہار کا اندازہ کرلو۔

آپ اس نعمتِ عظمیٰ پر شکر بجالائیں:

**لَئِنْ شکرتم لازیدنکم۔**

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔

نصِ قطعی ہے۔ چوں کہ پیر کا لطیفہ تصفیہ یافتہ ہے، اس لئے اس کے انوار مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔

**نویں سوال کا جواب**: لفظِ فوق سے اشارہ اصولِ لطائف کی طرف ہے جو عرش کے اوپر ہوتے ہیں، جب تک لطائف اپنے اصولوں تک نہیں پہنچتے فنا نہیں ہوتے لہذا ہمت کی جائے کہ لطائف میں جذبات پیدا ہوں تاکہ اپنے اصولوں تک پہنچنے والے بنیں اور فانی و مستہلک ہو جائیں۔ بیت:

ہیچ کس را تا نگردد اُو فنا
نیست رہ در بارگاہِ کبریا

جب تک کسی شخص کو فنا حاصل نہ ہو جائے، وہ بارگاہِ کبریا میں راستہ نہیں پا سکتا۔

**دسویں سوال کا جواب**: اس طریقہ شریفہ میں استفادے کا دارومدار محبت و عشق اور رابطۂ شیخ پر ہے، اگرچہ شیخ بظاہر دُور ہو لیکن باطن میں قریب بلکہ اقرب ہوتا ہے۔ رابطۂ شیخ کے غلبے کے سبب مرید لحمہ بہ لحمہ اپنے پیر کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ عشق کے راستے میں مرحلہ قریب نہیں ہے:

**المرء مع من اَحَبَّ**

انسان اُس کے ساتھ ہے جس سے وہ محبت کرے۔

حدیث شریف مشتاقوں کے لئے راحت رساں ہے۔ میں نے ایک رسالے میں تفصیل

سے مراقبے لکھ دیئے ہیں۔ آپ چند ماہ تک ایک اُوپر والے درجے میں مراقبہ اس ناچیز کی طرف متوجہ ہو کر کریں، انشاء اللہ تعالیٰ اس مقام کے آثار ظاہر ہوں گے۔ اس کے بعد دوسرا مراقبہ کریں، علیٰ ہذا القیاس۔ اپنے باطنی احوال بھی تحریر کیجئے۔ مجھ فقیر کو جن تمام سلسلوں کی اجازت ملی ہے میں نے وہ آپ کو عطا کی۔ **بارك الله فيك و عليك۔**

جب آپ بزرگوں کی فاتحہ پڑھ کر متوجہ ہوں گے تو انشاء اللہ ہر بزرگ کی تربیت و برکت ظاہر ہوگی۔ ہم پر ایک ساتھ اپنے سب پیرانِ کرام کا شکریہ لازم ہے کہ ان کی قبولیت کی وجہ سے سب بزرگ قبول فرما لیتے ہیں۔ ایک دن حضرت شاہ صاحب حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف لے گئے تھے یہ ناچیز بھی ہمراہ تھا۔ حضرت خواجہ کے مزار شریف کے خادموں نے میرے حضرت کے حق میں دعا فرمائی اور ساتھ ہی یہ کلمات بھی کہے کہ خواجہ صاحب کی مدد شاہ صاحب پر ہو۔ حضرت نے مجمعِ عام میں، دعا کرنے والے خادموں سے بآوازِ بلند خطاب کرتے ہوئے فرمایا، یوں مت کہو، بلکہ یوں کہو کہ سب سے پہلے مجھ پر حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عنایت ہو، اس کے بعد حضرت خواجہ قطب الدین کی عنایت ہو، پہلے باپ پھر چچا۔

آپ نے اپنے شاگرد کے ہاتھ جو تحفہ بادام بھیجا تھا جس میں قدرے عناب بھی تھے، ملا۔ میر احمد کے ہاتھ جو مزید بادام بھیجے تھے وہ بھی ملے۔ ایک اور افغان کے ہاتھ آپ نے جو انجیر، سبز چادر، تسبیح اور جراب بھجوائی تھیں وہ موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء۔ حسام الدین اجازت لے کر اپنے وطن چلا گیا ہے، لہٰذا تسبیح اس فقیر کے پاس ہی رہ گئی ہے۔ آپ نے رحمت کے ہاتھ جو پستہ وغیرہ دیئے تھے وہ میمن لایا لیکن ابھی تک فقیر کے پاس نہیں پہنچا۔ اس کے ملنے کے بعد اس کی رسید بھی دوسرے کاغذ پر لکھ کر روانہ کر دی جائے گی۔ بیٹوں، بھائیوں اور خانقاہ کے درویشوں کی طرف سے سلامِ مسنون قبول ہو۔ میمن کی طرف سے بعد از سلام گزارش ہے کہ اُس کے حق میں دعا کریں۔

## مکتوب۔ ۷

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام اس بیان میں کہ، ختم شریف خواجگان قدس اسرارھم کا ثواب بخشنا اور ان دوسرے ختمات کا ثواب بخشنا جو کہ حضرت کا معمول ہیں، وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی مقبول بارگاہِ صمد حاجی دوست محمد سلمہ اللہ تعالیٰ الاحد۔ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔

اشتیاق بھرے سلامِ مسنون کے بعد کاشف مافی الضمیر یہ ہے کہ فقیر تا دمِ تحریر مع اپنے متعلقین اور درویشوں کے خیر و عافیت سے ہے۔ اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعت وطریقہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ پر آپ کی استقامت کا خواہاں ہے۔ اپنے وطن مالوف پہنچنے سے متعلق آپ کا گرامی نامہ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آپ نے کئی سوالات کئے ہیں جن کے جوابات درج ذیل ہیں:

**جواب سوال اوّل:** آپ ہر بزرگ کا الگ ختم پڑھ کر، اس کا ثواب بزرگ کی روح کو بخشیں اور بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت اس بزرگ کے واسطہ سے پہنچائیں اور کسی اور کو اس میں شامل نہ کریں۔ مثلاً ختم خواجگانِ نقشبندیہ کا ثواب حضرت شاہِ نقشبند، ان کے مشائخ کرام اور خلفاء کی روح کو بخشیں۔ ''لاحول'' کے ختم کا ثواب حضرت مجدّد کی روحِ مقدس کو پہنچائیں۔ ''یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد'' کا ثواب حضرت شاہ صاحب کی روح شریف کو ہدیہ کریں اور حسبنا اللہ الخ کے ثواب کو حضرت غوث الثقلین کی روحِ اطہر سے مخصوص کریں۔ یا خفی اللطیف بلا شرکتِ غیرے حضرت شاہِ نقشبند کی روح کو پہنچائیں۔ لا الٰہ الا انت کو حضرت خواجہ محمد معصوم کی روح کو پہنچائیں۔ صلوٰۃ تنجینا کا ثواب حضرت سرورِ عالم خلاصۂ نبی آدم صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی روحِ پُرفتوح کو تحفہ دیں۔

**جوابِ سوال دوم:** جس وقت اپنے پیروں سے طالبِ مدد کا حلقہ بنائیں اور خود کو درمیان میں نہ دیکھیں تو دوسروں کو شریک کرنے کی حاجت نہیں۔ مگر اس حکم سے غوث الثقلین مستثنیٰ ہیں۔ اگر آپ اُن کی روح کو شامل کرلیں تو مضائقہ نہیں۔

**جوابِ سوال سوم:** بازگشت خواہ اسمِ ذات میں ہو یا نفی و اثبات میں ہو معمول کے خیال سے ہے نہ کہ زبان سے۔

**جواب سوال چہارم:** جس وقت مرید کو طریقہ کی تعلیم دیں تو مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے شیخ کی روش اپنائے اور طریقے کو آگے بڑھائے کہ اس زمانے میں نسبت شریف کی ترویج و اشاعت حق سبحانہ کی مرضی ہے۔

جواب سوال پنجم: آپ کی باطن کی نسبت لاعلمی، نسبتِ کمالات کے غلبے کی وجہ سے ہے جو تجلی ذاتی دائمی سے پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح ذاتِ حق کا ادراک نہیں ہوسکتا اسی طرح ذات سے پیدا ہونے والی نسبت کا بھی علم نہیں ہوتا، یہ وہ جہل و لاعلمی ہے جس کے بارے میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے۔ جب آپ نے فرمایا:

**العجز من درك الادراك ادراك**

ادراک پانے سے عاجزی خود ادراک ہے۔

یہ مدح عظیم ہے جو ذم سے مشابہت رکھتی ہے۔ ہمارے پیرانِ کرامؒ نے لکھا ہے کہ باطنی نسبت جتنی زیادہ بلند ہوگی جہالت و نکارت زیادہ ظاہر ہوگی۔ لہذا آپ اس بارے میں فکر نہ کریں۔ اس کے ساتھ (یہ بھی یاد رہے) کہ مریدوں کے احوال سب پیروں کی طرف سے منعکس ہوتے ہیں۔ مرید پیر کا آئینہ ہوتے ہیں۔

آں جناب کی طالبوں پر توجہ کی تاثیر سے دل بہت خوش ہوا:

اللّٰھمر زد فزد

اے اللہ مزید اضافہ فرما!

آپ کے دل میں اس فقیر کی ناراضی کا جو وسوسہ گزرتا ہے وہ شیطان کی طرف سے ہے جو دشمن ازلی ہے، اس وسوسے کو دور کیجئے۔ فقیر آپ سے بہت خوش ہے۔ میں ہر وقت آپ کے حال پر متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے باطن کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہوں۔ کمالاتِ رسالت و اُولوالعزم کا مراقبہ کیجئے۔ اگر قرآن شریف حفظ ہو جائے تو یہ نعمتِ عظمیٰ ہے، شروع کر دیجیے۔

اس فقیر کو حضرت شاہ صاحب سے تمام سلسلوں کی اجازت ہے نیز اپنے والدِ ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہے۔ بل کہ بلا واسطہ حضرت مجدد سے بھی حاصل ہے مگر مجھ میں اُن کا نام لینے کی لیاقت نہیں۔

ساڑھے چار آثار بادام، دو آثار عناب، دو آثار چلغوزہ اور کچھ کشمش جو آپ نے بھیجی تھیں موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء۔ بیٹوں، بھائیوں اور خانقاہ کے درویشوں میں سے ہر ایک کی طرف سے نام بنام سلام پہنچے۔ خصوصاً حاجی عبدالکریم، ملاّ عبدالقدوس اور ملاّ عبدالرحیم کی طرف سے۔ مولوی شریف صاحب سرہند تشریف لے گئے ہیں۔

## مکتوب۔۸

کہ اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام اس بیان میں کہ پیرانِ کبار اور مشائخ کرام کی محبت و دوستی ضروریات وواجبات سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ اشتیاق بھرے سلامِ مسنون کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر کے حالات بوقت تحریر ہذا کہ ۲۲/ ذی الحجہ ہے۔ حمد وشکر کے لائق ہیں۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعت و مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر آپ کی استقامت کا خواہاں ہوں۔ اللہ پاک آپ کو آپ کے شیوخ کی محبت پر استقامت عطا فرمائے کہ شیوخ کی محبت ہی بحکم:

المرء مع من احب

انسان جس کے ساتھ محبت کرتا ہے، اس کے ساتھ ہوگا۔

مدار الکل فی الکل یعنی کل میں کل کا مدار ہے۔ محبّ ہر گھڑی اپنے محبوب کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور بہت بڑی کامیابی کا ساتھ کامیاب ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ مجھے اور آپ کو ان دونوں باتوں کا کمال عطا فرمائے بحرمت رسول الثقلین واصحابہ واہل بیتہ وسبطیہ الشریفین و بارک وسلم اجمعین۔ اوّلاً وآخراً سلام قبول ہو۔ عبدالرشید کی طرف سے ''سلام علیکم'' ہو۔

## مکتوب۔۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام اس بیان میں کہ ایک نہج پر حال کا رہنا اچھا نہیں ہے بلکہ اس میں ہر روز ترقی ہونی چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی حاجی صاحب حاجی دوست محمد سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ بعد از سلامِ مسنون واضح ہو کہ فقیر تادمِ تحریر مع متعلقین خیریت سے ہے اور اللہ سبحانہ

سے آپ کی سلامتی اور جادۂ شریفہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام پر آپ کی استقامت کا خواہاں ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ پہلے والا حال باقی نہ رہا۔ اے عزیز ایک نہج پر حالِ سابق رہنا اچھا نہیں ہے بلکہ اس میں ہر روز ترقی ہونا چاہئے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ

من استوی یوماً فھو مغموم

جس کا سن ایک جیسا رہا وہ مغموم ہوا۔

ہمارے حضرات رحمۃ اللہ علیہم ابتداء کار میں طالب کو عالمِ امر کے لطائف سکھاتے ہیں اور ان لطائف میں ذوق وشوق، آہ ونعرہ، استغراق و بے خودی اور دوسری حالتیں وارد کرتے ہیں۔ اس کے بعد عالمِ خلق کے لطائف سکھاتے ہیں جن میں پہلے کی نسبت بے مزگی و بے کیفی ظاہر ہوتی ہے، خصوصاً جس وقت ظہورِ کمالاتِ نبوت اور ان کی نسبت ظاہر ہوتی ہے تو جہالت و نکارت پہلے سے بڑھ جاتی ہے۔ لیکن یہ وہ جہل ہے جس کے بارے میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''ادراک کے درک میں عاجزی ادراک ہے''۔ اس مقام کے پھولوں سے شاہ بازی، بلند پروازی، حدید البصری (نظر کی تیزی) اور خوش استعدادی چاہئے کہ اس مقام کے پھولوں سے دامن بھر لے اور اس کی گہرائی میں غوطہ لگائے۔ اس مقام میں خواص، عام کی طرح متحیر و حیران ہیں اور انوار کے عدمِ ادراک کے سبب وہاں انکار کرتے ہیں۔ کیا خوب کہا ہے۔ بیت:

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند

ہر سر موڈنے والا قلندری نہیں جانتا، اور ہر آئینہ رکھنے والا شخص سکندری نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ہم بُو الہوسوں کو اس معنیٰ وایمان کا مشروب پلائے، ان معارف سے جو انبیاء صلوۃ اللہ وسلامہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتحیات کے معارف ہیں ہمیں نوازے، بحق الصاد والنون۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُمید قوی ہے اس قیمتی ارشاد کی رُو سے کہ ''المرء مع من احب'' (انسان جس کے ساتھ محبت کرے اس کے ساتھ ہوگا)۔ شعر:

احب الصالحین ولست منھم
لعل اللّٰہ یرزقنی صلاحا

میں نیکوں کو پسند کرتا ہوں حال آں کہ ان میں سے نہیں ہوں، شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھے

صلاح ونیکی عطافرمادے۔

ہم اپنے مشائخ رحمۃ اللہ علیہم سے سخت محبت رکھتے ہیں اور محبت محبوب کے کمالات کے ایک دقیقہ کو بھی ظاہر کئے بغیر نہیں چھوڑتی بلکہ لحہ بہ لحہ محب اپنے محبوب کے رنگ میں رنگتا جاتا ہے، مرید اپنے پیرانِ کرام کے کمالات سے محروم نہ رہے گا لیکن احکام کی تعمیل اور نواہی سے رکنا ضروری ہے، نیز اذکار واشغال اور مراقبات میں تعطل نہ ہو۔ ''فاستقم کما امرت'' (جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے استقامت اختیار کر) اس کے بغیر سب فضول ہے۔

بادام کی چار تھیلیاں پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزادے۔ ان میں سے ایک تھیلی آپ کی تحریر کے مطابق میاں خورشید احمد کو دے دی گئی۔ بیٹے اور خانقاہ کے درویش سلام مسنون کہتے ہیں۔

## مکتوب۔ ۱۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام ہے اس بیان میں کہ باطنی نسبت کے عدمِ ادراک اور بے رنگی سے دل تنگ نہ کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے بھائی اعزی ارشدی حاجی ملاّ دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ازفقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے سلام مسنون کے بعد واضح ہو کہ فقیر مع متعلقین بوقت تحریر ۲۲؍ذی الحجہ الحمد للہ بخیریت ہے۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعت وطریقت وحقیقت پر استقامت کے لئے دعا گو ہوں۔ یہی اصل چیز ہے۔ اے اللہ مجھے اور میرے احباء کو اپنے راستے پر استقامت اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی قولاً، فعلاً اور اعتقاداً متابعت کی توفیق عطا فرما اور میرا اس شعر پر خاتمہ فرما۔ بیت:

مصحف بکف وپابرہ و دیدہ بہ دوست
باپیک اجل خندا زناں بیروں شد

قرآن ہاتھ میں اور پاؤں راستے پر اور نگاہ محبوب پر، روح ہنستی ہوئی اجل کے

پیغام پر باہر آ گئی۔

ہمارے حضرت نے اپنے مکاتیب میں تحریر فرمایا ہے۔ ''جو کوئی مدتوں تک اسے ڈھونڈتا ہے خود راستہ پالیتا ہے، اس کے بعد اس کا معاملہ وہاں اس حالت میں پہنچ جاتا ہے کہ اگر خود اس کی صحبت نہ پائے، اسے گم کر دے مگر اپنے آپ کو پالیتا ہے۔ گم کرنے کے باوجود اس کا متلاشی نہیں اور ہم اس کے فقدان کی تحقیق کے خواہاں ہیں، نہ از روئے علم حاضر و واجد، از روئے ذوقِ غائب و ناقد۔ اس کا ظاہر بقا ہے اور باطن فنا اور بوقتِ فنا لیکن فنا علمی ہے اور بقا ذوقی۔'' آپ کا کلام شریف ختم ہوا۔ آپ کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے یہ طالبوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اسی کی طرف رجوع ولوٹنا ہے۔ آپ نسبت کے عدمِ ادراک اور بے رنگی سے تنگ دل نہ ہوں۔ ادراک پانے سے عاجزی خود ادراک ہوتا ہے، جیسا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ' نے فرمایا ہے۔

## مکتوب ۔ ۱۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام ہے اس بیان میں کہ نسبت باطنی جتنی زیادہ بلند ہوگی وہ ظاہری ادراک سے اتنی ہی دور تر ہوگی۔ نیز ہمت بلند رکھی جائے اور اخروٹ و منقیٰ (معمولی اشیاء) پر قناعت نہ کی جائے۔ وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد میرے بھائی اعزی حاجی ملاّ دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو کہ آپ کا گرامی نامہ جس میں آپ نے اپنے اور اپنے مریدوں کے باطنی حالات لکھے تھے بذریعہ عبدالرحیم ملا، چھوٹی تھیلی جس میں زیرہ سیاہ، حبّ الخضر اور آلو بخارا تھا، بھی ملی۔ بہت خوشی ہوئی۔ اے اللہ، ہمارے دینی بھائیوں کو اور زیادہ عطا فرما۔

باطنی نسبت جتنی زیادہ عالی ہوگی اُس کا ظاہری ادراک اتنا ہی مشکل ہوگا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب باطن کو ذاتِ حق سبحانہ سے اتصال ہو جاتا ہے اور ذاتِ حق بے چون و بے چگون ہے تو سالک کو بھی اللہ کے اخلاق سے متصف ہونے کے باعث بے چونی کا کچھ حصہ حاصل ہو جاتا ہے اور یوں ظاہر اس کے ادراک سے عاجز رہ جاتا ہے، جس وقت سالک کا ظاہر اپنے باطن کے

ادراک سے قاصر ہو جاتا ہے تو دوسرے لوگ اس کے باطن کا کیا ادراک کریں گے۔ کمالات کی یہ نسبت انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی وراثت ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ایک ہزار سال گزرنے کے بعد، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اس پر فائز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کم یاب اعلیٰ نسبت کا کمال عطا فرمائے۔ اسی پر ہمیں موت دے، اس کے ساتھ ہمارا حشر کرے اور اس کے ساتھ ہمیں دار السلام (جنت) میں داخل کرے۔ اس دعا پر آمین کہنے والے بندے پر اللہ رحم فرمائے۔ اس نسبتِ شریفہ کے کمال کے حاملین کی مقامِ رضا سے بلند گذرگاہ ہوتی ہے، جو سلوک کے دس مقامات سے اعلیٰ ہے۔ یہاں تکلیف اور درد سے لذت ملتی ہے۔ جب کہ مرتبۂ رضا میں تکلیف وانعام یکساں ہوتے ہیں، اس بڑی کیفیت میں درد والم سے لذت ملتی ہے:

غرض از عشقِ تو ام چاشنیٔ درد و غم است
ورنہ زیرِ فلک اسبابِ تنعم چہ کم است

تیرے عشق سے میری غرض درد وغم کی چاشنی ہے، ورنہ زیرِ آسمان اسبابِ نعمت کیا کم ہیں

اس شعر میں یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ احقر کا ارادہ و ہمت تو یہ ہے کہ آپ کو مقامِ رضا سے بلند استقرار و ثبات نصیب ہو اور آپ ہیں کہ مرتبۂ رضا کے خواہاں نہیں۔ آپ ہمت بلند رکھیں اور اخروٹ و منقّیٰ (معمولی شئی) پر قناعت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمت والوں کو پسند کرتا ہے۔ مصرع:

ہمت ترا بکنگرۂ کبریا کشد

ہمت تجھے بلندی کی طرف لے جاتی ہے۔

ابھی استغناء کا ایوان بلند ہے، مجھے پہنچنے کی فکر نا پسند ہے
اس لا محدود سمندر میں مینڈک کی طرح
ہاتھ پاؤں مار کہ تو اگر مگر نہیں جانتا
اے دل! محبوبؐ کی اُنگلی تھام لے
اے دل! صرف رنگ پر قناعت نہ کر
تمام رنگوں کی اصل اُس ذاتِ بے رنگ سے ہے
اے دل! اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے

حق جل وعلا کے دوستوں میں سے ایک دوست نے اپنی مناجات میں عرض کیا کہ اے اللہ جو کچھ تو نے اپنے دوستوں کو دیا ہے، اس کا قطرہ مجھے بھی عطا فرما۔ اسے الہام ہوا کہ اے کم ہمت

ہم سے قطرہ مانگ ہے۔ وہ سمجھ گئے۔ اپنے منہ پر ایک زور دار تھپڑ مارا اور عرض کی۔ ''جہاں دوسروں کی نظر پہنچتی ہے وہاں میرا قدم پہنچے''۔ ایسا ہی ہوا۔ حدیث قدسی ہے:

انا عند ظن عبدی بی

میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق ہوتا ہوں۔

دادیم ترا ز گنجِ مقصود نشاں
گر ما نہ رسیدیم تو شاید برسی
ہم نے تجھے مطلوبہ خزانے کا پتا بتا دیا
اگر ہم نہیں پہنچے تو شاید تو پہنچ جائے

آپ نے لکھا تھا کہ ''میں اذکار و مراقبات اور تلاوت و نماز میں کوئی اثر نہیں پاتا۔'' اگر اثر سے مراد دل کا ذوق و شوق ہے تو یہ بات مسلّم ہے کہ دل کو تمکین حاصل ہے اور تمام ممکنات کو معدوم جاننا عین و اثر کے زوال کا پتہ دیتا ہے جو کہ اطمینانِ نفس کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔ اور اگر اثر سے مراد صفا و اطمینان، بردِ یقین اور حلاوت ہے جو عموماً تمام بدن کو ملتی ہے اور خصوصاً عنصرِ خاکی اور ہیئت وحدانی کو نصیب ہوتی ہے تو پھر یہ سوچنے کا مقام ہے۔ اس لئے کہ ان کیفیات میں آئے دن اضافہ ہونا چاہئے، خاص طور پر تلاوت و نماز میں کہ مومنوں کی معراج ہے۔ منتہیوں کا زیادہ تر وقت تلاوت و نماز میں گزرتا ہے۔ مخبرِ صادق علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشادِ مبارک ہے:

قرة عینی فی الصلوٰة

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اسی حقیقت کا مظہر ہے اور ''ارحنی یا بلال'' اس معمے کا رمز ہے۔ رسالہ ''انہارِ اربعہ'' میں حقیقت الصلوٰۃ کے بیان میں نماز کے کچھ کمالات درج ہیں، آپ اس کا مطالعہ کر لیجئے۔

اجازت یافتہ مریدوں کے حالات جان کر بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ اے اللہ مزید عطا فرما اور جو کچھ تو نے انہیں دیا ہے اس میں انہیں برکت دے۔ مرید اپنے پیروں کے آئینے ہوتے ہیں اوران کے چھپے ہوئے کمالات کے مظہر ہوتے ہیں۔ مریدوں اور استفادہ کرنے والوں کی کثرت پیر کو عُجب و تکبر میں مبتلا نہ کر دے کہ یہ مہلک مرض ہے۔ اللہ سبحانہ ہمیں اس سے بچائے۔

اس خزانہ کا طلسم تجھی سے ہے۔ میں درمیان میں کچھ بھی نہیں، میں خاکِ آستانہ کا ذرہ ہوں۔ تو مجھے آسمان پر بلاتا ہے، خزانہ بھی تو خزانہ والا بھی تو، میں نے دور سے

خالی ہاتھ جھاڑ دیا۔

ان ابیات کا مضمون نصب العین ہونا اوران اشعار کا ترانہ مترنم ہونا چاہئے۔

وہ بانسری کے سوا کچھ نہیں اور میں بانسری کے بغیر کچھ نہیں، وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ہمارے بغیر نہیں اور ہم اُس کے بغیر نہیں، بانسری جو ہر وقت نغمہ سرائی کرتی ہے، وہ فی الحقیقت سانس سے ہی بجتی ہے، میں گھر سے کوئی چیز نہیں لایا، تو نے ہی ساری چیزیں دیں، میں تیری ہر چیز ہوں۔

آپ نے بعض مشائخ کی تاریخ ہائے وفات کے بارے میں پوچھا تھا، جان لیجئے کہ حضرت خواجہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ انتقال ۲۰ر رجب المرجب ہے۔ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۲۳ر ذی الحجہ کو ہوا۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے ۵ر صفر کو رحلت فرمائی۔ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ر ربیع الاوّل کو اور حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے یکم ربیع الاوّل کو وفات پائی۔ حضرت مولانا محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹ر محرم، حضرت خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۲ر شعبان اور حضرت محمد باقی باللہ رحمۃ علیہ نے ۲۵ر جمادی الاخریٰ کو وفات پائی۔

آپ نے طالبوں کا ذوق وشوق بڑھانے کے لئے لکھا تھا چاہئے کہ اُن پر توجہ دینے سے پہلے، حبسِ نفس کے ساتھ نفی واثبات کئی سو بار کرنے کے بعد طالبوں پر توجہ دی جائے۔ ان شاء اللہ ذوق وشوق بڑھ جائے گا۔ اسمِ ذات کی کثرت بھی مفیدِ مطلب ہے۔

مثانے کی کمزوری کی تکلیف کے لئے، ہر نماز کے بعد ۲۱ بار ''یا ربِّ انی مَسَّنِیَ الضّرو أنت ارحم الراحمین'' کا ورد کریں، اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا۔ میرے فرزندِ عزیز مولوی عبدالرشید۔ ارشدہ اللہ تعالیٰ۔ جو ان دنوں خیریت کے ساتھ حرمین شریفین سے واپس آئے ہیں، انہوں نے قرابادینِ شفائی کے چند اجزا، جن میں اکثر امراض کے نسخے لکھے ہیں۔ آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ کی بھیجی ہوئی بادام کی دو تھیلیاں، ایک تھیلی کشمش، ایک تھیلی اخروٹ کہ اس میں تخمِ خوبانی بھی تھے، ایک تھیلی چلغوزوں اور ایک تھیلی توت اور کشمش ملی ہوئی، چار ٹوپیاں اور ایک مصلیٰ نماسب مل گئے۔ باقی ابھی تک نہیں پہنچے۔

## مکتوب۔۱۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام اس بیان میں کہ صوفیہ کے نزدیک توحید کی دو قسمیں ہیں۔ توحید وجودی اور توحید شہودی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس ذات کے لئے جو عطیات دینے والا ہے، اور شکر اُس ذات کا، جو مخلوقات پر انعامات کرنے والا ہے، مدح افضل مخلوقات کے لئے ہے، اور ہدایت اُس کے اعلیٰ نائبین کے لئے ہے۔ صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ وعلیٰ آلہ واصحابہ بارک وسلم۔ اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم کی طرف آپ کی رہنمائی کرے۔ جان لیجئے کہ صوفیہ صافیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک توحید کی دو قسمیں ہیں۔ توحید وجودی اور توحید شہودی۔ توحید وجودی کا مطلب ہے وجودِ اتحاد کو جاننا یعنی وہ ہستی جس سے وہ موجود ہے۔ علویہ وسفلیہ موجودات میں تمام اشیاء کو وجود بخشنے والی ذاتِ واحد حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے یہ معنیٰ نہیں جیسا کہ بعض جاہلوں نے سمجھا کہ موجودات کی ذات اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات ایک ہے۔ اور یہ وحدت موجود ہے نہ کہ وحدت وجود، اپنی انتہائی جہالت کے باعث وہ مصدر اور مشتق میں فرق نہ کرسکے اور گمراہی میں جا پڑے۔ خود بھی گم راہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گم راہ کیا۔ خود بھی ضائع ہوئے اور دوسروں کو بھی ضائع کیا۔ محققین صوفیہ اس قسم کی غلطیوں سے بری ہیں۔ اگرچہ اُن کے نزدیک وجود میں عینِ حق ہے۔ وہ مراتبِ خمسہ ثابت کرتے ہیں، لیکن ایک مرتبہ و درجہ کے احکام کا دوسرے مرتبہ پر اطلاق کرنے کو کفر و زندقہ سمجھتے ہیں۔ چناں چہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد
گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

وجود کا ہر مرتبہ ایک حکم رکھتا ہے، اگر تو مرتبوں میں فرق نہیں کرے گا تو زندیق ہو جائے گا۔

توحیدِ شہودی سے مراد صرف ذاتِ حق سبحانہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے۔ یعنی سالک کی نظر سے کثرت بالکل پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ کثرت کو دیکھنا مراد نہیں کہ کثرت و وحدت کے درمیان نسبتِ عینیہ یا مراتیہ ثابت کی جائے۔ جیسا کہ توحید وجودی میں ہوتا ہے۔ یوں توحید وجودی اور توحید شہودی دونوں الگ الگ ہیں۔

توحیدِ وجودی اور توحیدِ شہودی دونوں کا منشا و مقصد محبّ کی نظر میں محبوبِ حقیقی کی محبت ہے۔

پہلی توحید (یعنی وجودی) میں محبّ، اللہ کے ماسواء کو غلبہ کی وجہ سے عینیت یا مراتیت کے عنوان سے ملاحظہ کرتا ہے اور ظلل اصل سے مشتبہ ہو جاتی ہے۔ عارف شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

تیرے چہرے کا عکس جب جام کے آئینے میں پڑا تو عارف شراب کے ہنسنے سے طمعِ خام میں مبتلا ہو گیا۔

دوسری توحید (یعنی شہودی) میں اسے اللہ کے ماسوا ہرگز کچھ نظر نہیں آتا۔ نسبت کے ثابت کرنے کی تو نوبت ہی نہیں آتی۔ یہ قسم (توحیدِ شہودی) پہلی قسم (توحیدِ وجودی) سے اعلیٰ ہے۔ پہلی توحید کا منشا تصفیہ ہے اور دسری کا تزکیۂ نفس اور اطمینانِ نفس ہے۔

سالک کے لئے توحید شہودی ناگزیر ہے جو "فنا" لانے والی ہے کہ سالک ماسوا سے اپنے دید و دانش بند کر لیتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ کے سوا اس کے مشاہدہ اور بصیرت میں کچھ نہیں آتا۔ جس طرح روزِ روشن میں سورج کی شعاعوں کی وجہ سے سورج کے سوا کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ستاروں کا ہرگز احساس نہیں ہوتا حال آں کہ ستاروں کا وجود فی الحقیقت ثابت ہے۔ اسی طرح کثرت ہوتی ہے لیکن عاشق کی نظر کا مقصود اپنا محبوب ہی ہوتا ہے اور وہ اپنے محبوب کے جمال کے مشاہدہ میں فنا ہوتا ہے:

در و دیوار کثرتِ شوق سے آئینے کی طرح ہوگئے
میں جہاں کہیں دیکھتا ہوں تیرا ہی چہرہ دیکھتا ہوں

توحیدِ وجودی راہِ سلوک کی شرائط میں سے نہیں ہے اس لئے بعض طالبوں پر واضح ہو جاتی ہے اور اکثر پر نہیں ہوتی۔ حضرت شاہِ نقشبندؒ نے سالکین کے لئے جو راہ مقرر فرمائی ہے، اس میں توحید وجودی منکشف نہیں ہوتی تا کہ لوگ قدموں کے ڈگمگانے سے محفوظ رہیں جس طرح توحیدِ وجودی والوں میں سے کچھ کے قدم پھسلے ہیں۔ یوں وہ گمراہی میں نہ پڑیں۔ اللہ تعالیٰ شاہِ نقشبندؒ کو بہترین جزا دے۔ چناں چہ اس دور کے اکثر لوگ (صوفیہ) ہمہ اوست کے عقیدوں پر پختہ ہیں اور شطحیات بولتے ہیں، یہ لوگ امور شرعی میں سستی و سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے۔

آپ نے عجائب و غرائب پر مشتمل جس طب کی کتاب کی فرمائش کی تھی اور میرے فرزند ارشد کے نام یہ بات لکھی۔ آپ اس کتاب کا نام لکھیے تا کہ میں اُسے تلاش کروا کے بھیج دوں۔ بیٹا اس سال حرمین الشریفین کو روانہ ہو رہا ہے۔ دعا کیجئے کہ بخیریت جلد واپس آئے۔ والسلام

## مکتوب ۔ ۱۳

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا و یرضی والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علیٰ حبیبہ المصطفیٰ و آلہ المجتبیٰ و اصحابہ البررۃ۔

مسلمانوں کا پہلا فرض اہل سنت والجماعت کے موافق عقائد کو درست کرنا ہے، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ بذاتِ مبارکِ خود موجود ہے اور چیزیں اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کی وجہ سے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ بے مثل ہے ذات وصفات وافعال میں۔ کوئی بھی کسی بھی معاملے میں اُس سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں۔ حق جل وعلا کی صفات واخلاق اُس کی ذاتِ عالی کی طرح ہماری ناقص عقلوں میں نہیں آتے۔ وہ ہمارے افعال وصفات سے مشابہت نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز میں نہیں، کوئی چیز اُس میں نہیں، لیکن وہ اشیاء کے ساتھ احاطہ، قرب اور معیت رکھتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اُس کے قرب کا احاطہ ثابت ہے مگر ان تینوں (احاطہ، قرب، معیت) کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس لئے کہ ممکن کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور افعال کی حقیقت سے سوائے جہل وحیرت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ غیب پر ایمان لایا جائے اور جو کچھ کشف وشہود میں آئے اسے لائے نفی کے تحت رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز سے متحد ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ساتھ اتحاد رکھتی ہے۔ وہ ذات وصفات وافعال میں غنیٔ مطلق ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے نہ وجود میں نہ ظہور میں۔ وہ نقصان وحدوث کی تمام علامات سے پاک ہے۔ جسم جسمانی نہیں اور نہ مکانی وزمانی ہے۔ آٹھ صفاتِ کمال اس میں اس طرح موجود ہیں کہ خارج میں وجودِ ذات پر بوجود زاید ہیں۔ یعنی حیات۔ علم۔ قدرت، ارادہ۔ بصر۔ سمع۔ کلام اور تکوین۔ اللہ تعالیٰ قادر ومختار ہے اور ایجاب واضطرار کے شائبے سے منزہ وپاک ہے۔ اللہ تعالیٰ خیر وشر کا ارادہ کرنے والا ہے اور خیر وشر کا خالق ہے۔ مگر وہ خیر سے راضی ہے اور شر سے راضی نہیں ہے۔

مومن حق سبحانہ تعالیٰ کو آخرت میں بہشت میں بے جہت و بے کیف دیکھیں گے۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت جہانوں کے لئے رحمت ہے۔ اگر ان بزرگواروں کے وجود کا واسطہ نہ ہوتا تو کون ہماری راہنمائی کرتا۔ عقل اس معاملے میں کافی نہیں ہے۔ جو کچھ ان بزرگواروں نے حق سبحانہ کے بتانے سے خبریں دی ہیں سب سچی ہیں۔ عذابِ قبر کافروں کے لئے اور اہلِ ایمان میں سے گناہ گاروں میں سے بعض کے لئے حق ہے۔ مومنوں اور کافروں سے قبر میں منکر و نکیر کا سوال بھی حق ہے، روز قیامت حق ہے۔ اُس دن پہلے صور پھونکنے سے تمام آسمان، ستارے، زمین، پہاڑ، سمندر، حیوان، نباتات، معدنیات سب معدوم اور ختم ہو جائیں گی۔ اور دوسری بار صور پھونکنے سے مردے قبروں سے اُٹھیں گے اور محشر میں جائیں گے۔ حساب، میزان اور صراط حق ہے۔ بہشت اور دوزخ موجود ہیں۔ حساب کتاب کرنے کے بعد ایک گروہ کو بہشت میں بھیجا جائے گا اور ایک گروہ کو دوزخ میں۔ جنت کا ثواب اور دوزخ کی سزا ابدی ہیں۔ فرشتے خداوند جل سبحانہ کے بندے ہیں، گناہوں سے معصوم ہیں اور خطا و نسیان سے محفوظ ہیں۔ کھانے پینے سے پاک ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات سے منزّہ ہیں۔ حق تعالیٰ نے جس طرح انسانوں میں سے پیغمبر بنائے اسی طرح اس نے بعض فرشتوں کو رسالۃ (پیغام بری) سے مخصوص فرمایا۔ خواصِ بشر، خواصِ ملائکہ سے افضل ہیں۔

ایمان تصدیقِ قلبی کا نام ہے، اس پر ایمان جو دین سے ضرورت و تواتر کے طریق سے ہم تک پہنچا ہے۔ اقرارِ لسانی کو بھی ایمان کا رکن کہا گیا ہے جو سقوط کا احتمال رکھتا ہے۔ نفسِ ایمان میں کمی وبیشی نہیں ہے۔ اور "انا مومن حقًا" (میں یقیناً مومن ہوں) کہہ دینا چاہئے۔ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ خلفائے راشدین میں افضل ہونے کی ترتیب وہی ہے جو اُن کی خلافت کی ترتیب ہے۔ صحابہؓ میں جو جھگڑے ہوئے، اُنہیں خطائے اجتہادی پر محمول کیا جائے نہ کہ نفسانی حرص و ہوا پر۔ اس لئے کہ اُن کے نفوس تزکیہ شدہ تھے۔ تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اولیاء سے افضل جاننا چاہئے کہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی فضیلت تمام کمالات سے زیادہ ہے۔

اعتقاد کی تصحیح کے بعد فقہ کے احکام کی تعلیم کے بغیر چارہ نہیں۔ فرض، واجب، مستحب، سنت، حلال و حرام اور مکروہ کو جانے بغیر گزارہ نہیں۔ اسی طرح اس علم کے مطابق عمل بھی ضروری ہے۔ کتبِ فقہ کے مطالعے کو ضروریات میں شمار کرنا چاہئے۔ والسلام

## مکتوب ۔ ۱۴

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔اس بیان میں کہ جن وانس کی پیدائش کا مقصد معرفتِ حق ہے اور دنیا و مافیھا کو مذموم سمجھنا چاہئے الآ یہ کہ جو اللہ کے لئے ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاء ت رسل ربنا بالحق حمد اكثيرا طيبا مباركا فيه مباركا عليه كما يحب ربنا و يرضى والصلوة والسلام على سيدالورى صاحب قاب قوسين او ادنىٰ و على اٰله و اصحابه البررالتقى والتقى:

از ہر چہ می رود سخنِ دوست خوشتر است

دوست کی بات جہاں سے بھی شروع ہو اچھی لگتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما خلقت الجن والانس الاليعبدون O

میں نے جن وانس کو اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔

عبادت اگر اپنے حقیقی معنوں میں ہو تو جن وانس کے دونوں گروہوں سے مراد اہل اسلام ہوں گے۔ یہ مطلب لینے کی دلیل پچھلی آیت ہے۔

فان الذكرىٰ تنفع المومنين

کیونکہ نصیحت مومنوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

ابن عباس کی قرأت وما خلقت الجن والانس من المؤمنین بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔اس کے لئے کہ جس کو حضرت سبحانہ وتعالیٰ جس مقصد کے لئے پیدا کریں اس میں تخلّف (پیچھے رہ جانے ،نہ ہو سکنے ) کا امکان نہیں۔وہ چیز چارو ناچار اس کے حلقہ سے ظاہر ہو کے رہے گی۔ پس جن لوگوں سے ایمان وعبادت ظاہر نہ ہوں،معلوم ہوا کہ ان کی تخلیق جہنم کے لئے ہے جیسا کہ دوسری آیتوں میں ارشاد ہوا:

و لقد ذرأنا لجهنم کثیرا من الجن والانس O

پس آیات آپس میں منطبق ہوگئیں اور شبہ زائل ہوگیا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبادت سے مراد توحید ہے اور میں نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا مگر توحید کے لئے۔ اور یہ معنی دارِ آخرت میں واضح ہوں گے جب سب توحید وایمان کا اعتراف کریں گے۔ اس کی دلیل یہ آیتِ قرآنی ہے:

ثم لم تکن فتنتهم الا ان قالوا والله ربنا ما کنا مشرکین O

جو شرک اُن سے دنیا میں صادر ہوا، اس کا اعتبار نہیں فرمایا اس لئے کہ باقی دائمی دار آخرت کے مقابلے میں اس کی وجہ اُس کے وجود کی قلّت ہے۔ چناں چہ ایک بزرگ نے دنیا کی قلّت کو ایک دن سے تعبیر فرمایا ہے چناں چہ فرمایا:

الدنیا یوم و لنا فیها صوم

دنیا ایک دن ہے اور ہمارا اُس میں روزہ ہے۔

بعض حضرات نے دنیا کو ایک دن سے بھی کم کہا ہے۔ پس افسوس صد افسوس کہ ایک دن سے بھی کم مدّت کے لئے ہم اس قدر اہتمام وکوشش کریں اور عمرِ عزیز کو۔ جو دار الرضا اور دائمی نعمتوں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ کھیل کود میں صرف کردیں۔ اور اس دنیا کے فریفتہ و عاشق ہوکر اس نجس شکر غلاف سے لپٹ جائیں۔ ہائے افسوس جو ہم نے اللہ کی جناب میں کوتاہی کی:

ترسم کہ یار باما نا آشنا بماند
تا دامنِ قیامت ایں غم بما بماند

مجھے خوف ہے کہ دوست مجھ سے ناآشنا ہی رہا
قیامت تک یہ غم میرے ساتھ ہی رہا

بعض عارفین نے یعبدون کی تفسیر یعرفون سے کی ہے، یعنی اللہ کو پہچانیں۔ اب پہچاننا مختلف ہے افراد واشخاص کے اعتبار سے۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

تو و طوبیٰ وما و قامتِ یار
فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اُوست

''تو اور طوبیٰ، ہم اور محبوب کا قد، ہر شخص کی فکر اُس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے''۔

کمال عرفان یہ ہے کہ فنافی المعروف حاصل ہوجائے جب اس مرتبے پر پہنچ جائے تو وہ عباداتِ مقبولہ کا مصدر (صادر ہونے والا) بن جائے گا اور اُس سے سرزد ہونے والا ہر فعل وقول

اور حرکت وسکون اصل سے ہوگا اور خود بخود ہوگا۔

اور اس قریب میں ادنیٰ واعلیٰ بھی ہے۔ ادنیٰ یہ ہے کہ فاعل بندہ ہو اور آلہ حق تعالیٰ ہو۔ اسے قربِ نوافل کہتے ہیں۔ جیسا کہ حدیثِ قدسی میں وارد ہے:

**لا یزال العبد یَتقرَّبُ الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصربه ویده الذی یبطش به ور جله الذی یمشی به**

بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے، حتیٰ کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

قرب کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ آلہ بندہ بن جائے اور فاعل حق جل جلالہ وعم نوالہ بن جائے۔ یہ قربِ فرائض ہے۔ اس امر پر ارشادِ الٰہی۔ **وما رمیت اذرمیت و لکن الله رمی** دلالت کر رہا ہے۔ اس دولت سے وہ کسی کسی کو مشرف کرتے ہیں:

تو مگو مارا بداں شه بار نیست
باکریماں کارہا دشوار نیست
اگرچہ نیک نیم خاک پائے نیکانم
عجب کہ تشنہ لبانم سفال ریحانم

آپ ہم سے یہ نہ کہیں کہ ہماری اُس بادشاہ کے حضور میں باریابی نہیں ہوسکتی۔ اہل کرم کے لئے بہت سے کام دُشوار نہیں ہوتے، اگرچہ میں نیک نہیں ہوں، مگر نیک لوگوں کی خاکِ پا ہوں۔ تعجب ہے کہ میں پیاسا رہوں جبکہ میں تو ریحان کا پیالہ ہوں والسلام۔

مستعمل موزے آں جناب کے پہننے کے لئے ملاّ جلالی کے ہاتھ بھیجے جارہے ہیں۔

## مکتوب۔ ۱۵

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ ذکرِ اسم ذات اور نفی و

اثبات کی پہلے تعداد مقرر کر لی جائے پھر کیا جائے نیز دوست محمد کو ان تمام اوراد کے پڑھنے کی اجازت دے دی جو حضراتِ پیران کبار کا معمول ہے۔ اب آپ کے کچھ سوالات کے جوابات یہ ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**حامداً لِلّٰہ العلی العظیم کما یلیق بجنابہ تعالیٰ و مصلیا و مسلماً علی رسولہ الکریم کما ینبغی ان نصلی علیہ و علیٰ الہ الذین اجتباھم اللہ جل ذکرہ لحبیبہ و اصحابہ الذین اختارھم اللہ سبحانہ لصحبۃ نبیہ مثل ما یحری لشا نھم۔**

برادرِ عزیز از جان حقائق و معارف نشان مقبولِ بارگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید مجدّدی کان اللہ لہ عوضا کل شئی۔

سلام مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد ملاحظہ ہو کہ الحمد للہ فقیر تادم تحریر مع متعلقین خیریت سے ہے۔ اور اللہ سبحانہٗ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ پر استقامت مطلوب ہے۔ آپ کا مکتوب مرغوب عمر خان کے ہاتھ ملا ساتھ ہی تحفے اور ہدیے پوستین، چغہ، پانچ ٹوپیاں، چلغوزوں کی ایک تھیلی اور ایک تھیلی ہر قسم کے میووں کی ملی، مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے بہترین بدلہ دے اور آپ سے یہ سب کچھ قبول فرمائے۔

آپ نے لکھا تھا کہ دلی شقاوت کو دور کرنے کے لئے کوئی چیز تبرک کے طور پر عنایت ہو۔ چوں کہ ان دنوں مکہ معظمہ سے فقیر کے پاس زمزم کا پانی آیا ہوا ہے۔ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان [illegible] نے اس کی فضیلت میں فرمایا ہے۔ وماء زمزم لما شرب لہ۔ یعنی زمزم پیتے وقت جس چیز کی بھی نیت کر لی جائے وہ پوری ہو جاتی ہے، اس لئے میرے نزدیک اس سے بہتر آپ کے پاس بھیجنے کے لئے کوئی چیز نہیں تا کہ کدورت زائل ہو جائے، کدورت بشریت کے لوازم میں سے ہے۔ استعمال شدہ سجادہ اور تسبیح بھی بھیج رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پیرانِ کبار کا سجادہ نشین بنائے اور اس علاقے کے دشت وصحرا کو حضرات کرام کی اس نسبت کے فروغ سے منور فرمائے جو کہ آپ کے وجود میں رکھ دی گئی ہے۔ آمین یارب العالمین۔

**دوسرے سوال کا جواب:** یہ ہے کہ جو شخص ایک عرصہ کے بعد آئے اور اس کا حال بھول گیا ہو

کہ کس سلسلہ میں بیعت ہوا تھا اس شخص سے پوچھ لیا جائے کہ وہ کس سلسلہ میں بیعت ہوا تھا، اگر اسے یاد نہ ہو تو اسے شجرہ دے دیا جائے۔ اگر وہ بھی بھول گیا ہو تو اس سے پوچھا جائے کہ وہ کس خانوادے کا زیادہ معتقد ہے اور وہ اپنے معتقد ہونے کی ترجیح بیان کردے تو اسی سلسلہ کا شجرہ اسے دیا جائے۔ اگر وہ سب کے ساتھ یکساں احترام وعقیدت رکھنے والا ہو، تو اسے نقشبندیہ شجرہ عنایت کیا جائے۔

**تیسرے سوال کا جواب:** فقیر کے والد ماجد کا نام تمام شجروں میں لکھا جائے کہ موجب برکات ہوگا۔ آپ نے لکھا ہے کہ اس سے پہلے میں جتنے بھی اوراد ومراقبات کرتا تھا مجھے برکات و فیوضات معلوم ہوتے تھے۔ اب میں کوئی اثر وعلامت نہیں پاتا۔ میں روز بروز دنیا اور اہلِ دنیا سے دل سرد پاتا ہوں اور روز بروز دل کو حق تعالیٰ کی جناب میں مائل دیکھتا ہوں۔ طالبوں پر توجہ کا اثر بہت ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا اور اہلِ دنیا سے دل کا سرد ہونا اور اللہ سبحانہ کی جناب میں میلان ہونا اور طالبوں پر توجہ کا اثر ہونا، یہ گراں قدر فائدہ ہے۔ فیوض و برکات کا عدمِ ادراک تجلّیاتِ ذاتیہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو حضرات تجلّیاتِ ذاتیہ کے مرتبہ پر فائض ہو جاتے ہیں، ان کے احوال اسی طرح کے ہوتے ہیں جس طرح کہ آپ نے اپنے احوال لکھے ہیں۔ اپنے پہلے احوال کو یاد کر کے اپنے موجود احوال کو کم نہ سمجھیں انشاء اللہ روز بروز ترقی ہوگی۔

**چوتھے سوال کا جواب:** ہمارے قبلہ حضرت۔ میرا دل اور روح ان پر قربان ہو۔ کی طرف سے جو لطائف ہیں ان کی تعداد پر تقرر کرنے کے بعد، ہر اک لطیفہ سے اسم ذات ایک ایک ہزار بار اور قلب سے پانچ ہزار، نفی واثبات گیارہ سو، تہلیل (لا الــہ الا اللہ) لسانی پانچ ہزار بار، قرآن شریف کی تلاوت روزانہ ایک پارہ، نماز تہجد، اشراق دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت استخارہ اور سلام کے بعد دعائے استخارہ۔ جو حدیث شریف میں ہے۔ پڑھی جائے۔ نمازِ چاشت اگر بارہ رکعت ہو تو بہتر ہے ورنہ چار رکعت ضروری ہے۔ فئ زوال چار رکعت، مغرب کی سنتوں کے بعد دو رکعت استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ رات کو پڑھنے کے لئے اور اوّابین کی چھ رکعت کو باقاعدگی سے ادا کریں۔ اوّابین کی نماز کے بعد ایک ہزار بار درود شریف پڑھنے کو معمول بنالیں۔ طلوعِ آفتاب کے وقت سو بار استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ پڑھیں اور سو بار غروب کے وقت پڑھیں۔ ہر فرض کے بعد آیت الکرسی پڑھیں نیز ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھنے کو معمول بنا لیجئے۔ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد جب کہ منہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ ہو دس دس بار لا الــہ اللہ وحدہ لا شریك لك، لــہ

الملك و له الحمد يحي و يميت و هو حيّ لا يموت بيده الخير و هو علىٰ كل شئي قدير پڑھنا سنت ہے۔اورصبح کی نماز کے بعد لا الـه الا الله الملك الحق المبين سو بار پڑھنا حدیث شریف میں وارد ہے۔وہ دعائیں بھی حتی المقدور اپنا ورد بنایئے جو کہ کتاب حصن حصین میں ہروقت اور بے وقت کے لئے درج ہیں۔اگر حصن حصین وہاں نہ ہوتو یہاں سے طلب کر لیجئے۔

**پانچویں سوال کا جواب:** نماز کی حالت میں، حقیقتِ صلوٰۃ پر متوجہ ہوکر ارکانِ نماز بجا لائیں۔ فقہ کی کتابوں میں جو فرائض، واجبات، سنتوں اور مندوبات کا تفصیل سے ذکر آیا ہے، انہیں بجالائیں۔ نماز میں اسمِ ذات کے ذکر اور نفی و اثبات کی حاجت نہیں۔ خشوع اور خضوع، طول وقنوت اور حضور کا مکمل طور پر بہت خیال رکھیں کہ:

**ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك**

تو اللہ کی عبادت کر گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ سکا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔(حدیث نبوی ہے)

نیز حدیث میں آپ نے فرمایا ہے:

**الصلوٰة معراج المؤمن**

نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز اس طرح ادا ہو کہ حالتِ معراجیہ کا ظہور ہو۔ سرورِ کائنات ﷺ کا ارشاد:

**لی مع الله وقت لا يسعنی فيه ملك مقرب ولا نبی مرسل**

میرا اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہوتا ہے جس میں میرے ساتھ مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گنجائش نہیں رکھتا۔

فقیر کے نزدیک نماز ہی کے بارے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی کمالِ متابعت کے سبب، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالِ اتباع میں اس مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا قول وفعل اور عمل سے مکمل اتباع عطا فرمائے۔

با کریماں کارہا دشوار نیست

**چھٹے سوال کا جواب:** جو لوگ قادریہ اور چشتیہ اشغال کا شوق رکھتے ہوں انہیں اگر آپ ان اشغال کی تعلیم دیں تو مضائقہ نہیں ہے:

دردِ منزل ایک ہے ٹک راہ کا کچھ پھیر ہے

**ساتویں سوال کا جواب:** حدیث شریف میں جن ستر ہزار حجاب کا ذکر ہوا ہے۔ جب لطائف وہاں پہنچتے ہیں تو تمام ظلماتی (تاریک) پردے قطع ہو جاتے ہیں۔ نورانی حجاب، ولایت العلیا کے تمام اوپر والے مقامات تک اُٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد کھلم کھلا وصل حاصل ہو جاتا ہے:

با یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد

محبوب اگر پاس ہو تو انسان بھلا اور کسے چاہے گا اور اس کا میلان بھلا اور کس طرف ہوگا

**آٹھویں سوال کا جواب:** باتیں کرنے سے جو آپ کو بے زاری و دل تنگی ہوتی ہے، جو پہلے نہ تھی، اب یہ کیفیت ہوئی ہے، بہت اچھی ہے:

من سکت سلم و من سلم نجیٰ

جو چپ رہا، سلامت رہا اور جو سلامت رہا نجات پا گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فکر کرنے والے اور مسلسل حُزن رکھنے والے تھے۔ مگر معروف کا حکم، برائی سے روکنا اور سلسلہ کے طالبوں کو راہنمائی کی بات بتانا ضروری ہے اگر چہ دل کو تنگی حاصل ہوتی ہے۔ ملال و دل تنگی کا تدارک استغفار سے کر لیا کیجئے۔ باتوں اور نصیحت سے تکلیف محسوس کرنا نسبتِ شریفہ کے خواص میں سے ہے اور یہ محبوب کی غیرت ہے کہ وہ دوسری طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا

**دسویں سوال کا جواب:** فقیر آپ کو جو بے ربط کلمات اور بے فائدہ باتیں بھیجتا ہے وہ اس لائق نہیں کہ کوئی انہیں جمع کرے اور ترتیب دے۔ ہمارے حضراتِ کرام کے قدسی آیات مکاتیب طالبان کے لئے کافی ووافی ہیں۔ تاہم حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک:

مارأه المومنون حسناً فهو عند الله حسن

جسے مومن اچھا سمجھیں پس وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے۔

کی رو سے آپ کی حسنِ نیت کے سبب شاید اللہ کے ہاں مقبول ہو جائے:

چشم دارم کہ دہی اشکِ مرا حسنِ قبول
اے کہ در ساختہ قطرۂ بارانی را

مجھے امید ہے کہ تو میرے آنسوؤں کو حسنِ قبول عطا کرے گا
اے وہ ذات جس نے بارش کے قطرے کو موتی بنا دیا ہے

لیکن اصل مکتوب کے ساتھ مقابلہ و موازنہ کرنے میں اور مکتوب کی تصحیح میں بہت زیادہ کوشش کرنا ہوگی تا کہ غلطی نہ رہ جائے۔ آپ نے مرے بیٹے کے لئے جو مکاتیب بھیجے ہیں، ان

میں بہت غلطیاں ہیں۔ شاید آپ نے مقابلہ نہیں کیا ہے۔
آپ نے اپنے ذمہ حقوق کی معافی کے لئے کہا تھا یہاں کے حلوا فروش سے کہہ دیا ہے، میاں خطیب احمد اور حبیب احمد سے بھی کہہ دیا جائے گا۔ تسلی رکھیں۔ والسلام۔ بیٹوں اور خانقاہ کے درویشوں کی طرف سے سلامِ مسنون قبول کیجئے۔ عبدالرشید مجدّدی کی طرف سے حاجی دوست محمد صاحب کی خدمت شریف میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک سبز رنگ کا چغہ مع مکتوب حضرت پیر ومرشد برحق، جو آپ نے از راہ عنایت ومہربانی بھیجا تھا، مل گیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنا خیرا لجزاء والسلام

## مکتوب۔ ۱۶

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ ماثورہ دعائیں جو احادیث شریف میں وارد ہوئی ہیں اور حق تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ دین ودنیا کی مہمّات کے لئے کافی ہیں اور دعائے حزب البحر پڑھنا چاہئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للّٰه و سلام علیٰ عباده الذین اصطفےٰ والصلوة والسلام علی سید الوریٰ وعلیٰ آله و اصحابه البررة التقی**

اخوی اعزی رشدی حاجی ملّا دوست محمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے اور متقیوں کا امام بنائے۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے سلام وتحیت کے بعد معلوم ہو کہ مہربانیاں عطا فرمانے والے کی جناب کا زبان وبیان کو شکر کا یارا نہیں۔ بیت

گر برتنِ من زبان شود ہر موئے
یک شکر دے از ہزار نتوانم کرد

اگر میرے بدن کا ہر ہر بال زبان بن جائے۔ تب بھی اللہ کا ہزار میں سے ایک شکر تک ادا نہ کرسکے۔

حدیث شریف میں جو صبح وشام کی دعائیں آئی ہیں وہ اس ناچیز کا ورد ہیں، یہاں لکھے دیتا

ہوں۔ نیند سے بیدار ہونے کے وقت:

الحمد لله الذی احیانا بعد ما اما تنا و الیه النشور اللهم باسمك نحیا و بك نموت و الیك النشور۔

گھر سے باہر آتے وقت:

بسم الله تو كلا علی الله و لا حول ولا قوة الا بالله اللهم انی اعوذبك ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجهل او یجهل علی۔

صبح کے وقت:

فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون و له الحمد فی السمٰوات والارض و عشیا و حین تظهرون یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی و یحی الارض بعد موتها و كذلك تخرجون۔

تین بار:

سبحان ربك رب العزة عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

تین بار:

اصبحنا واصبح الملك لله لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك و له الحمد یحیی و یمیت بیده الخیر و هو علی كل شئی قدیر اصبحنا علی فطرة الاسلام و علی كلمة الاخلاص و علی دین نبینا محمد صلی الله علیه وسلم و علی ملة ابراهیم حنیفا مسلما و ما انا من المشركین اللهم ما اصبح بی من نعمة اوباحد من خلقك فمنك وحدك لا شریك لك فلك الحمد و لك الشكر

بیت الخلاء میں جاتے وقت:

اللهم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث بسم الله

باہر نکلتے وقت:

غفرانك الحمد لله الذی عا فانی من الاذی و جعل له مخرجا

وضو کے وقت جوفقہ میں منقول دعائیں ہیں وہ بھی میرا معمول ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت:

اعوذ بوجهه العظيم و سلطانه القديم من الشيطان الرجيم اللهم صل علی سیدنا محمد و علی ال سیدنا محمد و بارك وسلم اللهم افتح لی ابواب رحمتك

نماز شروع کرتے وقت:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنيفا مسلما وما انا من المشركين ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمين لا شريك له و بذلك امرت و انا من المسلمين

مسجد سے باہر نکلتے وقت:

اللهم انی اسئلك من فضلك و اعوذ بكلمات الله التامات كلها من شر ما خلق

تین بار:

بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شی فی الارض ولا فی السماء و هو السمیع العلیم

تین بار یہی درج کردہ دعائیں شام کے وقت کی جائیں لیکن اصبحنا کے بجائے امسینا پڑھا جائے۔ ہر نماز کے بعد دعائے حزب البحر مشائخ کرام کا معمول ہے یہ دعا دینی و دنیوی مہموں کے لئے کفایت کرنے والی ہے۔ دن رات میں ایک مرتبہ حق تبارک وتعالیٰ کے اسماء حسنیٰ ضرور پڑھنا چاہئے کہ حدیث میں ان کی فضیلت آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من احصاها دخل الجنة

جس نے ان کا شمار کیا یعنی پڑھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

آپ کو اور جو آپ کے پاس ہوں سب کو سلام۔

## مکتوب۔۱۷

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام ہے اس بیان میں کہ مصیبت و تکلیف میں محبوب

کی نعمت دیکھنا چاہئے نہ کہ اُسے مکروہ سمجھا جائے۔ اس خط میں اس فقیر حقیر کے لئے دعا کی گئی ہے اور حق تعالیٰ سے ذکر کی تعداد مقرر کرنے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاجی صاحب مہربان عزیز از جان حقائق و معارف نشان، مقبول بارگاہِ احد ملاّ دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہٗ۔ سلامِ مسنون و ترقیات مشحون کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر تا یکم ذیقعدہ خیریت سے ہے اور آپ کی صحت و عافیت کا جنابِ الٰہی سبحانہ سے ملتجی ہے۔ میمن اور رحمت کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کے پاؤں میں درد ہوتا ہے۔ دعا کی ہے اور کی جائے گی۔ انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ بیمار ہونے سے دل تنگ نہ ہوں کہ یہ حق تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہوتی ہے۔ بیت

پیغام رساں سے محبت پیغام بھیجنے والے کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے

پیغام رساں کو اہل سعادت کے لئے خوش آمدید، کتنا اچھا پیغام رساں ہے

دوست کے واسطے کو پسند کرنا اصل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ جب بندے کا عمل کم ہو اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہو کہ اس بندے کو اعلیٰ درجے تک پہنچائے تو وہ اسے بیماری میں مبتلا کر دیتا ہے، بندہ صبر کرتا ہے تو وہ اس کے صبر کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رباعی، لسان الغیب کی طرف سے مجھے بہت لطف دیتی ہے اور وہ یہ ہے۔ رباعی:

با درد بساز چو دوائے تو منم

در کس منگر چو آشنائے تو منم

گر بر سرِ راہ عشق من کشتہ شوی

شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

درد کے ساتھ بنائے رکھ اس لئے کہ میں تیری دوا ہوں، کسی اور شخص کو مت دیکھ اس لئے کہ میں تیرا آشنا ہوں، اگر تو میرے عشق کے راستہ میں مارا بھی جائے، تو شکر ادا کر کہ میں تیرا خون بہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو یہ عمل عطا فرمائے۔ آلو بخارا کی ایک چھوٹی سی ٹوکری بذریعہ میمن اور بادام کی ایک ٹوکری، کشمش کی ایک ٹوکری کہ اس میں کچھ پستہ بھی تھا بذریعہ ملاّ جلال ملیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ ابھی تک آپ کا کوئی ایسا خط نہیں ملا جس سے باطن کا حال معلوم ہوتا ہو۔ بہر حال میں غائبانہ طور پر، آپ کے باطن کو اس خاندان کے بزرگوں کی نسبت سے معمور دیکھتا ہوں۔ اے

اللہ ہمارے دینی بھائیوں کو زیادہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو اس علاقے میں آفتابِ ہدایت بنائے اور نسبتِ شریفہ کی اشاعت کا موجب بنائے اپنے کرم واحسان سے۔ بہر کیف اپنے معمول کے اذکار واشغال میں سستی نہ ہونا چاہیے۔ کم از کم پانچ ہزار بار کلمہ طیبہ معنیٰ کا لحاظ کرتے ہوئے اور اسم ذات کم از کم ہر وظیفہ سے ایک ایک ہزار بار۔ گیارہ سو نفی واثبات، ایک ہزار درود، قرآن شریف کے ایک پارے کی تلاوت، اشراق، چاشت وضحیٰ، زوال اوّابین اور تہجد، دن رات میں اس سے کم معمول نہ ہو۔ اور زیادہ ہو تو وہ نور علیٰ نور ہے۔ یهدی الله لنوره من یشآ۔ والسّلام

میمن کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے کچکول کی فرمائش کی ہے۔ آج میں نے اپنی سب کتابیں دیکھیں، ملا نہیں، جس وقت ملے گا، بھیج دیا جائے گا۔ اس کی جگہ وہبہ زبیر کہ اس میں تمام طریقوں (سلسلوں) کے اشغال لکھے ہیں ہم نے بھیج دیا ہے۔ دو سال ہوئے کہ ہم نے چہل مکتوب بھی بھیجے تھے، ابھی تک اس کی رسید نہیں آئی۔ دونوں کی رسید بھجوایئے تاکہ اطمینان ہو۔ بیٹوں، دوستوں اور خانقاہ کے درویشوں کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو۔

## مکتوب۔ ۱۸

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ جو چیز بھی شروع کی جائے پہلے حق تعالیٰ کے ذکر سے شروع کی جائے اس کے بعد وہ چیز شروع کی جائے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ چیز لایعنی کے دائرہ میں داخل ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد۔ اخوی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد، اللہ تعالیٰ سبحانہٗ انہیں اپنی ذات کے لئے کرلے اور اپنے ماسوا سے پھیر دے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ الحمدللہ فقیر تادمِ تحریر منعم مطلق جلّت آلائہٗ وعَمّ نوالہ سے ملنے والی غیر محدود نعمتوں کا شکر گزار ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعتِ مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام پر استقامت کی درخواست ہے۔ دو معزز مکتوب جو اشتیاق پر مشتمل تھے ملے، ان کے مطالعے سے خوشی ہوئی۔ اس مشتاق فقیر کی طرف سے یہ حدیث قدسی پڑھیے:

**الا طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیھم لاشد شوقا**

نیکو کاروں کا میری ملاقات کا شوق طویل ہو گیا اور میں ان کی طرف بہت زیادہ شوق رکھنے والا ہوں۔

آپ نے ان دونوں خطوط میں اپنے باطنی احوال اور استفادہ کرنے والے کے باطنی حالات تحریر کیے۔ اہم مقاصد کو چھوڑ کر، غیر اہم کے پیچھے پڑنا مالا یعنی کے دائرہ میں داخل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

**علامة اعراضه تعالیٰ عن العبد اشتغاله بما لا یعنیه**

اللہ تعالیٰ کے بندہ سے اعراض کرنے کی نشانی یہ ہے کہ بندہ لایعنی کاموں مشغول ہو جائے

اے اللہ! ہمیں پلک جھپکنے اور اس سے کم دیر کیلئے بھی ہمارے سپرد نہ کر۔ کہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ دنیا کو ہماری نگاہوں میں معمولی کر دے، دنیا کو ہماری رغبت کا مقصد نہ بنا اور نہ اسے ہمارے علم کا منتہیٰ بنا۔ آخرت کی فکر کو ہماری فکر بنا دے۔ ہمیں اپنی ملاقات اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شوق عطا فرما۔ ہماری بات چیت کو اپنا اور اپنے محبوب علیہ الصلاۃ و السلام کا ذکر بنا دے ہماری گفتگو کو اپنے پیاروں۔ ان سب پر اللہ کی رضوان ہو۔ کا ذکر بنا دے، ہم اس کے سوا کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اے اللہ مجھے اپنے دوستوں میں شامل کر لے یا اپنے دوستوں کے دوستوں میں شامل فرما کہ میں کوئی اور بننے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کیا خوب کہا ہے:

مسکین حسن میگوید ت اے وقت عشاق تو خوش

کہ من از ایشاں نیستم درکارِ ایشاں کن مرا

بیچارہ حسن تجھ سے کہتا ہے کہ، تیرے عاشقوں کے وقت اچھے ہیں، میں ان میں سے نہیں ہوں، مجھے ان کے کام میں شامل کر لے۔

گر ندارم از شکر جز نام بہ ہر

ایں بسے بھتر کہ اندر کام زہر

اگر چہ میں برائے نام شکر ادا کرتا ہوں، یہ اس سے بہتر ہے کہ تالو میں زہر ہو۔

چاہیے کہ اولاً یہ بات لکھ دی جائے، اس کے بعد تبعاً جو ہو سو ہو۔ جو کام بھی کیا جائے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی نیت کے تحت کیا جائے۔ خواہ یہ کام کھانے سے متعلق ہو یا پینے، پہننے، خرید و فروخت، نکاح، نماز، روزہ، ذکر یا مخلوق کی رہنمائی سے متعلق ہو۔ ہم رسول کریم صلّی

اللہ علیہ وسلّم کی اتباع کے برابر کسی چیز کو قرار نہیں دیتے۔ اللہ سبحانہ ہمیں اور آپ کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا کمال ظاہراً اور باطناً نصیب فرمائے۔ اس دعا پر آمین کہنے والے پر اللہ رحم نازل کرے۔ عشقِ مجازی کی دنیا میں جو شخص اپنے محبوب کی مشابہت نہیں رکھتا وہ عاشق نہیں کہلایا جا سکتا، عالمِ حقیقت کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے۔ اور یہ قرآنی آیت اس معنیٰ پر گواہ ہے:

**قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ**

کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا

یعنی محبوبِ ربّ العالمین کی اتباع حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی محبوبیّت کے مرتبہ خاص تک پہنچا دیتی ہے۔ اے اللہ ہمیں انہی میں سے کر دے۔

هر چند نیم لائق درگاهِ سلاطین امید بامید
شاہاں چہ عجب گر نوازند گدا را گاہے بنگاہے

اگرچہ میں بادشاہوں کے دربار کے لائق نہیں ہوں (مگر پرامید ہوں)، کیا عجب کہ بادشاہ اس گدا کو نوازدیں، (کبھی کبھی نگاہ کرم سے)

خط کو اچھے اختتام پر ختم کیا جاتا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی مدح پر مشتمل کچھ اشعار لکھے جاتے ہیں تاکہ نجات کا وسیلہ اور صلاحِ دارین کی کامیابی کا ذریعہ بنیں۔ ابیات

میں نے اپنے کلام سے محمد ﷺ کی تعریف نہیں کی
مگر آپ ﷺ کی وجہ سے میرا کلام لائق مدح بن گیا ہے
محمد ﷺ عربی جو دونوں جہانوں کی آبرو ہیں
جو آپ کے در کی خاک نہیں ہے اس کے سر پر خاک پڑے
محمد ﷺ میں آپ سے خدا چاہتا ہوں
اے اللہ تجھ سے عشق مصطفیٰ چاہتا ہوں
یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو
کامیابی و کامرانی آپ کے پاس ہے
میں آپ کے دروازے پر آیا ہوں
آپ مجھے جواب دیجئے میرے زخمی دل پر مرہم رکھ دیجئے
بس یہی میرا جاہ و احترام بہت ہے

کہ آپ کا ایک جواب میرے لئے سو سلام ہیں
میں آپ کی فرمانبرداری کے راستے پر نہ چلا
میں آپ کی امت کے گنہگاروں میں سے ہوں
رحم فرمایئے، اے اللہ کے نبی رحم فرمایئے
جدائی سے دنیا کی جان پر آ بنی
درد مندوں کی دوا کی کوئی انتہا نہیں
نہ رحمۃ العالمین کی رحمت کی انتہا ہے
یہ گنہگار وکم مایہ احمد آپ کی کیا تعریف کرے
اے نبی ﷺ آپ پر صلوٰۃ اور سلام ہو

اگر یہ اشعار پڑھ کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر کی طرف توجہ کر کے مراقبہ میں بیٹھا جائے تو باعثِ برکات ہوگا۔ فقط۔ آپ کے ارسال کردہ تحائف تین تھیلی بادام، ایک تھیلی توت اور ایک تھیلی کشمش ملے، تین ٹوپیاں اور ایک تسبیح بھی ملی۔ اللہ سبحانہ ہماری طرف سے آپ کو بہترین جزا دے بیٹوں اور درویشوں کی طرف سے سلام مسنون قبول ہو۔

## مکتوب۔ ۱۹

جو درویشوں کے اس عاجز دوست محمد کے نام صادر ہوا۔ اس بیان میں کہ آپ نے بعض تبرکات سے اس فقیر کو سرفراز فرمایا اور اس گنہگار کے حق میں دعا کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی ملاّ دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔
سلامِ مسنون واشتیاقِ مشحون کے بعد میرے دل کی چھپی بات ظاہر ہو کہ میں ابھی پیشتر آپ کو مصلاّ، تسبیح، زمزمی (آب زمزم رکھنے کا برتن) اپنے خط کے ساتھ بذریعہ ملاّ پشوری بھیج چکا ہوں جو وہ انشاء اللہ آپ کو پہنچا دیں گے۔ اس خط میں آپ کے سوالات کے جوابات لکھ دئے ہیں مطالعہ فرما لیجئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی یاد اور محبت سے پیوستہ رکھے اور ایک لمحہ بھی اپنے بغیر متوجہ نہ کرے۔ اے اللہ،

ہمیں آنکھ جھپکنے اور اس سے کم مدت کے لئے بھی ہمارے حوالے نہ کر۔ دنیا کو ہماری سب سے بڑی فکر نہ بنا اور نہ اسے ہماری رغبت کا مقصد بنا۔ آخرت کو ہمارا محبوب بنا دے، ہمیں اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کا شوق عطا فرما۔ آمین یارب العالمین۔ اوّلاً، آخراً اور حالاً والسلام۔ ایک زمزمی بھیجی جا رہی ہے۔ اس خط کے لے جانے والے کے لئے دعا فرمایئے۔

## مکتوب۔ ۲۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ حق تعالیٰ کی ذات بے چون و بے چگون ہے۔ اس کی حمد اس کا شکر اور اس کی اطاعت و بندگی کماحقہٗ بشر کے لئے ممکن نہیں۔

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ سلام مسنون و اشتیاقِ مشحون کے بعد، جو کچھ دل میں ہے وہ واضح ہو۔ الحمد لله حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا و يرضىٰ۔ کیا خوب کہا ہے:

اے میرے محبوب! تیرے بغیر مجھے قرار ممکن نہیں
تیرے احسانوں کو گنا نہیں جاسکتا کہ وہ بیشمار ہیں
اگر بدن کے ہر بال کو بھی زبان مل جائے
تب بھی تیرے ہزار شکر میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ادا کیا جاسکتا

غیرِ متناہی نعمتوں کا شمار کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ ممکن کی بھلا کب ہمت کہ وہ واجب قدیم کے اوصاف بیان کرے۔ وہ چوں، بے چوں کے بارے میں کیا کہے:

جو شخص اس طرح خود اپنے آپ سے آگاہ نہیں
وہ کس طرح کسی اور کی ایسی اور ویسی کیا خبر رکھ سکتا ہے

بادشاہ کے عطیات کو سواریاں ہی اُٹھایا کرتی ہیں۔ مگر یہ کہ عاجزی سے اعتراف کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں افضل الرسل علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں آیا ہے:

لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت علىٰ نفسك . ثناء كما ينبغي

میں تیری اس طرح بہ طریق کامل ثنا نہیں کرسکتا جس طرح تو نے خود اپنی ثنا کی

ہے، تیری ثنا جیسا کہ شایانِ شان ہے۔

ذاتِ بے چون تعالیٰ کے لئے ہی ہے کہ مرتبۂ وجوب صادر ہوا اور خود اپنے لئے جلوہ نما ہو۔ فقط۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے اس جامع بات پر اکتفا کرتا ہوں۔ والسلام حاملِ رقعہ کے لئے دعا کیجئے۔

## مکتوب ۔ ۲۱

یہ خط درویشوں کے خادم دوست محمد کے نام ہے۔ اس فقیر حقیر کو آں حضرت نے اپنی اور اپنے متعلقین کی خیریت وصحت وعافیت کی اطلاع دی ہے۔ نیز بتایا کہ آں حضرت کے فرزند حرمین شریفین سے آگئے ہیں اور یہ کہ اس فقیر کا تحفہ پہنچ گیا ہے۔

اخوی اعزی ارشدی حاجی ملاّ دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ بعد از سلامِ مسنون۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر اپنے متعلقین سمیت ۲۱ ذیقعدہ تک خیریت سے ہے۔ اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی وعافیت اور آپ کی ارشاد وہدایت میں ترقی کا متمنی ہے (اللہ اس دعا پر آمین کہنے والے پر رحم فرمائے)۔ بادام کی دو تھیلیاں، کشمش کی ایک تھیلی، ایک مصلّٰی اور چار ٹوپیاں جمعہ خان کے ہاتھ موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء۔ میرے بیٹے عزیز حاجی عبدالرشید حج سے فارغ ہونے کے بعد خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔ اس بات پر اور اس کی سب نعمتوں پر اللہ کا شکر ہے۔ ان کی طرف سے اور برادران محمد عمر اور حافظ محمد مظہر اور خانقاہ کے تمام درویشوں کی طرف سے سلام مسنون قبول فرمائیے۔

## مکتوب ۔ ۲۲

یہ خط اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اس میں حق سبحانہ کی جلالتِ شان کا بیان ہے اور یہ کہ حمد کا مستحق صرف وہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد را باتو نسبتے است دوست
بر درے ہر کہ ہست بر درِ تست

حمد کی آپ ہی کے ساتھ نسبت درست ہے، جو کسی کے بھی در پر ہے وہ حقیقتاً آپ ہی کے در پر ہے۔

کیوں کہ حمد اظہارِ صفاتِ کمالیہ کا نام ہے اور تمام کمالات جس فرد میں بھی ہوں وہ قدسہ تعالیٰ کی جناب سے حاصل کردہ ہیں، کیونکہ وہی خیرِ محض اور کمالِ خالص ہے۔ ممکن برائیوں کی آماجگاہ اور نقائص کا مصدر ہے۔ ممکن کی حمد کمالات کے اعتبار سے اپنے خالق جل جلالہٗ وعم نوالہ کی حمد ہے۔ حقیقتاً وہی محمود ہے اور اللہ کے ماسوا مجازاً محمود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قول الحمد للہ رب العالمین میں الف لام استغراق کے لئے ہے۔ اسی طرح صلوٰۃ ہمارے سردار، نبی، شفیع اور دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ احمد مجتبیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ رحمتِ الٰہیہ کا نام ہے اور یہ اس ذات کی طرف راجع ہے جسے اس نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے اور جو ارشادِ الٰہی۔ وما ارسلنك الا رحمة للعالمین کے شرف سے مشرف ہے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کے غیر کی طرف رحمت کا پہنچنا تبعاً وعرضاً ہے، بالذات اور اصالۃً نہیں کیونکہ تمام موجودات کا وجود، آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے وجودِ مبارک سے حاصل ہے۔ لو لاك لما خلقت الافلاك اور لو لاك لما اظهرت الربوبية اس اکرام کے دو عادل گواہ ہیں۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کامل رحمت کا ظہور سیدنا وامامنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پایا گیا آپ کے بارے میں نبینا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اللہ کے حبیبِ اکبر کے بعد افضل البشر ٹھہرے۔ آپ کے بعد عمرؓ ہیں پھر عثمانؓ، پھر علی، علیہم الرضوان الیٰ یوم القیام۔ اس لئے حدیثِ قدسی میں آیا ہے:

سبقت رحمتی علیٰ غضبی
میری رحمت نے میرے غضب پر سبقت کرلی ہے۔

اللہ مومن کے لئے دنیا میں رحم کرنے والا ہے اور کافر پر بھی دنیا میں رحم کرنے والا ہے۔ وہ آخرت میں صرف مومنوں پر رحم فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ کی رحمت کے سو حصے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ دنیا میں ظاہر ہوا ہے، جس کی وجہ سے دنیا والے آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، باقی ۹۹ حصے آخرت پر موقوف ہیں۔ یہیں سے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ارحم الرحمین اسمِ اعظم ہے، جب اس

کے ذریعے دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ذریعے مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔

اے ارحم الرحمین! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے، اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ لائق امید ہے اور میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں۔ پس مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر کے لئے اور نہ اس سے کم مدت کے لئے، میرے حوالے کر ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ ہم اس مکتوب کو مسلسل بالاوّلیۃ حدیث پر ختم کرتے ہیں جو مجھے امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی جناب سے پہنچی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رحم کرنے والوں پر الرحمٰن رحم کرتا ہے۔ زمین والوں پر رحم کرو، تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ والسلام۔

حامل رقعہ، اس تحریر کا باعث بنا۔ پس اُس پر اُس کے ساتھیوں سے زیادہ رحمت نازل فرما۔

## مکتوب۔۲۳

یہ خط درویشوں میں سب سے حقیر دوست محمدؒ کے نام ہے، اس میں حق سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں اور قدرتوں کے اظہار و شکر گذاری کا بیان ہے اور پوچھے گئے سوالات کے جواب ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید مجددی معصومی، بعد از سلام سنتِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کی طبیعت عالی پر واضح ہو کہ الحمد للہ المنعم المنّان کہ ان علاقوں کے فقیروں کے حالات خالقِ کائنات کے حمد وسپاس کے مستوجب ہیں۔ آپ کے اپنے رہائشی وطن میں خیر وعافیت کے ساتھ پہنچنے کی خبر پا کر، اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا گیا۔ آنجناب اور آپ کے طالبوں کے باطنی احوال کی ترقی کا جان کر بار بار شکر کیا۔

اھلا لسعدی للرسول و حبذا
حب الرسول لوجہ حب المرسل

آپ نے سوال کیا تھا کہ سلسلہ نقشبندیہ کے ضمن میں طریقہ قادریہ اور چشتیہ کی ترویج کے بارے میں، اور شجرہ اس سلسلہ کا دینے کے بارے میں جسے وہ عزت سے اختیار کئے ہوئے ہوں۔ حضرت پر قربان جاؤں ان دونوں طریقوں میں اذکار و لطائف اور مراقبات وہی ہیں یا نہیں جو طریقہ نقشبندیہ میں ہیں یعنی اللہ کا ذکر قلب، روح، سر، خفی، اخفی و قالب کے ساتھ کرنا اور نفی واثبات

اور تہلیلِ لسانی اور مراقبۂ احدیت و معیت اور اقربیت، مراقبہ لاتعین کے آخری مقامات تک؟

**جواب:** یہ اذکار و اشغال اور مراقبات خاندانِ نقشبندیہ مجددیہ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ ہر طریقہ میں نہیں ہیں۔ دونوں طریقوں (قادری و چشتی) کے مراقبے رسالہ ''انہار اربعہ'' میں، میں نے لکھ دیئے ہیں۔ جو مطلع ہونا چاہے وہ اس رسالے کی طرف رجوع کرے۔

**سوال:** کنز الہدایت میں لکھا ہے کہ فیوضات لینے میں زندہ اور مردہ برابر ہیں۔ اپنا طریقہ معلوم ہے۔ مردوں کے احوال کی کیفیت اس فقیر کو معلوم نہیں۔

**جواب:** اس طریقے میں جس طرح زندوں پر توجہ دی جاتی ہے، اسی طرح مردوں کی قبروں پر بیٹھ کر توجہات دی جاتی ہیں۔ اور ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی توجہ سے مردوں کے باطن میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔

**تیسرے سوال کا جواب:** یہ ہے کہ فیضِ معیت کی تخصیص دل پر اور اقربیت کی لطائف ستہ پر اور محبت کی نفس پر ہو، فقط۔ مسمّٰی الباطن عناصرِ ثلثہ پر اور کمالاتِ نبوت عنصرِ خاک پر ہونا پیرانِ کبار رحمہم اللہ کے مکشوفات سے ہیں اور ان بزرگوں کے چھوٹوں نے ان پر تجربات کئے ہیں، دلیل کی حاجت نہیں۔

**چوتھے سوال کا جواب:** اگر طریقہ قادریہ چشتیہ کے طالب اپنے مخصوص طریقہ کے اذکار و اشغال کی تعلیم کا شوق ظاہر کریں تو آپ انہیں تعلیم دیا کریں، اس میں کوئی مضائقہ نہیں مگر ان کے پرزور اصرار کے بغیر ازخود آپ ان کو یہ تعلیم نہ دیں، اس لئے کہ مرشدوں کا مقصود یہ ہے کہ طالب جلدی اپنے مطلوب کو پہنچے۔ تمام سلسلوں سے زیادہ قریب ترین راہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تا روزِ قیامت اس سلسلے والوں کو بڑھاتا رہے۔

عرقِ چین، ایک جوڑا جراب، باداموں کی ایک تھیلی اور اخروٹ کی ایک تھیلی ملا خان محمد کے ہاتھ پہنچی۔ اللہ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے بہترین جزا دے۔ بیٹوں، بھائیوں کی طرف سے اور درویشوں کی طرف سے سلام مسنون قبول کیجئے۔

## مکتوب۔ ۲۴

موضوع اس مضمون کا گذشتہ مکتوب کی طرح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب۔ آپ کی ہدایت و راہبری میں اضافہ ہو، اللہ آپ کو سلامت رکھے اور دونوں جہانوں کے کمال کی معراج تک پہنچائے۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے لطف حمید میں خاص کرے۔ سلام مسنون وتحیۃ کا ہدیہ پیش کرنے کے بعد آپ کی طبع عالی کو معلوم ہو کہ اللہ کی لاتعداد ان گنت تعریف ہے اس کے غیر متناہی انعام وفضل پر۔ میری زبان ان دو شعروں سے مربوط ہے:

اے میرے محبوب! تیرے بغیر مجھے قرار ممکن نہیں
تیرے احسانوں کو گنا نہیں جاسکتا کہ وہ بیشمار ہیں
اگر بدن کے ہر بال کو بھی زبان مل جائے
تب بھی تیرے ہزار شکر میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ادا کیا جاسکتا

میری روح درج ذیل اشعار ترنم سے پڑھ رہی ہے:

اے بادشاہ تیری تعریف میری عقل وزبان سے کیسے ادا ہوسکتی ہے
کہ تیری فضیلت عقل سے بالا تر ہے
تجھ جیسے بادشاہ کے اوصاف مجھ جیسے گدا سے بیان ہونا ایسا ہے
جیسے آئینے سے سورج کو صیقل کرنا
تجھ جیسے بادشاہ کی مہربانی سے اگر یہ مظلوم بندہ
تیرے قہر سے بچ جائے تو اسے اور کیا چاہئے
میں نہ اہل ہوں اور نہ تیرے کرم کے لائق
لیکن سخیوں کے سامنے نااہل اور اہل برابر ہوتے ہیں

اللہ سبحانہ سے التجا ہے آپ کی سلامتی، عافیت، استقامت اور آپ کی راہبری کی ترقی کی آناً فاناً فساعۃً (اس دعا پر آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے)۔ رسالہ ''حق المبین'' کی تصحیح کردی گئی ہے، جلد ساز نے اُس کے اجزا کو آگے پیچھے کردیا ہے۔ لہٰذا اُس کے ورقوں پر میں نے ہندسوں کے نمبر دے دیئے ہیں، میرے لگائے گئے ان نمبروں کے مطابق پڑھیے تاکہ مطلب سمجھ میں آجائے۔ اگر میرے سامنے پڑھتے تو خاص لطف آتا۔ پہلے والے خط میں آپ کے سوالات کے جوابات لکھ کر پائندہ خان کی معرفت بھیج دیئے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائیں گے۔ ان کو دہرانے

کی ضرورت نہیں۔ حاملِ خط کے ہاتھ چھ تھیلیاں باداموں کی مع غورہ وشیرِ خشت موصول ہوئیں۔ اللہ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ آپ کے جانے کے بعد آپ عزیز القدر کو میں نے عالمِ رؤیا میں دیکھا۔ دونوں واقعوں سے آنجناب کی ترقی اور بلندئ شان معلوم ہوتی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک من تواضع للّٰہ رفعہُ اللّٰہ ''جو اللہ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ اس کی قدر بڑھاتا ہے''۔ صحیح حدیث ہے۔ بندۂ صادق کو چاہئے کہ اپنے مولیٰ کی عظمت کے سامنے اپنے نام ونشان کو نہ رہنے دے۔ یہ دائمی شہود ہے:

میرا تمام جسم نڈھال ہوا اور میری آنکھ روئی
اے محبوب تیرے عشق میں یونہی جینا چاہئے
میرا تو کوئی نشان نہ رہا تو پھر عشق آخر کس سے ہے
جب میں کلّی طور پر معشوق ہوگیا ہوں تو عاشق کون ہے

یہ کیفیت نقدِ وقت ہوجائے، آمین۔

حامل رقعہ ہذا ملاّ سید نور نیک اور مستعد جوان ہے۔ اس کا باطن عمدہ تھا، عناصر ثلٰثہ پر توجہ دی گئی۔ اس مقام کی طاقت آجانے کے بعد دیگر مقامات میں سلوک کے آخر تک اسے توجہ دیجئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قابلیت رکھتا ہے۔ ختمِ خاص کے بارے میں جو آپ نے پوچھا تھا یہ ہے: ''یا رحیم کل صریخ و مکروب و غیاثہ و معاذہ'' پانچ سو مرتبہ مع درود شریف اوّل وآخر سو سو بار، مصلّٰی، تسبیح خاص اور ختم کلام اللہ مجید ۲۷ پارے آپ عزیز از جان کے لئے بھیجے گئے۔ پہلے تین پارے لکھوا لیجئے گا تاکہ پورا قرآنِ پاک مکمل ہوجائے۔ رسالے کے اشعار کا ترجمہ بھیج دیا جائے گا۔ بیٹوں اور خانقاہ کے درویشوں سے سلامِ مسنون قبول فرمائیے۔

## ۲۵۔ مکتوب

درویشوں سے سب سے حقیر دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ ایک مقام پر کھڑا ہونا صوفی کے لئے عیبِ کلّی ہے۔

اخوی اعزی ارشدی۔ اللہ آپ کی رہنمائی کو بڑھائے اور آپ سے فیض لینے والوں پر آپ کے وجود کو تادیر باقی رکھے۔ سلامِ مسنون اور ترقی بھری دعاؤں کے بعد مطالعہ فرمائیے۔ الحمد للہ

ربّ العالمین کہ اس علاقے کے فقراء کے حالات عنایتِ ربِّ معبود اور لا تعداد حمد و بے حد شکر کے مستوجب عمدہ ہیں۔ ارحم الراحمین سے امید اور سوال ہے کہ آپ کو تمام ظاہری و باطنی آلام و امراض سے صحت و عافیت کی حالت میں رکھے۔ یہ بھی دعا ہے کہ طالبوں کو پھر آپ سے استفادہ میں روز بروز اور لحہ بہ لحہ اضافہ ہو۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔ ہمارے اساتذہ صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک ''من استوىٰ يوماهُ فهو مغبون'' (جس کے دو دن یکساں رہے وہ خسارے میں رہا) مقررّ و تسلیم شدہ مقولہ ہے۔ پس اے میرے اللہ اور میرے مولا، مجھے اور میرے احباب کو خسارہ پانے والوں میں سے نہ کر۔ بلکہ آناً فاناً اپنی اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت میں اضافہ فرما۔ اے اللہ ہمیں پلک جھپکنے کی اور اس سے کم مدت کے لئے بھی ہمارے حوالے نہ کر، ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ ہمیں اس چیز کی توفیق دے جو تو پسند کرتا ہے اور جس پر تو راضی ہے۔ ہماری آخرت کو ہماری دنیا سے بہتر کر دے:

یہ نہ دیکھ کہ یہ ناتواں خوں خوں ہوا
یہ دیکھ کہ جب اس سرائے فانی سے رخصت ہونے لگا
تو قرآن ہاتھ میں اور پاؤں راستے پر اور نگاہ محبوب پر
روح ہنستی ہوئی اجل کے پیغام پر باہر آگئی

## مکتوب۔٢٦

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام ہے۔ حق سبحانہ کی معرفت و اقربیت کے بیان اور سالک کی انانیت کے ختم ہونے کے بارے میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**سبحانك لا علم لنا اِلّا مَا علمتنا انك انت العليم الحكيم و مصليا على رسوله صاحب الخلق العظيم و آله الجسيم و اصحابه الفخيم امّا بعد**

برادر عزیز مخلص حاجی الحرمین الشریفین کی طرف سے معزز مکتوب ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مریدوں کے سروں پر سلامت رکھے۔ یہ گرامی نامہ اہل یقین کے کئی سوالات پر مشتمل ہے۔

پہلا سوال ہے: جب سالک ایک ایسے مقام تک پہنچ جائے کہ اس میں ذات اور ممکنات کی ذوات کو معدوم محض سمجھے اور جانے کہ وجود حق کے لئے ہی ثابت ہے پس وہ مفہومِ معیت و اقربیت کو کیسے ملاحظہ کرے گا؟

جواب: اس مقام والا فنائے نفس سے گزر کر فنائے مطلق سے مشرف ہو چکا ہے۔ جسے فنائے مطلق عین و اثر کو زائل کر دینے والے مرتبے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اس کی طرف سلطان ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی میں ارشاد کیا ہے:

میرا تمام جسم نڈھال ہوا اور میری آنکھ روئی
اے محبوب تیرے عشق میں یونہی جینا چاہئے
میرا تو کوئی نشان نہ رہا تو پھر عشق آخر کس سے ہے
جب میں کلّی طور پر معشوق ہوگیا ہوں تو عاشق کون ہے

احقر آخری مصرعہ کو یوں پڑھا کرتا ہے "چوں من ہمہ ناچیز شدم عاشق کیست" کہ میں جب کلی طور پر ناچیز ہوگیا ہوں تو پھر عاشق کون ہے۔ میں حفظِ مراتب کے لئے یوں پڑھتا ہوں۔ پس اس فنا اکمل والا، بقائے اتم سے بہرہ ور ہوگا اور اللہ کے ذکر الا اللہ سے اُسے مقامِ 'لا' حاصل ہوگا۔ اس کا ہر ذکر و فکر اصل سے ہوگا نہ ظل (سایہ) سے یعنی موہوب حقانی کے وجود سے، وہی ملاحظہ کرنے والا اور نگران ہے اور غیض کا مورود مہبط ہے۔ **لا یحمل عطایا الملك الا مطایا** (بادشاہوں کے عطیوں کو صرف سواریاں ہی اُٹھایا کرتی ہیں)

**دوسرے سوال کا جواب:** علماء جسے معیت و اقربیتِ علمی کہتے ہیں صوفیہ صافیہ اسے ذاتی جانتے ہیں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ معیت و اقربیت کو بے چون و بے چگون سمجھنا چاہئے جس طرح کہ اللہ سبحانہ کی ذات بے چون و بے چگون ہے وجمع عبادہ مقامِ فنا سے ہے اور جمع الجمع، فناء الفناء سے ہے کہ یہاں پہنچ کر فنا کا علم وادراک بھی زائل ہو جاتا ہے۔ سالک جب مرتبہ جمع میں پہنچتا ہے تو خلق اور خالق میں امتیاز دور ہو جاتا ہے، وہ کفر و اسلام کو یکساں جاننے لگتا ہے۔ شطحیات وسکریات بولنے لگتا ہے۔ منصور حلاج اس مقام پر تھا جب اس نے کہا تھا:

**کفرتُ بدین اللّٰہ والکفر واجبٌ**
**لدی وعند المسلمین قبیح**

میں نے اللہ کے دین کا کفر کیا، اور کفر کرنا میرے نزدیک واجب تھا، جبکہ مسلمانوں

کے نزدیک برا ہے (مراد منصور حلاج کا کفرِ طریقت)

اسے کفرِ طریقت کا نام دیا جاتا ہے جو ظاہری اسلام سے بالا ہے۔ ہمہ اوست کا منشا یہی مقام ہے اور ہمہ اوست یعنی تمام اشیاء حق ہیں کا معنیٰ اس وقت جو مغلوب الاحوال ہوتا ہے اسے ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور سکاریٰ (نشے میں مست) لوگ معذور ہوتے ہیں۔ اور جب سالک اس مقام سے ترقی کرتا ہے اور فرق بعد الجمع کے مرتبہ پر پہنچتا ہے جو محلِ بقا ہے اور ہوشیاری و تمیز کی جگہ ہے تو توحیدِ شہودی جلوہ گر ہوتی ہے اور وہ ہمہ از وست کی بات کرنے لگتا ہے یعنی تمام اشیاء حق تبارک کی پیدا کردہ ہیں۔ وہ ممکن اور واجب میں ظل و اصل کی نسبت ثابت کرنے لگتا ہے۔ وہ ممکنات کے وجود کو حق کے وجود کا پرتو جانتا ہے وہ عینیت کا حکم نہیں لگاتا کہ شعور کو پاچکا ہے۔ اب وہ افاقے کی حالت میں ہے۔ اس مرتبے پر پہنچنے والا سالک حقیقی اسلام سے مشرف ہوجاتا ہے۔

کمون کے لغوی معنی پوشیدہ ہونا اور بروز کے معنیٰ ظاہر ہونا ہے۔ مگر اصطلاح میں اپنے مکان سے غائب ہونے کو کمون کہا جاتا ہے اور متعدد جگہوں پر ظاہر ہونا بروز کہلاتا ہے۔ باطن کی طرف متوجہ ہونا بطون کہلاتا ہے اور ابطن البطون ذاتِ حق سے کنایہ ہے۔

طالبوں اور خلفاءِ مجاز کی کثرت اور دنیا و اہل دنیا سے فارغ البال ہونے اور فکرِ معاش سے فارغ ہونے کا جان کر میں بہت خوش ہوا۔ میں اللہ جل شانہ کا شکر بجالایا، **لئن شکرتم لا زیدنکم** (اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں اپنی نعمتیں زیادہ دوں گا) کا ارشاد یقینی ہے۔ آپ بھی ان نعمتوں پر شکر ادا کیجئے اور یہ رباعی اکثر اوقات گنگناتے رہیے:

اے میرے محبوب! تیرے بغیر مجھے قرار ممکن نہیں
تیرے احسانوں کو گنا نہیں جاسکتا کہ وہ بیشمار ہیں
اگر بدن کے ہر بال کو بھی زبان مل جائے
تب بھی تیرے ہزار شکر میں سے کسی ایک کو بھی نہیں ادا کیا جاسکتا

غلبۂ رابطہ کا چھائے رہنا عظیم نعمت اور بڑا عطیہ ہے جو بے مثال ہے اور ہزاروں میں سے کسی ایک صاحبِ دولت کو اس عنایت سے نوازا جاتا ہے، لہٰذا اس کے شکریے کا اہتمام اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر کرنا چاہئے کہ وہ ظاہری حضور و مجالست کے بغیر بھی حضور و صحبت کے کارِ شرف سے نوازتا ہے۔ اور اللہ پاک نسبتِ خاص الخاص سے مشرف فرماتا ہے جو اس وقت عنقا کے حکم میں ہے۔ پس آپ کے لئے بار بار مبارک باد و خوشخبری ہو۔ مگر اس کی بڑی شرطوں اور اہم

ذمّے داریوں میں سے ایک قبلۂ توجہ کی وحدت ہے۔الا للہ الدین الخالص نصِ قطعی ہے۔

درد کے ساتھ بنا کے رکھ اس لئے کہ میں تیری دوا ہوں
کسی اور شخص کو مت دیکھ اس لئے کہ میں تیرا آشنا ہوں
اگر تو میرے عشق کے راستے میں مارا بھی جائے
تو شکر ادا کر کہ میں تیرا خون بہا ہوں

حضرت پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ (آپ پر میرا دل و روح قربان ہوں) فرماتے تھے کہ ایک بار محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ اپنے سر سے خاص ٹوپی اتار کر میرے سر پر رکھ دی ہے اور میں نے اپنے پورے بدن پر دو دو انگلی شیر کے جسم کے نقش کا مشاہدہ کیا۔ایک تیسرے شخص نے مجھ سے کہا''آپ کو خلافت کی ٹوپی دے دی ہے، آپ ان کے خلیفہ ہوں گے۔''میں نے جواب میں عرض کیا کہ فقیر حضرت میرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ ہے، وہ میرے پیر صحبت ہیں اور جناب میرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت خضرؑ سے ملاقات ہوئی۔فرمایا''جو چاہتا ہے مجھ سے مانگ۔''میں نے عرض کیا،''میرا پیر کافی ہے''اللہ سبحانہ ہمیں اور آپ کو ہمارے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ پر قائم رکھے۔اخرامین جو ہمارا اور آپ کا مخلص ہے اس کے اہلِ خانہ اور بیٹوں کی خبر گیری کرتے رہئے اور ہر معاملے میں ممد و معاون بنئے۔

## مکتوب۔۲۷

درویشوں کے اس حقیر دوست محمدؒ کے نام ہے۔میوے کی تھیلیاں ملنے کی بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔از فقیر احمد سعید بعد از سلامِ مسنون واضح ہو کہ ولایتان کے ہاتھ بادام کی ایک تھیلی، ایک انجیر اور تین تھیلیاں کشمش کی ملیں۔تسلّی رکھیے۔ پانچوں (خالی) تھیلیاں حاملِ رقعہ ہذا عظیم کے حوالے کر دی ہیں، انشاء اللہ وہ پہنچا دیں گے۔رسالہ''حق المبین''، کسی نے نہیں پہنچایا کہ اس کی تصحیح کرنے کے بعد میں واپس بھیج دیتا۔باقی حالات بر وقتِ فرصت لکھ کر بھیج دیئے جائیں گے۔اس سے پہلے خط کا جواب فنا محمد کے ذریعے بھیجا گیا ہے۔

## ۲۸۔مکتوب

درویشوں کے اس حقیر دوست محمد کے نام ہے۔ کاغذات (خطوط) نہ بھیجنے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ بعد از سلامِ مسنون و اشتیاقِ مشحون واضح ہو کہ الحمد للہ تا دمِ تحریر اس علاقے کے فقراء کے حالات مستوجبِ حمد ہیں۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی اور باطنی ترقیوں کا روز بروز اور لحظہ بہ لحظہ سوال ہے۔ آمین۔ آج بارہ صفر ہے، سوائے ایک خط کے جو آپ نے رمضان کے ہاتھ بھیجا تھا، کوئی خط نہیں ملا۔ خط نہ آنے میں رکاوٹیں، یادِ خدا کے سوا کچھ نہ ہوں۔ فقیر کی توجہ آپ کی طرف ہی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آفاتِ زمانہ سے محفوظ رکھے اور ظاہر و باطنی ترقیوں سے نوازے۔ اور اس علاقے کے دشت وصحرا کو آپ کے وجود شریف کے نور سے منوّر فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین۔ بیٹوں اور درویشوں کی طرف سے سلام قبول فرمایئے۔ الحمد للہ کہ ان دنوں برخوردار محمد عمر کی نکاح کی خوشی سے فراغت حاصل ہوئی۔

## مکتوب۔۲۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام ہے۔ کسرِ نفسی اور مولیٰ جلّ وعلا کی محبت کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، بعد از سلامِ مسنون واضح ہو کہ، الحمد للہ فقیر تا دمِ تحریر ظاہر کے لحاظ سے بخیریت ہے، مگر معنوی خیریت کے لحاظ سے میرا حال مولیٰ جلّ وعلا کی نافرمانی ہے۔ اور میرا عمل عزیمت واولیٰ کا ترک ہے، میرا قول عمل کے خلاف ہے، میرا فعل امر کے منافی ہے۔ پس ہائے افسوس وحسرت جو میں نے اللہ کے حضور میں کوتاہی کی۔

ہائے افسوس صد افسوس کہ میں نے کھیل کود میں اپنی عمر ضائع کر دی اس پر افسوس آہ، پھر آہ، پھر آہ۔ میں اللہ کے حضور قول بلا عمل سے مغفرت طلب کرتا ہوں اے میرے اللہ اور میرے مولا! مجھے اپنی لطفِ خفی سے سنبھال لے اور مجھے اس کی توفیق دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس پر راضی ہے۔ میری آخرت کو دنیا سے بہتر کر دے، مجھے پلک جھپکنے اور اس سے کم وقت کے لیے بھی میرے حوالے نہ کر، مجھے اپنے جمال میں مشغول رکھ اور تو اپنے فضل سے میرے لیے، اپنے ماسوا سے کافی ہو جا۔ اے ارحم الراحمین میری دعا قبول کر لیجیے۔ اے بے قرار و مجبور کی دعا قبول کرنے والے جب وہ مجبور تجھے پکارتا ہے اور تو اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے:

اے رب! میری یہ آرزو کتنی اچھی ہے
تو مجھے اس آرزو تک پہنچا دے
سورج کی تپش کم نہیں ہوتی
اگر وہ بدخشاں میں پتھر کو لعل بنا دے
اس طرف وہ کمال کے نقص کو قبول نہیں کرتا
اور اس طرف وہ ہمارے دور کے لئے باعثِ شرف ہو

والسّلام۔ حاملِ مکتوب ہذا املاً جلال کے لیے خصوصی دعا کیجیے۔ فقط

## مکتوب۔۳۰

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ ایک سو اٹھارہ روپیہ ایک قالین اور میوے مل جانے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب۔ آپ کی راہبری ہمیشہ بڑھتی رہے۔ از احمد سعید کان اللہ لہ۔ سلامِ مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ۔ الحمد للہ فقیر تا دم تحریر مع متعلقین بخیریت ہے۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی اور عافیت، آپ کی اور آپ کے خلفاء کی روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ ترقی کے لئے ملتجی ہے۔ آمین کہنے والے بندے پر اللہ رحم کرے۔

مکتوبِ مرغوب مع ایک سو اٹھارہ روپے، ایک قالین، تھیلے میوہ اور غورہ انگور زرشک اور نا

پختہ) مخلص الفقرا میمن اور ملا سید نور کے ہاتھ سے ملے، جس سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے بہتر جزا دے آپ کی حسنات قبول فرمائے اور آپ کے اجر کو بڑھائے۔ آپ کا خط پڑھتے وقت آپ کے باطنی احوال ظاہر ہوئے، اس سے دل بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ظاہر و باطن کو ترقی دے آپ کی اور آپ کے خلفاء کی راہبری وارشاد میں روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ اضافہ ہو، بحرمت الصاد والنون۔ مبلغ سترہ روپے ملاّ سید نور کے ہاتھ سے میاں عبدالغنی کے پاس پہنچا دیے گئے۔ باقی خط میں درج سوالات کے جواب بعد میں لکھ دیے جائیں گے۔ والسّلام اوّلاً وآخراً۔ ملاّ سید نور حامل ہذا صالح و مستعد جوان ہے اس کی باطنی قوت عمدہ ہے، عناصرِ ثلاثہ پر توجہ دی گئی ہے۔ آپ اس کا یہ مقام قوی ہونے کے بعد اس کا اس مقام سے سلوک کے دوسرے تمام مقامات تک لے جانے پر توجہ دیں کہ ان شاء اللہ وہ قابلیت رکھتا ہے۔ آپ نے ختمِ خاص کے بارے میں پوچھا تھا وہ یہ ہے: ''یا رحیم کل صریخ و مکروب و غیاثہ و معاذہ یا رحیم '' پانچ سو بار پڑھیں، اوّل و آخر سو سو (۱۰۰) بار درود شریف پڑھیں۔ مصلّیٰ، تسبیح خاص اور ختمِ کلام اللہ مجید ۲۷ پارے آپ عزیز از جان کے لیے بھیجے گئے۔ شروع کے سپارے لکھوا لیجیے تا کہ ختم کامل ہو جائے۔ رسالے کے اشعار کا ترجمہ بعد میں بھیج دیا جائے گا۔ بیٹوں اور خانقاہ کے درویشوں کی طرف سے سلام مسنون قبول کیجیے۔

## مکتوب ۔ ۳۱

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے نصیحت کے بیان میں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب زید ارشادہ۔ از فقیر احمد سعید رزقہٗ رضوان الحمید۔ بعد از سلام مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ فقیر کی آرزو یہی ہے کہ حیاتِ مستعار کے سانس حضرتِ حق سبحانہ کے مرضی میں گزر جائیں۔ نامرادی کے گوشے اور تنہائی میں زبان بار بار کلمہ لا الہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ سے تر و تازہ رہے۔ اے اللہ مجھے اور میرے دوستوں کو اس بات کی توفیق دے کر استقامت بخش اور اپنے سوا ہر ایک سے ہمارا علمی وحسّی تعلق ہمارے سینے سے دور فرما کہ میرے دل میں ہرگز دوست و دشمن کا خیال تک نہ گزرے۔ آمین یا ربّ العالمین۔ والسّلام

## مکتوب ۔۳۲

درویشوں کے اس حقیر دوست محمدؒ کے نام لکھا گیا۔ دوام وترتیب کے ساتھ اللہ سبحانہ کے ساتھ شغل، قراءتِ قرآن اور نمازِ نوافل کی ادائیگی کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد اخوی اعزّی ارشدی حاجی صاحب کو واضح ہو کہ تادم تحریر اس علاقے کے فقراء کے حالات مستوجبِ حمد ہیں۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، استقامت اور آپ کے مدارج کی ترقی کی التجا ہے، روز بروز اور لحہ بہ لحہ۔ آمین کہنے والے بندے پر اللہ رحمت نازل کرے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: الدّین النصیحة (دین خیر خواہی کا نام ہے) یارانِ طریقت کو میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ کے ساتھ شغل دائمی طور پر ہو اور اللہ جل جلالہ کی طرف توجہ، غیروں کی مزاحمت کے بغیر۔ جو دوام حضور کا نام ہے۔ دل کا ملکہ بن جائے اور علما واحبا کے ماسوا سے تعلق سینے سے ختم ہو جائے۔ محبوبِ حقیقی عزّ برہانہ کے سوا کوئی مقصود ومراد نہ رہے۔ اوقات وظائفِ طاعات وعبادات سے آباد ہوں۔ زبان سے لا الہ الاّ اللہ کہتے ہوئے (تہلیلِ لسانی) معنیٰ کا لحاظ رکھا جائے۔ قرآن شریف کی تلاوت اس طرح کی جائے کہ پڑھتے وقت معانی میں غور وفکر کیا جائے، جہاں جنّت کا ذکر آئے وہاں تین بار اللّٰھم انی اسئلك الجنّة پڑھا جائے اور جہاں جہنّم کا بیان ہو وہاں تین بار اللّٰھمّ انی اعوذبك من النّار پڑھا جائے۔ جہاں استغفار آئے وہاں تین بار ''ربّ اغفرلی و ارحمنی و عافنی و ارزقنی واھدنی وتب علّی انك انت التواب الرحیم پڑھا جائے۔ تہجد، اشراق، چاشت، زوال، اوّابین، خشوع وخضوع اور التجا وتضرع سے ادا کیے جائیں۔ لوگوں سے میل جول بقدرِ ضرورت ہو۔ اہلِ حقوق کے حقوق ادا کیے جائیں۔ اس سے زیادہ اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع نہ کیا جائے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ علامة اعراضه تعالیٰ عن العبد اشتغاله بما لا یعنیه ''اللہ کی بندہ سے اعراض و بے رخی کی علامت یہ ہے کہ بندہ فضول کاموں میں مشغول ہو جائے۔'' درس قرآن شریف، حدیثِ لطیف، فقہ اور صوفیہ کی کتابیں ہمارے عالی شان خاندان کی نسبت میں ممد ومعاون ہیں۔ اے اللہ ہمیں اپنی محبت پر زندہ رکھ اور موت دے اور اس طرح ان کی محبت پر

زندہ رکھ جو تجھ سے محبت کرتے ہیں، اور ایسے کام کی محبت پر زندہ رکھ جو مجھے تیری محبت سے قریب کردے اور ہمیں اپنے حبیب کی پیروی قول وفعل میں کرنے کی توفیق اپنی رحمت سے عطا فرما۔ اے ارحم الراحمین۔

## مکتوب۔۳۳

درویشوں میں اس حقیر دوست محمدؒ کے نام ہے یہ مکتوب ناسمجھوں کے اعتراضات کے جواب میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد برادرِ عزیز کو واضح ہو کہ اکثر ناسمجھ لوگ مشائخ کرام اور اکابرانِ عظام پر اعتراضات کرتے ہیں جب ان مقبول بندوں سے حالتِ سکر میں کچھ کلمات سرزد ہو جاتے ہیں یا ان کی اُن باتوں پر جن میں خطا کی گنجائش ہوتی ہے تو ان کی توہین کرنے لگتے ہیں۔ان ناسمجھوں کے جواب میں ایک بات کافی ہے۔کار پاکاں راقیاس ازخود مگیر (نیک لوگوں کے کام کو اپنے اُوپر قیاس نہ کرو)

حق سبحانہ کے محبوبوں اور کریمِ مطلق کے مقبولوں سے جو کچھ صادر ہو وہ سب مستحسن و خوبصورت ہے کہ وہ خلوص سے صادر ہوا ہے اور وہ بری خصلتوں کی ملاوٹ سے پاک ہے، یہ حضرات دین کے محبّ ومہربان ہیں۔رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ان حضرات کی خطا کو ثواب کا ایک درجہ ملتا ہے اور اگر درست کریں تو دس درجے ثواب ملتا ہے، جیسا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں طے شدہ ہے (اللہ تعالیٰ اُن کی ان کوششوں کو قبول فرمائے) رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلّم کا اہلِ بدر رضی اللہ عنھم کے بارے میں یہ ارشادِ مبارک اعملو اما شئتم فقد غفرت لکم (جو چاہو کرو کہ میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے) اس بارے میں بطور دلیل ہمارے لیے کافی ہے اور حضرت بلالؓ کا س اللہ کے یہاں ش ہو جانا ہمارے لیے دلیل شافی ہے۔(کہ اذان میں اُن سے بجائے اشھد کے اسھد ادا ہوتا تھا)

بر اشھدِ. تو خندہ زند اسھدِ بلال

تیرے اَشھَدُ پر بلالؓ کا اَسھَدُ خندہ زن ہوتا ہے

پس مقصد ثابت ہوگیا اور دشمنوں کا جھگڑا باطل ہوگیا۔ مخلوقات میں سے بدترین لوگ وہ ہیں جو اس پاک گروہ کے عیب نکالتے ہیں:

جب خدا کسی کا پردہ چاک کرنا چاہتا ہے تو
وہ شخص، نیک لوگوں پر طعنہ زنی کرنے لگتا ہے
اے اللہ تو جس کو گرانا چاہے ہمارا مخالف بن کر گرا
جو کوئی درد کشوں کے در سے گرا وہ در حقیقت گر گیا

یہ ان حضرات کے پاکیزہ کلمات سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اسرارِ عالیہ سے ہمیں تقدس بخشے

## مکتوب۔۳۴

درویشوں میں اس حقیر دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ اپنے کام میں مشغول رہو اور اشیا کے پہنچ جانے کی اطلاع۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزّی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ سلام مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ کا گرامی نامہ ملا خوشی ہوئی۔ درج شدہ حالات معلوم ہوئے:

**من عادی لی ولیاً فقدا ذنتہ بالحرب**

جو میرے ولی سے عداوت رکھتا ہے میں اسے لڑائی کا چیلنج دیتا ہوں۔

حدیثِ قدسی ہے اور اس کا مضمون یقین کلّی ہے، اس کے واقع ہونے میں ہرگز دیر نہیں ہوتی۔ آپ زید و عمر سے سروکار نہ رکھیں اور اپنے کام میں مشغول رہیں۔ مصرعہ:

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

جب دوست مہربان ہو تو پھر دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے۔

**الیس اللہ بکافٍ عبدہ**

کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔

نصِ قطعی ہے۔ ان شاء اللہ دشمن ذلیل ہوں گے۔ ایک مسینی اور ایک جام محمد عمر کے لیے اور ایک عدد شال اس کی والدہ کے لیے پہنچی۔ تسلّی رکھیں رمضان خان، عبداللہ خان اور میر عالم سلام کہتے ہیں۔

## مکتوب ۔۳۵

درویشوں میں اس حقیر دوست محمد کے نام صادر ہوا۔ فنا کے بیان میں ہے اور حضرت نے اپنے اجداد کے امام ربّانی مجدد الف ثانی تک نام لکھے ہیں۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

حمد و صلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد اخوی اعزّی حاجی صاحب۔ اللہ تعالیٰ انہیں طالبوں کے سروں پر سلامت رکھے۔ واضح ہو کہ فنا فی الشیخ، فنا فی الرسول پر مقدم ہے:

از آں روئے کہ چشمِ تُست ماحول
بہ مقصودِ تو پیرِ تُست اوّل

اس لئے کہ تیری آنکھ ہر طرف گھومتی ہے۔ تیرا مقصود اوّل تیرا پیر ہے۔

مریدِ رشید کو اپنے پیرِ کامل و مکمل کے ساتھ جو محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اس محبت کے سبب سے لمحہ بہ لمحہ اپنے محبوب کے کمالات میں جذب ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے آپ کو اور سب کو فراموش کر دیتا ہے اور انا الشیخ کی آواز اُس کے باطن سے باہر آتی ہے:

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق
ہر کجا می نگرم روئے تُرا می بینم

در و دیوار کثرتِ شوق سے آئینے کی طرح ہو گئے
میں جہاں کہیں دیکھتا ہوں تیرا ہی چہرہ دیکھتا ہوں

جس زمانے میں فقیر کو اس مقام پر پہنچایا گیا تھا، یہ نظر اس قدر چھا چکی تھی کہ میں اپنی تمام حرکات، سکنات اور افعال و اقوال کو اپنے شیخ کی حرکات و سکنات محسوس کرتا تھا اور چوں کہ شیخ کامل مکمل، حقیقتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملحق ہے اور اس کا اتحادِ خاص سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حاصل ہو چکا ہوتا ہے، اس لئے وہ فنا فی الشیخ کے بعد فنا فی الرسول میں جلوہ گر ہوگا اور اپنے آپ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس کے ساتھ متحد کرے گا۔ اور شیر و شکر کی طرح ملا ہوا دیکھے گا۔ اس کے بعد وہ فنا فی اللہ سے مشرف ہو جائے گا اور ذات بے چون کے ساتھ متصل ہونے کے شرف سے مختص ہو جائے گا۔ پھر اس کے ساتھ جو معاملہ ہوگا وہ

ہوگا۔ اگر مستہلکین (فنا ہونے والوں) میں سے ہوگا تو بحرِ مشاہدہ میں مستغرق ہوجائے گا۔ اور اگر مرجع عین (رجوع کرنے والوں) میں سے ہے تو بقا کی خلعت پہن کر دنیا کی طرف واپس آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ارشاد و ہدایت کا معاملہ اُس کے سپرد کردیا جائے گا وہ اپنے پیغمبر کا نائب بنے گا۔ **ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء. والله ذو الفضل العظيم** ''یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔''

آپ نے اس فقیر کے اجداد کے ناموں کے بارے میں پوچھا تھا۔ واضح ہو کہ اس فقیر کے جدِّ امجد کا نام حضرت محمد صفی القدر ہے۔ آپ عالمِ باعمل، صوفی کامل، کثرت عبادت، وظائف اور طاعات والے تھے۔ اس حد تک کہ ایک لحہ بھی اپنے اذکار و اشغال سے فارغ نہیں رہتے تھے۔ آدھی رات کے بعد ہمیشہ تہجد کے لئے جاگتے۔ جس زمانے میں، فقیر طالبِ علم تھا، اکثر رات مطالعے میں گزرجاتی، حضرتِ موصوف مجھے مطالعے میں دیکھ کر یہ حدیث پڑھتے:

**اِنَّ لنفسك عليك حَقًّا و ان لعينك عليك حقاً الیٰ آخر ما فی المشکوٰۃ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے۔

پوری حدیث جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے۔'' جب نمازِ تہجد اور اپنے وظائف سے فارغ ہوجاتے تو گھر کے لوگوں کو بیدار کرتے اور انہیں تہجد پڑھنے کا حکم دیتے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جتنا آپ کی ذاتِ بابرکات میں تھا اتنا میں نے کسی اور میں نہیں دیکھا۔ جو شخص آپ کے سامنے سے گزرتا اور آپ اس میں شرعی خلاف ورزی پاتے تو اسے بے تحاشا امر بالمعروف فرماتے۔ آپ زہد و توکل میں بے نظیر تھے، نواب نصر اللہ خاں رامپوری آپ کا مریدِ خاص تھا، اس نے اپنا منصبِ بخش گیری قبول کرنے کی درخواست کی مگر آپ نے قبول نہ فرمایا۔ آپ کی وفات کے وقت میرے والدِ ماجد نے پوچھا کہ کیا حال ہے؟ جواب میں فرمایا: ''اس وقت حجاب بالکل اُٹھا ہوا ہے اور کوئی چیز حائل نہیں ہے۔'' یہ بات کہنے کے بعد وصالِ لایزال کا جام پیا۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ ''فاز رضوان المودود'' سے آپ کی تاریخِ رحلت نکلتی ہے۔ آپ کا مزارِ مبارک لکھنؤ میں واقع ہے۔ ایک مخلص شخص نے فقیر کے سامنے آکر بتایا کہ موسمِ گرما کی دوپہر کے وقت میں آپ کے مزار شریف پر حاضر ہوا۔ آپ کے مزارِ پُرانوار کی سطح ٹھنڈی تھی۔ سبحان اللہ زہے تصرف و کرامت۔

اُن کے والد ماجد کا نام حضرت عزیز القدر رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ حضرت شاہ محمد عیسیٰ رحمۃ

اللہ علیہ بن سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ بن عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے صاحبزادے ہیں۔ ان مذکورہ بزرگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے وقت میں علم و یقین کے جامع علماء راسخین میں سے ہو گزرے ہیں۔ اگر ان میں سے ہر ایک کے تفصیلی حالات لکھوں تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ امام ربانی کے حالات و مقام حضرات القدس اور برکاتِ احمدیہ میں مفصلاً موجود ہیں۔ حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہما کے حالات مقاماتِ معصومی میں تفصیلاً درج ہیں۔ حضرت محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ کے حالات ''سیر المرشدین'' میں کچھ بیان ہوئے ہیں۔ ایک دن عالمگیر بادشاہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ آپ باریک ململ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ عرض کی کہ لوگوں میں یہ حدیث مشہور ہے کہ ''من رق ثوبه رق دينه ''(جس کا کپڑا باریک ہوا، اُس کا دین باریک ہوا) اس کا کیا مطلب ہے؟ حضرت موصوف نے اس حدیث کی تحقیق میں ایک رسالہ لکھا اور اس کی موضوعیّت معتبر کتابوں سے ثابت کی اور اسے بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ جس مخلص شخص کے ہاتھ آپ نے یہ رسالہ بھیجا تھا جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا تو بادشاہ نے پوچھا کہ حضرت شیخ نے کیا معنیٰ بیان فرمائے ہیں؟ اس مخلص نے عرض کیا: ہمارے حضرت فرماتے ہیں ایک شخص نے یہ لباس ہدیتاً ہمارے لئے بھیجا تھا، ہم نے یہ خود نہیں بنوایا۔ بادشاہ خاموش ہو گیا۔ اب اُس شخص نے رسالہ پیش کیا۔ بادشاہ نے اُس رسالے کا مطالعہ کیا تو کہا: سبحان اللہ حضرت شیخ علم و حلم میں یکتا ہیں۔ حضرت محمد عزیز القدر رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے علم و عمل اور باطنی نسبت میں اپنے والدِ ماجد کی طرح تھے۔ ان بزرگوں میں سے ہر ایک نے اپنے عالی شان خاندان کی نسبت اپنے آباءِ کرام سے اخذ کی تھی۔ جب میرے جدِّ امجد کی باری آئی تو انھوں نے میرے والد ماجد کو ذکر کی تعلیم کے بعد اجازت دی کہ اپنے خاندان کے خلفاء سے سلوک کی تکمیل کریں۔ پس ان کی اجازت سے حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور سلوک کی تکمیل کی اور جو کچھ پانا تھا پایا۔

## مکتوب۔ ۳۶

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس میں حضرت شاہ احمد سعید دہلویؒ

نے اپنے والدِ ماجد کے حالات بیان کئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ سبحانہ، از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ اشتیاق بھرے سلامِ مسنون کے بعد۔ معلوم ہو کہ گذشتہ خط میں، میرے اجداد کرام کے کچھ حالات درج تھے اور حضرت والدی ماجدی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات نہ تھے اس لئے اس مکتوب میں حضرت موصوف کے حالات لکھے جاتے ہیں۔

واضح ہو کہ حضرت والد ماجد کی ولادتِ باسعادت ۱۱۹۶ھ میں مصطفیٰ آباد عرف رام پور میں ہوئی۔ چناں چہ یہ مصرعہ آپ کی تاریخِ پیدائش پر دلالت کرتا ہے۔ حافظ و عالم و ولی بادا بچپن سے ہی رشد و ہدایت کے نشانات آپ کی مبارک پیشانی سے ظاہر تھے۔ آپ کو کسی نے بھی بچوں کی مانند لہو ولعب میں نہیں دیکھا۔ گیارہ سال کی عمر تھی کہ کلام اللہ مجید حفظ کر لیا اور اسی عمر میں اپنے والدِ ماجد سے نقشبندی نسبت بھی حاصل کر لی۔ ۱۹ سال کی عمر ہوئی تو نقلی و عقلی علوم کے حصول سے فارغ ہو کر آپ کے سر پر دستارِ فضیلت باندھی گئی۔ اسی اثنا میں آپ کا گزر لکھنؤ شہر سے ہوا۔ وہاں شاہ کفایت اللہ ایک مجذوب تھے جن کا کشف صحیح تھا۔ انہوں نے آپ کو دیکھا تو کہا: ''صاحبزادے علوم سیکھنے سے جلد فارغ ہو جایئے کہ حق سبحانہ کو آپ سے دوسرے کام لینے ہیں، مخلوق کی رہ نمائی آپ سے مربوط کر دی گئی ہے۔'' چناں چہ وہاں سے اپنے اصل وطن واپس آ گئے۔ آپ کے والدِ ماجد نے فرمایا: اے بیٹے تمہارا مرغِ ہمت بلند پرواز واقع ہوا ہے، اب میں نے تمہیں اجازت دی ہے کہ اپنے خاندان کے خلفاء سے باطنی نسبت کی تکمیل کرو۔ پس حضرت موصوف، حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ کے پاس پہنچے جو رام پور میں حضرت حافظ شاہ جمال اللہ خلیفہ قطب الدین خلیفہ قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہم کے مسندِ ارشاد پر فائز تھے۔ ان سے سلوک سیکھا اور خاندانِ قادریہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ ان کی خدمت میں بارہ سال تک رہے۔ ریاضت اور سخت مجاہدے کئے، مثلاً مسلسل روزے رکھنا، تمام رات کی بیداری، لذیذ کھانے ترک کرنا۔

حضرت شاہ درگاہی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنی خلافتِ خاصہ سے سرفراز فرما کر اپنا قائم مقام بنایا۔ آپ کے سامنے ہی والدِ ماجد کو بہت مقبولیت ملی۔ ان اضلاع کے ہزاروں افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت حق سبحانہ کی محبت میں مست ہوئے۔ آپ کی قوتِ تاثیر اس حد تک پہنچی ہوئی تھی کہ جس شخص پر آپ کی نظر پڑتی وہ زمین پر گر کر بے تاب ہو جاتا۔ آپ سے بہ

سی کرامات وتصرفات ظاہر ہوئیں۔ ان تمام ترقیوں کے باوجود فرماتے تھے جب میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات قدسی آیات کا مطالعہ کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مجھے ابھی تک آپ کا سلوک حاصل نہیں ہوا ہے، لہٰذا سب کچھ چھوڑ کر حضرت قیوم زمان وقطبِ دوران شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے سلوکِ مجذوبہ مکمل طور پر حاصل کیا اور میں نے پندرہ سال تک آپ کی صحبتِ بابرکت سے استفادہ کیا اور اس خاندانِ عالی شان کی اعلیٰ بشارتوں جیسے ضمیّت وقیّومیت سے حضرت شاہ صاحب کے توسط سے مشرف ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

حضرت شاہ صاحبؒ نے میرے والد ماجد کو اپنا قائم مقام متعین کیا تھا، والد ماجد جب سفر سے تشریف لاتے تو شاہ صاحبؒ ان کا استقبال فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار حضرت شاہ صاحب بیمار تھے، کہ والد ماجد صاحب تشریف لائے، شاہ صاحب نے اپنی چارپائی پر بیٹھ کر لوگوں سے کہا کہ مجھے چارپائی پر اٹھا کر لے چلو تاکہ استقبال سے رہ نہ جاؤں، چناں چہ مسجد حکیم قدرت اللہ تک۔ جو خانقاہ سے باہر تھوڑے فاصلے پر ہے، تشریف لے گئے اور بے شمار نوازشوں سے سرفراز فرمایا۔ حضرتِ موصوف نے اپنے رسالے میں یہ سب تفصیل سے لکھ دیا ہے اس لئے خواہشمند حضرات یہ رسالہ پڑھ لیں۔ والسلام۔ صالح محمد کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے ملاّ فیض محمد کو اجازت دینے کے بارے میں پوچھا ہے۔ ملا فیض محمد نیک آدمی ہے اور مقاماتِ طریقت سے بھی آگاہ ہے، اس لئے قابلِ اجازت ہے۔ اسے اجازت دے دیجئے۔ انشاء اللہ العزیز مبارک ہوگا۔ فقط۔ حاملِ مکتوب صالح محمد اور پیر محمد کو آپ دعا اور خصوصی شفقت سے سرفراز فرمائیے۔

## مکتوب۔ ۳۷

درویشوں میں اس حقیر دوست محمدؒ کے نام ہے، مولود شریف پڑھنے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب زید ارشادہ وسلمہ اللہ۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہ، سلامِ مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ تادم تحریر اس علاقے کے فقراء کے حالات تسلی بخش ہیں۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، استقامت اور راہبری میں ترقی کا ملتجی ہوں۔ چوں کہ ان دنوں فقیر کے پاس مولود پڑھنے کے بارے میں استفتاء آیا ہوا ہے، اس کے جواب میں چند

کلمات تحریر کئے تھے، اس کی نقل ضروری سمجھ کر یہاں لکھی جاتی ہے۔

حضرت محبوب رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک، آپ کے مولود شریف کا ذکر، آپ کے اخلاق لطیف اور معجزات ووفات کا ذکر بالکل آسمانوں اور زمینوں کے خالق جلّ جلالہ وعم نوالہ کا ذکر ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر واجب ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

**یا ایها الذین امنو ا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ و اصیلاO**

اے اہلِ ایمان اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو اور صبح وشام اُس کی تسبیح کرو۔

اس لئے کہ اکثر علماء کے نزدیک امر، وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ جیسا کہ علمِ اُصول میں اس کی تصریح کردی گئی ہے۔ ''توضیح'' میں ہے:

**والوجوب عند اکثر هم لقوله تعالی فلیحذر الذین یخالفون عن امره ان تصیبهم فتنه اویصیبهم عذاب الیم، یفهم من هذا الکلام خوف اصابة الفتنة او العذاب بمخالفة الامر اذلو لا ذلك الخوف لقبح التخدیر فیکون المأمور واجبا اذ لیس علی ترك غیر الواجب خوف الفتنة او العذاب**

اکثر علماء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کی بنا پر یہاں وجوب مراد ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ رسول کے حکم (اِمر) کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہوجائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مخالفتِ حکم سے فتنے میں گرفتار ہونے یا عذاب کا خوف ہے۔ اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو انہیں بچنے کے لئے کہنا قبیح نہ ہوتا۔ پس جس بات کا حکم دیا گیا ہے، وہ واجب ہے، اس لئے کہ غیر واجب کے ترک پر فتنے کا خوف نہیں ہوا کرتا۔

حضرت سرورِ مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ عالی بعینہٖ ذکرِ حق سبحانہ ہے اس کی دلیل یہ حدیث شریف ہے۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا۔ میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے: کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: جہاں مجھے یاد کیا جائے گا، میرے ساتھ تجھے بھی یاد کیا جائے گا۔ ابن عطا کہتے ہیں: میں نے مکمل ایمان اپنے ذکر کو تیرے ساتھ کرنے پر قرار دیا ہے۔ نیز کہا: میں نے آپ کے ذکر کو اپنے ذکر میں سے قرار دیا ہے، جس نے آپ کو یاد کیا اس نے مجھے یاد کیا۔

پس جو شخص مولود شریف کے ذکر سے روکتا ہے اور اسے مکروہ وحرام کہتا ہے۔ جیسے وہابی فرقہ۔تو وہ اللہ اور رسولؐ کا دشمن ہے۔اور ان تصیبهم فتنة اویصیبهم عذاب الیم کی وعید کا سزاوار ہے۔ایسے لوگوں سے نہ ملیے اور اُن کی صحبت سے بچیئے۔اوّل وآخر سلام۔حاملِ مکتوب عبدالغنی کو دعا سے مخصوص کیجئے۔ملاّ حسن کو سلام پہنچے۔

## مکتوب۔۳۸

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔صوفیائے کرام کے طریقہ کے خلفاءِ راشدینؓ سے ثابت ہونے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ نے پوچھا تھا کہ جناب خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفہ ثالث امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ سے صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا طریقہ منقول ہے یا نہیں۔تو جان لیجئے اللہ آپ کو دین کی سمجھ دے کہ اہلِ سنّت والجماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے) کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق ہیں اور حضرت صدیق نے حضرت عمر فاروق کو اپنا خلیفہ بنایا۔حضرت صدیقؓ کی وفات کے بعد تمام چھوٹے بڑوں نے حضرت فاروقؓ کی بیعت کی اور انہیں خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے۔ان کے بعد، ان کے خلیفہ حضرت عثمانؓ ہوئے۔ان کے بعد حضرت علی مرتضٰی خلیفہ ہوئے۔ پس صوفیا کے طریقوں میں سے ہر طریقہ جو حضرت علی مرتضٰیؓ کی طرف منسوب ہے وہ حضرت عمر اور حضرت عثمانؓ سے بھی منسوب ٹھہرا۔اختصار کے لئے ان دونوں بزرگوں کے نام حذف کردیتے ہیں۔ بلکہ یہ خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منسوب ہے خواہ لوگ ان بزرگوں کے نام لکھیں یا نہ لکھیں۔پس صوفیا کرام رحمۃ اللہ علیہم کے تمام طریقے نقشبندیہ ہو یا قادریہ، چشتیہ ہو، یا سہروردیہ وغیرہ، ہم تک خلفائے راشدین ہادیین مہدیین۔رضوان اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے پہنچے ہیں۔اس لئے کہ انہوں نے شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی ترویج میں بہت زیادہ کوشش کی، اللہ سبحانہ انہیں ہماری طرف سے بہترین جزا دے۔جان لیجئے کہ ہمارے نبی وسردار و

بادی اور ہمارے گناہوں کے شفاعت فرمانے والے صلی اللہ علیہ وسلم نبوت و ولایت دونوں کے کمالات کے جامع تھے۔ کمالاتِ نبوت شیخین کی ذات میں غالب ہوگئے اور کمالاتِ ولایت حضرت علی مرتضٰی میں غالب ہوگئے اس لئے آپ اولیاء کرام کے سلاسل کا مرجع ہوئے اور حضرت عثمانؓ مجمع البحرین ٹھہرے، لہٰذا انہیں ذوالنورین کا نام دیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ کمالاتِ نبوت، کمالاتِ ولایت سے اعلیٰ وارفع ہیں، لہٰذا شیخین رضی اللہ کو ختنین کریمین پر فضیلت حاصل ہوئی۔ یہ راز بعض لوگوں سے مخفی ہے لہٰذا انہوں نے مساوات کا حکم لگایا۔ ہر علم والے کے اُوپر ایک علم والا ہوتا ہے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کردیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

آپ کی تحریر کے مطابق میوہ کی تھیلیاں ملیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے جزا دے۔ عزیز از جان محمد میمن کو سلام و دعا کہیے۔ ان کے ہدایا بھی صالح محمد نے پہنچا دیئے۔ اللہ تعالیٰ مال میں برکت عطا فرمائے اور مکمل راحت سے رکھے۔

## مکتوب۔۳۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، تمام آفاقی و انفسی دشمنوں سے حفاظت کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ سلام مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر تا دمِ تحریر حضرت منعم علی الاطلاق جس کی نعمتیں بڑی اور جس کی قدرت بہت ہے کے بے انتہا شکر سے اپنی زبان کو تر کئے ہوئے ہے۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور آپ کے تمام آفاقی و انفسی دشمنوں سے حفاظت کا ملتجی ہے۔ آپ انشاء اللہ ہمیشہ محفوظ رہیں گے، لہٰذا آپ اس بارے میں بالکل پریشان نہ ہوں۔ اور فارغ البال ہوکر جنابِ قدس کی طرف متوجہ رہیں اور سبحانہ کے مشاہدوں میں اپنی ہمت کو مصروف رکھیں، اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے۔ جو بہت عظیم مدد ہے۔ لوگوں کے شر سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ کیا اپنے بندے کے لئے اللہ کافی نہیں ہے۔

انت شافی انت کافی فی مہمات الامور

انت ربی انت حسبی انت لی نعم الوکیل

جو رسالے کتابت کے لئے دیئے تھے اب تک تیار نہیں ہو سکے۔ انشاء اللہ بعد میں بھیج دیئے جائیں گے۔ سید صاحب کے بھیجے ہوئے دو روپیہ، میمن مخلص کے ہاتھ ملے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔ سید صاحب کو اطلاع دے دیجئے۔ والسلام۔ میمن کے لئے دعا اور توجہ کیجئے۔

## مکتوب۔ ۴۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، تفسیرِ عزیزی کے حالات میں اور بشارتِ ضمنیہ کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ الواہب۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ سلامِ مسنون اور ترقیوں کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آج ۲۶ رصفر تا دمِ تحریر فقیر مع اپنے متعلقین خیریت سے ہے، اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، حسنِ استقامت اور کثرتِ راہبری کا سوالی ہے۔ آپ کا مکتوبِ مرغوب مع دو قالینوں کے ملا، بہت مسرّت حاصل ہوئی۔ جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء۔ ان دنوں سنا ہے کہ آپ ہرات کی طرف متوجہ ہیں آپ جہاں بھی ہوں تسلی سے آپ کا وقت گزرے اور آپ سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے اور باطن میں تشویش نہ ہو، اسے ہی اپنے قیام کی جگہ بنا لیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جگہ آپ کو مبارک ہوگی:

دیدۂ سعدی و دل ہمراہِ تُست

سعدی کی آنکھیں اور دل آپ کے ساتھ ہے۔

تفسیرِ عزیزی کے لئے مبلغ دس روپیہ بھی ملے۔ آخری سپارہ جلد ملی ہے ساڑھے تین روپے میں خرید لی ہے۔ بھیج دی جائے گی باقی دو جلدیں ہیں ایک سپارہ تبارک کی اور ایک جلد میں، اوّل قرآن سے یس البَر کے سوا سپاروں پر مشتمل ہے یہ جلد دوسری جلدوں سے بڑی ہے اور ابھی تک ہاتھ نہیں لگی۔ میں نے کتاب فروشوں کو اس کی تلاش کے لئے کہہ دیا ہے۔ جونہی ہاتھ لگی خرید کر بھیج دی جائے گی۔

آپ نے بشارۃِ ضمنیہ کی درخواست کی تھی، جس دن میں نے آپ سے معانقہ کیا تھا، آپ کو اپنے اندر داخل کر لیا تھا۔ آپ کے لئے انشاء اللہ المستعان بشارت ہو کہ آپ تمام پیران کی

رحمۃ اللہ علیہم کی ضمنیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ جس نے قبول کرلیا بلا علّت قبول کرلیا۔ ایک کا مقبول سب کا مقبول ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر بجالا یئے:

**لئن شکرتم لازیدنکم**

**اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔**

ان دنوں فقیر کو اپنے بیٹے محمد مظہر کے نکاح کے سامان کا تردّد لاحق ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھے طریقے سے اس کا انتظام فرمادیں اور اس فرض کی ادائیگی کو پورا کرادیں۔

او بدوزد خرقۂ درویش را
او بدمہا می نماید خویش را

وہ درویشوں کی گدڑی سیتا ہے، وہ اپنا آپ دلوں کو دکھاتا ہے۔

خانگی امور کے سبب، فقیر کے ذمّے بہت سا قرض ہو گیا ہے، اُس کی ادائیگی کے لئے دعا کیجئے۔ والسلام۔ برخورداروں اور درویشوں کی طرف سے سلام پہنچے۔

## مکتوب۔ ۴۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اس فقیر کے ایک مخلص میاں فیض محمد کی سفارش میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ بعد از سلامِ مسنون اشتیاق مشحون واضح ہو کہ۔ الحمد للہ فقیر تادمِ تحریر مع متعلقین بخیریت ہے اور اللہ سبحانہٗ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعت وطریقت وحقیقت پر آپ کی استقامت کیلئے ملتجی ہے۔ یہ استقامت کرامت سے مافوق ہے۔ آمین کہنے والے بندے پر اللہ رحم فرمائے۔ مقصدِ تحریر یہ ہے کہ عزیز از جان داد محمد بن عم فیض احمد فقیر کے مخلص ساتھیوں میں سے ہے۔ ان دنوں آپ کے قرب وجوار میں ہے۔ جس کام کے سلسلے میں بھی وہ آپ سے رجوع کرے آپ دعا وہمت سے اس کے ممد ومعاون بنیں کہ اس میں فقیر کی خوشی ہے۔ آپ نے دوسو روپیہ بھیجے تھے ملے۔ جزاکم اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء۔

۔پچھلے سال میوہ بھی مل گیا تھا، تسلی رکھیئے ۔اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اپنی حفظ وحمایت میں رکھے اور اپنی مرضیات کی توفیق عنایت فرمائے ۔اے اللہ ہمیں پلک جھپکنے اور اس سے کم وقت کے لئے بھی ہمارے حوالے نہ کر۔ بیٹوں اور درویشوں کی طرف سے سلام قبول کیجئے ۔وہاں کے مخلصوں کو سلام کہئے۔

## مکتوب ۔۴۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، رسالوں کے بارے میں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔فقیر احمد سعید کی طرف سے، بعد از سلامِ مسنون گذارش یہ ہے کہ آپ کا مکتوبِ مرغوب سرمست خان کے ہاتھ ملا۔آپ کے پہنچنے اور مقاماتِ معصومی کتاب طلب کرنے کا ذکر تھا۔ بہت مسرت ہوئی ۔میں نے مطلوبہ کتاب کاتب کو دے دی ہے، وہ لکھ رہا ہے، کہیں اور سے نہیں ملتی ۔مرقومہ رسالے سرمست خان کے ہاتھ انشاء اللہ تعالیٰ بھیج دیئے جائیں گے ۔دواخانہ ساز کے بارے میں لکھئے کہ اس میں فائدہ ہوا یا نہیں؟ باقی خیریت ہے ۔والسلام

## مکتوب ۔۴۳

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، کتاب فتوح الغیب کے بارے میں ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ ۔بعد از سلامِ مسنون ملاحظہ ہو کہ آپ کے لئے کتاب ''فتوح الغیب'' صالح محمد نے طلب کی تھی ۔تلاش کی تو ایک ملاوٹ والی کتاب ملی، مجھے اس کا لینا اچھا نہ لگا۔ اگر صحیح نسخہ ہاتھ لگے گا بھیج دیا جائے گا۔ والسلام

## مکتوب ۔۴۴

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام، کہ دشمنوں سے بینے میں تنگی نہ محسوس کرنی چاہیئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ الواہب۔ از فقیر احمد سعید۔ اللہ اپنے لطفِ حمید سے اسے خاص کرے۔ بعد از سلام مسنون و دعواتِ مشحون واضح ہو کہ۔ الحمد للہ کہ ۲۴ صفر تک اس علاقے کے فقیروں کے حالات، مستوجبِ حمد ربّ الودود ہیں اور اللہ سبحانہٗ سے آپ کی سلامتی، عافیت، ترقی مدارج اور کثرتِ ارشاد و ہدایت کیلئے ملتجی ہوں۔ دشمنوں کی عداوت وخصومت سے ہرگز تنگ دل نہ ہوں۔ مخلوقات کے افعال کو محبوبِ حقیقی کے فعل کا مظہر سمجھ کر لذّت لیں:

من از تو روئے نہ پیچم گرم بیازاری
کہ خش بود زعزیزاں تحملِ خواری

اگر تو مجھے ستائے گا تو بھی میں تجھ سے رُخ نہ موڑوں گا، اس لئے کہ عزیزوں کی طرف سے پہنچنے والی ذلت وخواری برداشت کرنا اچھا ہوتا ہے۔

دشمنوں کی عداوت کا بدلہ عطا واحسان سے کیا جائے۔ دشمنوں کے افعال کے پردے میں تربیّت جلالی کا ظہور ہوتا ہے۔ دل کے کام اور اپنی آہ کو انتظام تک پہنچاتا ہے۔ کتاب حقائق مشحون اور تصوف کے تین رسالے عبداللہ خان کے ہاتھ آپ کے لیے بھیج رہا ہوں۔ ان کے مطالعے سے خوب لطف اٹھایئے۔ فقط۔ تفسیرِ عزیزی چھپی ہوئی اب تک ہاتھ نہیں لگی۔ قلمی تیس روپے میں آتی ہے لہٰذا میں نے توقف سے کام لیا ہے، جونہی حسب قیمت موزوں ملے گی، لے لوں گا۔

## مکتوب۔ ۴۵

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، نقدی بھیجنے وغیرہ کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید کان اللہ لہ۔ بعد از سلام مسنون و دعواتِ مشحون واضح ہو کہ الحمد للہ ۱۲ صفر تا دم تحریر اس علاقے کے فقرا کے حالات مستوجبِ حمد ہیں۔ بیت

میں وہ خاک ہوں کہ بہار کی پہلی بارش مجھ پر برستی ہے
اگر میرے جسم میں سو زبانیں بھی اگ آتیں
تو سبزے کی طرح کب اللہ کی عنایات کا شکر ادا کر سکتیں

اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، ترقی ارشاد و افاضتِ انوار کا ملتجی ہوں کہ جیسے دوپہر میں سورج ہوتا ہے ایسے ہی نیک طالبوں کے لیے آپ کے فیوض و انوار ہوں۔ بحرمتِ سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسّلام من القادرِ المختار۔ آمین کہنے والے بندہ پر اللہ رحم فرمائے۔ آپ نے جو مبلّغ دو سو روپیہ بھیجے تھے موصول ہوئے۔ اللہ آپ کو بہترین جزا دے اور آپ کا اجر سات سو گنا تک کرے۔ آپ کی بھیجی ہوئی رقم سے قرضے ادا کر دیئے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اجناس بھیجنے کے بجائے نقدی بھیجنے سے حاجات آسانی سے پوری ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا فقہا لکھتے ہیں کہ:

**دفع القيمة افضل مِن دفع العين فی باب الصدقات**

**عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من تصدّق بتمرةٍ من كسبِ طيّب ولا يقبل الله الّا الطيّب فان الله يتقبلّها بيمينه ثم يربيها لصا حبها كما يری احدكم فلوه حتّٰی يكون مثل الجبل (متفق عليه) وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلّم ما نقصت صدقه من مال وما زاد الله عبدا العفو الّا عزّا وما تواضع احد الله الّا رفعهٗ الله (رواه مسلم)**

صدقات کے باب میں قیمت دینا، چیز دینے سے زیادہ افضل ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے حلال و پاکیزہ کمائی سے کھجور صدقہ کی۔ اور اللہ پاکیزہ وطیّب کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے۔ پھر اس کا اجر اس صدقہ کرنے والے کے لیے پالتا ہے (بڑھاتا ہے) جیسے تم میں سے کوئی اپنا بچھڑا پالتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ اجر پہاڑ کی طرح ہو جائے گا۔ متفق علیہ نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ صدقہ کسی مال میں کمی نہیں کرتا، عفو و درگزر کرنے سے بندہ کی عزّت اللہ بڑھا دیتا ہے اور جو کوئی اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے (مسلم) والسلام۔

## مکتوب۔ ۴۶

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے ایک سوال کے جواب میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید عفی عنہ بعد از سلام مسنون اور ترقیوں بھری دعاؤں کے واضح ہو کہ۔ آپ کا مکتوبِ مرغوب، عزیز از جان میاں فیض احمد کے ہاتھ ملا جس سے بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے لکھا تھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ جب میں طالب کو ولایت علیا، کمالاتِ ثلثہ اور حقائق سبعہ میں توجہ دیتا ہوں تو اس طالب کا تمام بدن حرکت میں آجاتا ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ولایتِ علیا میں عناصر ثلثہ فیض کا جائے ورود ہوتے ہیں سوائے عنصر خاک کے، اگر تمام بدن کو حرکت ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ اسی طرح عنصر خاک میں بدن بھی شامل ہے۔ بہر حال جس وقت کام وحدانی ہیت پر ہوتا ہے تو ماورائے بدن کو سیر حاصل ہوتی ہے، اس وقت بدن کی حرکت، نسبت کی کمی کے سبب مستفید ہوتی ہے کہ اس کی تحتانی نسبت کمال تک نہیں پہنچی ہوتی۔ جس وقت لطائفِ عشرہ کی نسبت مکمل ہو جائے گی، اس وقت نسبتِ فوقانی ظاہر ہو گی۔ پس توجہ میں جلدی کرنا چاہیے۔ بلکہ آپ زیادہ تر لوگوں کو ولایات میں توجہ دیں اس لیے کہ فوقانی نسبت کا ادراک بہت کمیاب ہے۔ خواص کو ایک مدت میں اس کا ادراک ہوتا ہے، عوام کا کیا کہنا؟

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا، ہمچناں باقی

نہ ان کے حسن کی کوئی انتہا اور نہ سعدی کی گفتگو کی کوئی حد، پیاسا تشنہ ہی رہا اور دریا اسی طرح باقی ورواں۔

بلکہ عوام ولایتِ صغریٰ میں بہت خوش ہوتے ہیں، ان کا مناسب حل یہی ہے کہ عالم امر کے لطائفِ خمسہ میں ان پر تفصیلی توجہ دی جائے۔ یعنی پہلے قلب سے فنا تک بوجہ کمال توجہ حاصل ہو۔ پھر روح سے اس کی فنا تک توجہ دی جائے، اس کے بعد سرّ میں، علیٰ ہذا القیاس خفی، پھر اخفی میں، تاکہ ہر ایک کے آثار و کمال تفصیل سے ظاہر ہوں۔ اس کے بعد لطیفۂ نفس پر توجہ دی جائے حتیٰ کہ اس کی فنا تمام و کمال ظاہر ہو۔ انانیت بالکل زائل ہو جائے۔ عین واثر کا زوال ہو جائے۔ شرح صدر اور حقیقی ایمان حاصل ہو جائے۔ باقی کو بھی اس پر قیاس کر لیجیے۔ والسلام۔ آپ کی بھیجی ہوئی رقم کی رسید پہلے بھیج چکا ہوں، یقیناً پہنچ چکی ہو گی۔ اب دوبارہ لکھ دیا ہے۔ حامل مکتوب ہذا کی تسلی کی خاطر۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء۔

## مکتوب ۔ ۴۷

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ ان رسالوں کے بارے میں جو بھیجے گئے، اپنے کام میں مشغول رہنے اور مخلوقات سے نیکی کرنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ الولی از فقیر احمد سعید ختم بلطفہٖ الحمید۔ سلام مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں مضبوط وسیدھی راہ کے انعام سے نوازا۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی اور آفاق وانفس کے دشمنوں سے رات دن اور سراً وجہراً آپ کی حفاظت کا ملتجی ہوں۔ آپ کی ظاہری وباطنی ترقیوں اور ہر لمحہ وہر گھڑی آپ کی کثرتِ ارشاد ورا ہبری کی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔

آپ کا مکتوب مرغوب مع ہدیہ سو روپیہ میمن کے ہاتھ سے ملا جو مریدِ خاص اور مخلص باختصاص ہے۔ اس محبت سے خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ سبحانہ عنا خیر الجزا۔ خط کے مندرجات واضح ہوئے اور میمن موصوف کی زبانی بھی خفیہ راز معلوم ہوئے۔ دعا کی گئی اور کی جاتی رہے گی۔ تسلّی رکھیے۔ **هو معكم اينما كنتم** (تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے)۔ مصرع:

جب تو ہمارے ساتھ ہے تو پھر کوئی غم نہیں

میمن کے ہاتھ سے آپ کے لیے یہ چیزیں بھیجی گئیں۔ تفسیر عزیزی کے ساڑھے بارہ جزء، رسالہ مکاشفاتِ غیبیہ ومعارفِ لدنیہ تصنیف امام ہمام حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ، فقیر کی تصنیفات میں سے ایک جلد اور دو رسالے جو ان دنوں بیاض کی صورت میں ہیں، ایک رابطے کی تحقیق میں اور دوسرا رسالہ سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین صلّی اللہ وعلیہ وسلّم کے مولود شریف کے اثبات میں ہے۔ یہ چیزیں آپ کو مل جائیں گی۔ تفسیر عزیزی مکمل نہیں ملی، جونہی ہاتھ لگی بھیج دی جائے گی۔

آپ کے سپرد جو کام ہوا ہے اس میں سرگرم رہیے اور اپنے تمام اوقات میں اللہ سبحانہ کی طرف مشغول ومتوجہ رہیں اور کسی سے سروکار نہ رکھیں۔ آپ کے پاس جو کوئی بھی آئے اس سے کشادہ پیشانی اور خاطر داری سے ملیے اور اگر کوئی آپ کے بارے میں کچھ برا کہتا ہے تو اس کا بدلہ نیکی سے دیں اور اپنے تمام یاروں اور دوستوں کو اسی بات کی تلقین کریں۔ برائی کا بدلہ برائی سے دینا یہ عوام کا کام ہے:

بدی را بدی سہل باشد جزاء
اگر مردی اُحسن الی من اساء

بدی کا بدی سے بدلہ دینا آسان ہوتا ہے، اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ نیکی کر

والسّلام۔ حامل مکتوب میمن تمام مریدوں میں ممتاز ہے، لازم ہے کہ اس کے حال پر دوسروں سے بڑھ کر توجہ وعنایت کریں کہ اسی میں فقیر کی خوشنودی ہے۔

## مکتوب۔۴۸

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ تمام کام دوست کی طرف سے ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید کی طرف سے، بعد از سلام مسنون واشتیاق مشحون واضح ہو کہ الحمد للہ تا دمِ تحریر یہاں خیریت ہے اور آپ کی خیریت جناب الٰہی سبحانہ سے مطلوب ہے۔ آپ کا گرامی نامہ جو صحت مزاج پر مشتمل تھا کے ملنے سے خوشی ملی۔ بھیجی ہوئی رقم اب تک نہیں ملی۔ رقم لانے والے صاحب مشرق کی طرف گئے ہیں۔ اس کی اطلاع لکھ دی ہے۔ چوں کہ آپ کے مکتوب میں اپنے اور اپنے مریدوں کے باطنی حالات لکھے ہوئے نہ تھے، اس لیے میں مضطرب رہا اور منتظر ہوا، اس لیے کہ مجھے سب سے پہلے اسی کی طلب وتلاش رہتی ہے۔ اللہ شاید اس کے بعد کوئی اور معاملہ ظاہر کردے:

طفیل دوست باشد ہرچہ باشد

جو کچھ ہوتا ہے دوست کے طفیل سے ہوتا ہے۔ والسّلام۔

## مکتوب۔۴۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ استقامت کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً۔ اخوی اعزّی ارشدی حاجی صاحب سلمھم اللہ سبحانہ از فقیر احمد سعید عفی عنہٗ۔
سلام مسنون و اشتیاقِ مشحون کے بعد معلوم ہو کہ اس علاقے کے فقیر کے احوال مستوجب حمد ہیں اور اللہ سبحانہ سے آپ کی صحت، عافیت، سلامتی اور شریعت و طریقت و حقیقت پر آپ کی استقامت کا سوالی ہوں۔ استقامت ہی اصل معاملہ ہے۔ دینی بھائیوں کی کثرت زیادہ قرب کا سبب ہے کیونکہ زیادہ ثواب ملتا ہے، ان کا ثواب مرشد کو پہنچتا ہے جیسے ان کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح دین کے معاملہ میں سبقت اور پہل کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے جیسے سیّدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ تمام مومنوں کے ایمان کا ثواب آپ کی جناب میں پہنچتا ہے۔ یہ راز ہے نبیّنا و سیدنا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اس ارشاد کا:

**لَو اتزنّ ایمان ابی بکر مع ایمان امّتی لر جح ولھٰذا صار افضل جمیع الصحابة رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین**

اگر ابوبکر کے ایمان کا میری اُمّت کے ایمان کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو ابوبکر کے ایمان کا پلڑا بھاری ہوگا۔

اسی لیے آپ سب صحابہ سے افضل ہو گئے رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔ چوں کہ ساداتِ نقشبندیہ کا سلسلہ حضرتِ صدیق سے جا ملتا ہے، اس لیے یہ طریقہ، مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیھم اجمعین کے تمام طریقوں سے زیادہ افضل ہے۔ یہی وجہ ہے ہمارے شیخ، شاہِ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا تھا "مامرادانیم مافضلیانیم" (ہم مراد ہیں، ہم فضیلت والے ہیں)۔

**ذلك فضل اللہ یوتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم. فبشری لمن اختار هذه الطریقهة واستقام علیها**

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ سلسلۂ نقشبندیہ اختیار کرنے والے اور اس پر استقامت کرنے والے کے لیے خوشخبری ہو۔ مظہرِ استقامت والوں پر فیض نازل ہوتا ہے، تو دیکھتا نہیں کہ کوہ طور کے اردگرد تجلّی پڑی

بیٹوں اور درویشوں کی طرف سے سلام مسنون ہو۔ احقر البشر محمد عمر کی طرف سے بھی سلام قبول ہو۔

## مکتوب ۔ ۵۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ فقیر کی آرزو یہ ہے کہ اس ناچیز کو اللہ جلّ جلالہ وعمّ نوالہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزّی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید کی طرف سے، بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون واضح ہو کہ۔ الحمد للہ تا دم تحریر ۱۴ رجب المرجب فقیر مع متعلقین خیریت سے ہے، اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور آپ کی راہبری کا سوال ہے۔ اس میں روز بروز اضافہ ہو اور ہر لحہ اللہ کے ساتھ آپ کی نسبت میں اضافہ ہو۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔ فقیر کی آرزو یہ ہے کہ اس ناچیز کو، میرے احباب و دوستوں سمیت، حضرت حق سبحانہ ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں اور ہمیں ہمارے حوالے نہ کریں اور اپنی محبت و معرفت سے سرشار فرمائیں۔ اور ہمارا خاتمہ اس شعر کے مضمون کے مطابق ہو۔ بیت:

ہاتھ میں قرآن اور پاؤں راستہ پر اور نگاہ محبوب پر
روح ہنستی ہوئی اجل کے پیغام پر باہر آگئی

آمین ۔ والسلام ۔ حامل مکتوب آذر خان کو توجہ اور دعا سے مخصوص رکھیں اور اسے ظالموں کے ظلم سے بچائیں ۔ اسی طرح طوطی خان اور زر خان کے حال پر بھی عنایت فرمائیں ۔

## مکتوب ۔ ۵۱

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ شریعت و طریقت و احسان پر استقامت کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده وهو ربّ الحميد و نستعينه و ايّاه يستعين العبيد و نصلّی و نسلّم علیٰ حبيبه الهادی و الرشيد و علیٰ آله و اصحابه الّذين فازو ابرضوان المجيد. وبعد

میرے بھائی اور خلیل حاجی حرمین شریفین سلمۂ اللہ تعالیٰ کا مکتوب مرغوب صوفی محمد جان کے واسطے سے پہنچا۔ پیر محمد کے ہاتھ سے پچاس عدد انار پہنچے۔ عبداللہ خان کے ہاتھ سے طنفہ اور قبا پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کی میں نے اس کے انعام پر حمد کی اور اپنے بھائی کے لیے یہ کہہ کر دعا کی جزاہ اللہ سبحانہ خیر الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ارشاد و ہدایت کو بڑھائے، آپ کی قبولیت عام کرے اور آپ کے افادہ کو دوپہر کے سورج کی طرح کر دے۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔

اے میرے بھائی آپ کو مخلوق کی ایذا پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم:

ادفع بالّتی هی احسن فا ذاالّذی بينك و بينه عداوة كانه ولیّ حميم O

و ما يلقّٰها الّا الّذين صبر ا و ما يلقها الا ذو حظ عظيم O

کی تعمیل میں برائی کا بدلہ نیکی سے دینا چاہیے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

صل من قطعك و اعف عمن ظلمك و احسن الی من اساء اليك

جو تجھ سے کٹے اس سے جُڑ اور جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کر اور جو تیرے ساتھ برائی کرے اس سے اچھا سلوک کر۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے اخلاق، شمائل، اوصاف و احوال سے مہذب فرمائے۔ آپ اپنے دوستوں اور ساتھوں کو تاکید کیجیے کہ وہ اپنے آپ کو اوصافِ مذکورہ سے مہذب کریں اور صراطِ مستقیم سے اپنے قدموں کو نہ پھسلنے دیں۔ مضبوط راستے اور ہمارے تمام مشائخ قدس اسرارھم کے مسلک پر جمے رہیں۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اے عقلمندو! عبرت حاصل کرو۔ ''النفحات'' میں ہے کہ ایک شخص سیدنا ابو العباس المشتہر بالقصاب کی رباط میں داخل ہوا۔ اس نے حاضرین سے طہارت کا لوٹا مانگا، پھر اُسے توڑ دیا، پھر دوسرا لوٹا مانگا اُسے بھی توڑ ڈالا، یوں اُس نے تمام لوٹے توڑ ڈالے۔ شیخ کے صاحبزادے نے لوگوں سے فرمایا '' اسے کہو کہ اب تو ان کی داڑھی ہی استنجا کے لیے باقی رہ گئی ہے۔'' یہ خبر شیخ کو پہنچی، تو وہ کھڑے ہوئے، اپنے بیٹے کی طرف چلے اور اپنے ہاتھوں سے اس کی داڑھی پکڑی اور فرمایا۔ ''الحمد للہ کہ ابن القصاب کا حال کتنا اچھا ہے، اس کی داڑھی ایک مسلم شخص کے عمل کے لیے پیش کی جاتی ہے'' اس لوٹے توڑنے والے نے

یہ کی اور مریدوں میں داخل ہو گیا۔ یا اللہ، ہمیں بھی ان کے پیروکاروں میں کر دیجیے۔

أُحِبُّ الصالحین ولست منهم
لعل الله یرزقنی صلاحًا

میں نیک لوگوں سے محبت کرتا ہوں اگرچہ ان میں سے نہیں ہوں، شاید اللہ پاک اس طرح میری اصلاح فرما دے۔

والسلام۔ فقط

## مکتوب۔ ۵۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ ذکر و شغل مع اللہ کے دوام اور کثرتِ مراقبے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی۔ وبعد۔ مجھے اپنے بھائی اور دوست کے دو مکتوب شریف ملے۔ میرا دوست ہمیشہ اپنے نام کی طرح رہے۔ یہ دونوں خط خیر و عافیت اور بعض اسرار پر مشتمل ہیں۔ میں نے اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا۔ ان خطوں کے ملنے سے فرح و سرور ملا۔ میں نے یہ شعر پڑھا۔

اهلًا لسعدی للرسول حبذا
حبُّ الرسول بوجه حبُّ المرسل

سعدی کے لئے خوش آمدید کتنا اچھا پیغام رساں ہے، پیغام رساں سے محبت پیغام بھیجنے والے کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

میں نے ان خطوں میں درج مقاصد کے حصول کے لیے دعا کی:

ربّنا تقبّل منّا انّك انت السمیع العلیم

اللہ آمین کہنے والے پر رحم کرے۔

اے میرے بھائی آپ کو اللہ سبحانہ کے ساتھ ہمیشہ ذکر و شغل میں رہنا چاہیے، کثرت سے مراقبہ کرنا چاہیے کہ یہ مشاہدے کا دروازہ ہے۔ جو بھی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لیے کھولا جاتا

ہے اور جو اکثر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ضرور دروازے میں داخل ہوگا۔ یہ صحیح کلام ہے، اس میں کچھ شک نہیں۔ اللہ سبحانہ مجھے اور آپ کو اپنی مرضیات کی توفیق دے اور ہمیں اپنی ملاقات کا ذوق وشوق عطا فرمائے، بتوسل حبیبہ محمد والہ واصحابہ وازواجہ واحبابہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وبارک وسلم۔

## مکتوب ۔ ۵۴

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ فیض محمد کے حالات اور وجد وتواجد کے جائز ہونے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور تبلیغ ازمنہ واحوال کے بعد۔ ملاّ فیض محمد آپ کا مکتوبِ مرغوب لائے۔ بہت خوشی ہوئی۔ عالی شان خاندان کی نسبت کی برکتیں ملاّ موصوف سے ٹپک رہی تھیں۔ انہیں از سرنو خلافت کی ٹوپی اور عمامہ دے دیا گیا۔ جو کچھ اُسے اللہ نے دیا ہے اس میں اُس کے لیے برکت دے اور اسے متقین کا امام بنائے۔

دنیا اور دنیا والوں سے علیحدگی اور انقطاع صوفیوں صافیوں کے لیے ناگزیر ہے۔ حضرت پیرومرشد فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے مشائخ کا خلیفہ وہ شخص ہے جو ہاتھ کٹا، پاؤں ٹوٹا، اندھا اور بہرا ہو۔ ہاتھ کٹے سے مراد وہ جو کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرے اور پاؤں ٹوٹا سے مراد وہ جو کسی کے دروازے پر نہ جائے اندھا یعنی لوگوں کے عیبوں سے اندھا ہو اور بہرا یعنی غیبت و جھوٹ سننے سے بہرا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کو اور میرے احباب واصحاب کو ان صفات سے متصف کرے۔ ان دنوں شاہ آفاق کے خلیفہ عبدالصمد فقیر کی ملاقات کے لیے آئے، انہوں نے وجد وتواجد اور سماع کے بارے میں سوال کیا۔ ان کے جواب میں طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں سماع اور وجد وتواجد کا ممنوع ہونا لکھ دیا۔ مختصراً، ممانعت سے مراد اختیاری وجد وتواجد سے ممانعت ہے لیکن جو بے اختیار ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ السکاریٰ معذورون (نشے میں مست لوگ معذور ہوتے ہیں) مشہور قول ہے۔ اور معذور ومجبور پر گناہ نہیں، یہ سچا بے غبار کلام ہے۔ والسلام خیر ختام (سلام پر کلام کو ختم کرنا بہترین ختم ہے)۔

## مکتوب ۔ ۵۴

فقیر نور محمد صاحبزادہ کے نام ہے، اس فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کی اچھی طرح مدد کرنے کے بارے میں اور یہ کہ نقشبندیہ مجددیہ سہرندیہ بزرگوں کا تصوری و وجودی طریقوں سے کوئی تعلق نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحبزادہ عالی مراتب والا مناقب فقیر نور محمد صاحبزادہ سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ سلام مسنون اور ترقیوں بھری دعاؤں کے بعد گزارش ہے کہ حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ حاجی دوست محمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ حضرات نقشبندیہ سہرندیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ان بزرگوں قدس سرہم کے کام کا دارومدار سنّتِ سنیہ کی اتباع اور ناپسندیدہ بدعت سے اجتناب پر ہے۔ چناں چہ حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکاتیب سے یہ بات ظاہر و باہر ہے۔ تصوری وجودی طریقہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے خاندان عالی شان کے محبّوں اور مخلصوں پر لازم ہے کہ حاجی موصوف کی اچھے طریقے سے مدد کریں اور شیر و شکر بن کر رہیں۔ فقراء ایک جان کی طرح ہوتے ہیں۔ آپ نے یہ قول سنا ہوگا۔ والسلام۔

## مکتوب ۔ ۵۵

مولوی محمد وصیل کے نام ہے۔ مضمون گذشتہ مکتوب ہی کی طرح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبدہ علماء کرام قدوۃ از کیاء عظام مولوی محمد وصیل صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون گزارش کی جاتی ہے کہ حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ حاجی دوست محمد سلمہٗ اللہ تعالیٰ، حضرات نقشبندیہ مجددیہ سہرندیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ اور ان بزرگوں قدس سرہم کا مدار کار سنّت سنیہ کی پیروی اور بدعاتِ نامرضیہ سے اجتناب پر ہے۔ چناں چہ یہ بات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات قدسی آیات سے ظاہر باہر ہے۔ ان

حضرات کا تصوری وجودی طریقہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے خاندان عالی شان کے محبوں اور مخلصوں پر لازم ہے کہ حاجی صاحب موصوف کی اچھی طرح مدد کریں اور شیر وشکر بن کر رہیں۔ آپ نے سنا ہو گا۔ الفقراء کنفسٍ واحدۃ۔ (فقرا ایک جان کی مانند ہیں)۔ والسّلام۔

## مکتوب۔ ۵٦

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ اپنے ظاہر و باطن کو دوست کی رضا کے تحت رکھا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربّنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ خیر الوراء وآلہ واصحابہ البررۃ التقیٰ امّا بعد**

اخوی اعزی کو معلوم ہو۔

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشتر است

کہیں سے بھی شروع ہو دوست کی بات اچھی لگتی ہے۔

**المحبۃ ایثار ما تحبّ لمن تحب** یعنی محبت یہ ہے کہ تو جو پسند کرتا ہے اسے اس شخص کے لیے رکھ جسے تو پسند کرتا ہے۔ یعنی اپنے ظاہر و باطن کو دوست کی رضا میں رکھ بلکہ کلیۃً اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے تاکہ جدائی ختم ہو جائے اور معیت حاصل ہو جائے، جو چاہے محبت کی دولت پالے، جب تک کوئی شخص اپنے جان وتن عزیز کو دوست کی رضا میں مصیبت میں نہیں ڈالتا ہرگز اس سعادت کو نہیں پاسکتا۔ یہ مدّعی اپنے دعوائے محبت میں جھوٹا ہے جب دوست کی مخالفت کرتا ہے اور اس کی آزمائشوں اور تکلیفوں سے بھاگتا ہے اور عمر منافقت میں گزار دیتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ میں محبّ ہوں، مقبول ہوں گا۔ بدبختی کی ایک علامت یہ لکھی ہے کہ انسان نافرمانی کرے اور توقع رکھے کہ میں مقبول ہو جاؤں گا۔ المحبۃ عدم النّوم و العزلۃ من القوم یعنی محبت نہ سونے کہ جاگتے رہنے اور غیروں سے جدائی کا نام ہے۔ سچے محبّ کے لیے رات دن یکساں ہے، وہ ہمیشہ محبوب کی محبت میں بے قرار رہتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

**لو ان عبدین تحا بافي الله احدهما في الشرق والاخرى في الغرب يجمع الله بينهما يوم القيمة ويقول هذا الذى كنت تحبة**

اگر دو بندے اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں۔ان میں سے ایک مشرق میں ہواور دوسرا مغرب میں، تو اللہ ان دونوں کو قیامت کے دن یکجا کر دے گا اور فرمائے گا یہ ہے وہ شخص جس سے تو محبت کرتا تھا۔

یعنی اگر دو شخصوں کے مابین خاص اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہو، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں، حق جلّ وعلا اپنے کرمِ خاص سے، کل قیامت میں انہیں جمع کر دے گا تاکہ وہ ایک دوسرے کی ملاقات سے مشرف ہو سکیں۔فرمان ہوگا کہ تمہاری یہ ملاقات، تمہاری اس محبت کی وجہ سے ہے جو تم میرے لیے کرتے تھے۔جب مخلوق کی محبت کا یہ نتیجہ ہے کہ روز قیامت ایک جگہ اکھٹے ہوں گے اور ان کی محبت ایک دوسرے کی شفاعت کا سبب بنے گی تو جو شخص حق جلّ وعلا کی محبت کے راستے میں چلے اور اس نازک راستے پر قدم دھرے قوی امید ہے کہ وہ اپنے اصل مقصد کو پا لے گا۔ من جدَّ وَ جَد (جس نے کوشش کی اس نے پایا)۔ارشادِ الٰہی ہے:

**والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع المحسنين**

جو لوگ ہم میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھاتے ہیں اور بے شک اللہ محسنین کے ساتھ ہے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہو جائے تو معشوق کے سوا ہر چیز کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے
لا کی تلوار غیر حق کے قتل کے لئے چلا پھر دیکھ کہ لا کے بعد کیا باقی بچا، ایک الّا اللہ رہ گیا باقی سب کچھ ختم ہو گیا اے عشق خوش ہو جا کہ تو نے ہر شریک کو جلا ڈالا۔

والسلام

## مکتوب ـ ۵۷

غلجائی علماء وخوانین کے نام ہے، اس بیان میں کہ اس فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کی عداوت، حق سبحانہ کی عداوت کی طرف لے جانے والی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد

یہ ایک اطلاع نامہ ہے، فقیر احمد سعید نسب وطریقت دونوں اعتبار سے مجددی کی جانب سے قاضیوں، امرا اور بلند مقام خوانین کے نام عموماً اور خصوصاً بخدمت غلام صدیق صاحبزادہ اور ملا کٹہ جان اخوندزادہ صاحب، قاضی صاحب ملاّ علام اخوندزادہ اور دیگر علماء غلجائی سلمھم اللہ تعالیٰ کے نام۔ یہ بات بتانے کے لئے کہ مجمع العلوم والعرفان منبع الشھو دو الایقان حاجی دوست محمد صاحب حضرات، نقشبندیہ مجددیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ان کا وجود اس علاقے میں کبریتِ احمر اور غنیمت ہے۔ اس علاقے کے تمام عزیزوں کو چاہیے کہ ان کی محبت وطاعت میں جان ودل سے رغبت رکھیں کہ اللہ والوں کی محبت درحقیقت خدا اجل جلالہ کی محبت ہے۔ حاجی صاحب سے بغض کینہ وعداوت سے پرہیز کریں کہ یہ حق تبارک وتعالیٰ کی دشمنی تک لے جانے والی ہے۔ (حدیث شریف):

من عادیٰ لی ولیا فقد اذنته بالحرب

جس نے میرے ولی سے عداوت رکھی میں اس کے خلاف لڑائی کا اعلان کرتا ہوں۔

ہم اللہ کے خلاف لڑائی سے اسی کی پناہ میں آتے ہیں۔ خبر شرط ہے۔ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم (آپ پر اور آپ کے پاس والوں پر سلام ہو)۔

## مکتوب۔ ۵۸

حقائق ومعارف آگاہ حضرت غلام محمد صدیق صاحبزادہ صاحب کے نام ہے۔

اس فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کی سفارش کے بارے میں اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ کے مقامات اور ثبوتِ جذبات کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الحی القیوم و اصلی علی رسولہ المعصوم و آلہ واصحابہ الذین کالنجوم

اور میں سلام کرتا ہوں زبدۃ العارفین، عمدۃ العالمین، فقیروں مسکینوں سے محبت کرنے والے، پردیسی طالبوں پر مشفق، اخلاق الٰہیہ سے متخلق، صفاتِ نبویہ سے متصف، خلاصۂ اکابرو

اماجد، مجموعۂ فضائل ومحامد، ہمارے مولیٰ، اولیٰ ومشفق ومکرم، ان کی ہدایت وارشاد کے انوار ہمیشہ مخلصین ومستفیدین کے سروں پر چمکتے رہیں، سلام مسنون والتحیۃ کے ہدیہ مرضیہ پیش کرنے کے بعد، خاطر عاطر میں عرض کیا جاتا ہے کہ آپ کا عنایت نامہ عالی اور صحیفہ گرامی سعید ترین وقت میں وارد ہوا اور اس نے معزز وممتاز بنایا۔ اور بہت زیادہ فرحت پہنچائی:

میں نے اسے چوما اور اپنی آنکھوں پر رکھ لیا
میں نے اسے لپیٹا اور جلے ہوئے دل کا تعویذ بنا لیا

اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے ان عنایات سے سلامت باکرامت رکھے۔ میرے مخدوم ومکرم! سننے میں آیا ہے کہ وہاں کے بعض علماء وصلحاء ہمارے حضرات کے طریقہ پر زبان طعن واعتراض دراز کرتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کے طریقے پر نہ تھے:

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا

بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یہ لوگ جھوٹ ہی کہتے ہیں۔

جناب حضرت شاہ صاحب جو فقیر کے پیرومرشد ہیں انہوں نے طریقت شمس الدین حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے لی اور انہوں نے حضرت سید نور محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے سلطان اولیا حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ حضرت امام ربانی کے طریقہ کی بنیاد حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ کے سلسلہ پر ہے، جو سنتِ سنیہ کی اتباع اور بدعت نامرضیہ سے اجتناب پر ہے۔ اس طریقے کے حالات اس نہج پر ہیں۔ قدمِ اوّل میں۔ جو ولایتِ صغریٰ سے عبارت ہے۔ ماسویٰ کا نسیان ہوتا ہے اور اللہ سے ماسوا کا علمی حتیٰ تعلق حاصل ہوتا ہے۔ قدمِ ثانی میں۔ کہ ولایتِ کبریٰ ہے۔ انا کی نفی ہوتی ہے، احکامِ قضاوقدر پر تسلیم ورضا حاصل ہوتی ہے، ایمان حقیقی ملتا ہے اور شرک زائل ہو جاتا ہے۔ طریقہ مجددیہ میں سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتی ہے جو بائیں پستان کے نیچے دو انگلیوں کے فاصلے پر ہے۔ اس کے بعد روح جو دائیں پستان کے نیچے دو انگلیوں کے فاصلہ پر ہے۔ اس کے بعد لطیفہ سر، خفی اور اخفیٰ ہیں جو سینے کے درمیان ہیں۔ ان لطائف سے پہلے اسم ذات کا ذکر کرتے ہیں، اس کے بعد نفی واثبات، اس کے بعد مراقبہ احدیت ومعیت واقربیت ومحبت ومسمیٰ اسم الباطن وغیر ہا از کمالات نبوت ورسالت

، اولوالعزم، حقائق الٰہیہ، حقائق انبیاء، معبودیتِ صرف ولاتعین جو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب میں مکمل تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

سلوک سے مقصود مرتبہ احسان کا حصول ہے جیسا کہ کتاب الایمان مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسالت مآب ﷺ سے پوچھا:

**مالاحسان ؟قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبداللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراك**

کہ احسان کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہ دیکھ رہا ہو تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے''۔ ایک شخص نے خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: سیر وسلوک سے کیا مقصود ہے؟ فرمایا: ''تا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہو جائے اور استدلالی بدیہی ہو جائے''۔ یعنی جو کچھ شریعت میں مجمل ہے مفصل ہو جائے اور جو چیز دلیل سے معلوم ہوتی ہے وہ کشفی وعیانی ہو جائے۔ اس بات کے حصول کے لیے حضراتِ نقشبندیہ نے اللہ سبحانہ کا ذکر دائمی طور پر کرنے کا طریقہ بنایا ہے۔ یہ حضرات طالبوں پر خاص طریقہ سے توجہ دیتے ہیں اور ان کی توجہ کی برکت ہے کہ طالبوں میں پہلے جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ بے تابی و بے قراری، آہ و نالہ، ذوق وشوق اور سکر و بے خودی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ بڑے پیروں۔ جیسے شاہِ نقشبند اور حضرت غوث الثقلین قدس سرہما۔ کی صحبت سے یہ چیزیں مریدوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ النفحات میں تحریر ہے۔ جس کسی کو اس میں شک وشبہ ہو وہ کتابِ مذکور میں، ان کے حالات میں دیکھ لے۔ ان سطور کی تحریر کا مقصد یہ ہے کہ جناب عالی، وہاں کے علما وصلحا کو سمجھائیں کہ وہ اللہ والوں پر اعتراض کی زبان نہ کھولیں کہ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ ایک ہی سلسلے کے ہوں کہ یہ اعتراض خود اپنے مشائخ کرام پر ہوتا ہے اور چاہیے کہ سب مل کر شیر وشکر ہو کر رہیں۔ حدیث شریف ہے:

**المئومنون کاسنان المشط یشد بعضه بعضا**

مؤمن کنگھی کے دانوں کی طرح ہیں جو ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔

کینہ وبغض وعداوت صفاتِ ذمیمہ سے ہیں، اہلِ اسلام کو ان سے بچنا ضروری ہے۔ علماء وصلحاء کی شان تو اس سے بہت بلند ہے۔ خصوصاً قاضی صاحب کو فقیر کی طرف سے ارشاد فرما دیجئے کہ حاجی دوست محمد صاحب فقیر کے خلیفہ ہیں، آپ کے قرب وجوار میں رہتے ہیں، ان کی دلداری کو بعینہٖ فقیر

کی دلداری سمجھتے ہوئے محبت کے طریقہ سے پیش آئیں۔ الفقراء کنفس واحدة (فقرا ایک جان کی طرح ہیں) تصوّر فرمائیں۔ دیگر صاحبزادگان سے بھی یہی التماس ہے۔ والسلام

## مکتوب۔ ۵۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد کے نام ہے۔ جذبات کے اثبات کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد۔ اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو کہ بعض لوگ اپنے مشائخِ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے حالات سے ناواقف ہونے اور کتب تصوّف نہ دیکھنے کی وجہ سے ان جذبات و واردات کا انکار کرتے ہیں جو خوش استعداد مریدوں پر، پیرانِ ہمت کی نظر سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی دلیل میں حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف کی وہ عبارت پیش کرتے ہیں جو اس فقیر سے لکھوا کر لے گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا جواب لکھا جاتا ہے کہ انہوں نے حضرت امام ربانی کی مراد نہیں سمجھی۔

ہمارے حضرت کی مراد یہ ہے کہ وجد وتواجد جو رقص سے عبارت ہے، ہمارے خاندان میں نہیں ہے جیسا کہ خاندان چشتیہ کا معمول ہے کہ سماع سنتے ہیں، حال آتے ہیں اور رقص کرتے ہیں۔ حاضرینِ مجلس بھی ان کے موافق ہی کرتے ہیں اور اسے تواجد کا نام دیتے ہیں اور متبوعین کی حرکت کو وجد کا نام دیتے ہیں۔ یہ چیزیں خاندانِ نقشبندیہ مجدّدیہ میں نہیں ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ ہمارے خاندان میں سرے سے ہی جذبات، واردات اور قوی حالات نہیں ہیں:

**معاذ اللہ من هذا الجهل العظيم، كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا**

اللہ کی پناہ اس بڑی جہالت سے ''یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یہ لوگ جھوٹ ہی کہتے ہیں۔

اکابر نقشبندیہ کی تاثیرات جو مریدوں کی نسبت واقع ہوئے ہیں اور حصولِ جذبات کو اگر میں لکھوں تو اس کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ چنانچہ اس کی ایک جھلک بیان کی جاتی ہے کہ القليل يدل على الكثير والقطرة تنبئى عن الجر الغدير (تھوڑا بہت پر دلالت کرتا

ہے اور قطرہ تالاب کی خبر دیتا ہے ) حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ کے مقامات میں جسے ''برکات احمدیہ'' کہا جاتا ہے جو آپ کے خلیفہ اجل مولانا خواجہ ہاشم کشمی کی تصنیف ہے۔ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ کے حالات میں، جو حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے شیخ ہیں، لکھا ہے۔ خواجہ برہان نامی دھبیدی کے خواجگان میں سے ایک۔ جو اپنے اکابر سے نسبتیں اور اجازتیں پائے ہوئے تھا، آپ کی خدمت میں پہنچا اور افادہ و افاضہ طلب کیا۔ آپ نے اسے اپنی صورت کی نگہداشت (تصوّر) کرنے کے لئے کہا۔ وہ حیران ہوا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ یہ حالت ان لوگوں کے لئے مناسب ہے جو نئے نئے سلوک کے راستے میں آئے ہوں، مجھے تو حضرت مہربانی فرما کر، اس سے بلند تر مراقبہ کے لئے ہدایت فرمائیں۔ اس کے دوستوں نے کہا: حکم کی تعمیل کرنا چاہئے اور فضول سے بچنا چاہئے۔'' چونکہ اس کی عقیدت سچی تھی اس لئے مجبوراً حضرت کی صورت مبارک کا تصوّر کرنے لگا۔ ابھی دو دن بھی نہ گذرے تھے کہ اس صورت نے اسے قابو کر لیا اور اس پر نسبت عظیم غالب آگئی۔ اس پر سکر کا غلبہ اس حد تک ہو گیا کہ وہ باوجود سنجیدہ، بھاری بھرکم اور عمر رسیدہ ہونے کے زمین سے دو گز تک اوپر اچھلتا تھا اور اپنے آپ کو ہر طرف درختوں اور دیواروں سے ٹکراتا تھا۔ اسے کئی جوان پکڑے ہوئے تھے مگر ان کی طاقت اسے سنبھال نہ سکتی تھی۔ حتّٰی کہ اس نے جو دیکھنا تھا دیکھا۔ تاہم زیادہ تر طالبوں کو دل کا ذکر، اس سلسلہ کے اکابر کے مقرر کردہ طریقہ کے مطابق کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ بعض کو نفی و اثبات کا ذکر اور کچھ کو صرف اثبات یعنی اسمِ ذاتِ عزّ شانہ کے لئے کہا جاتا ہے۔

آں حضرت قدس سرہ کی نسبت کی انتہائی رفتار کی وجہ سے بہت سے لوگ محض آپ کو دیکھنے سے ہی مجذوب و مغلوب ہو جاتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار خطیب منبر پر تھا جونہی اس کی نظر آپ کے جمال پر پڑی، چیخ ماری اور منبر سے نیچے گر پڑا۔ رمضان کی ایک رات ہمارے حضرت قدس سرہ نے ایک خادم کے ہاتھ آں حضرت کے لئے فالودہ بھیجا۔ جب وہ سادہ لوح پہاڑی علاقے کا رہنے والا خادم، خاص دروازے پر پہنچا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت خواجہ نے کسی اور کو بیدار نہ کیا خود باہر تشریف لائے اور اس کے ہاتھ سے فالودہ کا برتن لیتے ہوئے فرمایا: ''تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے عرض کیا۔ ہمیں فرمایا تھا کہ چوں خادم شیخ احمد مائی بامائی'' کہ چونکہ تم ہمارے شیخ احمد کے خادم ہو اس لئے ہم سے ہو'' واپس ہوتے ہوئے اس خادم کو جذبہ، سکر اور نسبت نے پکڑ لیا۔ فریاد کرتا اور گرتا پڑتا ہمارے حضرت تک پہنچا۔ آپ نے پوچھا، کیا حال ہے؟'' وہ مکمل

شور و مستی سے کہتا تھا۔ ہر جگہ پتھر ہو یا درخت، زمین ہو یا آسمان میں ہر جگہ ایک بے رنگ و بے غایت و بے نہایت نور دیکھتا ہوں جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔'' ہمارے حضرت نے فرمایا: ''ضرور ہمارے خواجہ اس بیچارے کے سامنے ہوئے ہیں کہ آفتاب کے سامنے آنے سے اس کا عکس اس ذرّہ پر پڑا ہے۔'' کل اسے حضرت خواجہ کے سامنے پہنچا دیا گیا۔ آپ نے تبسّم فرمایا:

بہ روزِ حشر شہیداں چو خوں بہا طلبند
تبسم کن و خاموش کن زبان ہمہ

حشر کے دن جب شہید خون بہا طلب کریں گے، تو مسکرانا اور سب کی زبانوں کو چپ کرا دینا۔

کہتے ہیں کہ ایک دن ایک فوجی آپ سے ملنے آیا۔ آپ اس وقت طہارت کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس فوجی کا خادم باہر گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑا تھا۔ کھنکھارنے اور استبراء کے دوران کئی بار آپ کی کیمیا اثر نظر اس خادم پر پڑی تھی، جب آپ مسجد میں تشریف لائے تو خبر ملی کہ فوجی کا خادم جذبہ و بے خودی سے مغلوب ہو کر زمین پر گر پڑا ہے۔ اور گھوڑوں کے درمیان گیند کی طرح ہر طرف لڑھک رہا ہے۔ شام سے تھوڑی دیر پہلے سے لے کر رات کے ایک حصّے تک، وہ اسی طرح مضطرب رہا۔ اچانک شوریدہ سری کے ساتھ بازار کی طرف جا نکلا اور وہاں سے صحرا کی طرف نکل گیا۔ پھر کسی شخص کو اس کی خبر نہ ملی۔

سیّدی و مرشدی میر محمد نعمان سلمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہماری بچی کی ایک دایہ دودھ پلانے والی تھی۔ ہم نے اس دائی کو حضرت خواجہ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے اس شیر خوار بچی کو اپنی گود میں بٹھا کر پیار کیا۔ بچی کا ہاتھ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف گیا اور داڑھی مبارک کا ایک بال اس کے ہاتھ میں رہ گیا۔ فرمایا: ''میر کی بچی ہم سے یادگاری لیتی ہے۔'' انہی دنوں میں ہی آپ نے انتقال فرمایا۔ وہ موئے مبارک آج تک ہمارے لئے یادگار و تبرّک ہے۔

مرا از زلف تو موئی پسند است
فضولی میکنم بوی پسند است

مجھے تیری زلف کا بال کافی ہے، غلط کہہ گیا بلکہ تیری بالوں کی بُو پسند ہے۔

جب وہ دائی گھر واپس آئی، ابھی ایک گھڑی نہ گذری تھی کہ اس پر مستی و جذبات کے آثار ظاہر ہونے لگے، اس کی کیفیت برداشت سے باہر ہونے لگی تو وہ زور سے چلائی اور بے ہوش ہو کر

گر پڑی۔ اس کے بائیں پہلو سے دل کی حرکت غالب تھی کہ سب ساتھیوں نے سنی اور دیکھی۔ ایک مدّت کے بعد اسے ہوش آیا۔ پوچھا گیا کہ کیا ہوا؟ اور تو نے کیا دیکھا کہا: ''لحہ بہ لحہ حضرت خواجہ ایک عجب ڈراؤنی صورت دکھاتے تھے حتی کہ مجھے مجھ سے لے گئے۔ اس کے سوا مجھے کچھ علم نہیں کہ کیا ہوا؟ سوائے اس کے کہ اپنے دل کو اللہ اللہ کرنے والا پاتی ہوں۔'' سیّدی کہتے ہیں کہ اس دائی کا حال حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے تبسّم فرمایا اور اسے ذکر کی تعلیم دینے کے لئے فرمایا۔

حضرت خواجہ کا طریقہ یہ تھا کہ جسے ذکر کی تعلیم دیتے، اثنائے تعلیم ذکر اس کے حال پر توجہ شامل کئے رکھتے۔ طالبوں میں سے کچھ تو مرغِ بسمل کی طرح خاک پر تڑپتے اور بعض اپنے آپ سے غائب ہو کر حیرت میں چلے جاتے اور بعض کو اسی کیفیت میں عالمِ مثال یا ارواح یا معانی منکشف ہو جاتا۔ تاہم آپ کی نظرِ تربیت انہیں حالت صحو (بیداری و ہوش) میں لے آتی اور الشیخ یُحیی و یُمیت (پیر جلاتا اور مارتا ہے) کا مصداق ظاہر ہوتا۔ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں بھی لکھا ہے کہ آپ نے حضرت شیخ بدیع الدین سے فرمایا۔ جا وضو کر، دو رکعت ادا کر کے آجا۔'' شیخ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا۔ مجھے خلوت میں لے گئے، ذکرِ دل کی تعلیم فرمائی، توجہ دی حتی کہ میں مستی و بے خودی سے زمین پر گر پڑا۔ لوگ مجھے اسی حالت میں اٹھا کر میرے گھر لے گئے۔ ایک دن کے بعد مجھے افاقہ ہوا۔ حضرات القدس میں حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت میں لکھا ہے کہ ایک درویش نے بیان کیا جس پر جذب بے تعین کے آثار آزادگی و وارستگی کی علامت ظاہر تھیں کہ میں بنگال سے اکبر آباد آیا ہوا تھا۔ حضرت مجدّد قدس سرہ بھی اس شہر میں تشریف فرما تھے۔ ایک دن میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔ تعلیمِ ذکر کی درخواست کی۔ آپ نے قبول فرمائی اور تلقین کی۔ اسی دوران مجھ پر اتنی توجہ اور تصرف فرمایا کہ مجھ پر ایک خاص حالت طاری ہوگئی، میں اسی رات وہاں سے دیوانہ وار باہر آیا۔ دشت و صحرا میں گھومتا رہا، مدتوں کوہ و بیابان میں پھرتا رہا۔ مجھے نیند، آرام و سکون اور کھانے پینے کا بھی ہوش نہ تھا۔ کیا بتاؤں کہ میں نے اس دوران کیا دیکھا اور کن چیزوں تک پہنچا۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کے احوال و مقامات میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ نے مولانا محمد سے فرمایا اچھی طرح سے سمجھ لو کہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ مولانا محمد، حضرت خواجہ کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت نے ان پر الطاف فرمایا۔ اس وقت خواجہ نے فرمایا: اے مسلمان اس

جگہ بھی کیا وقت تھا، کوّوں کا باغ ہے۔'' مولانا محمد رونے لگے کپڑے پھاڑ دئے اور بہت زیادہ بے قراری واضطراب کا اظہار کیا۔

ایک روز حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھا رہے تھے۔ مقتدیوں میں ہیبت ظاہر ہوئی اور آپ نے ہر نمازی میں اس طرح تصرّف کیا کہ وہ نماز ادا نہیں کرسکتے تھے سوائے ایک شخص کے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ خواجہ یوسف کے باغ میں ستّر آدمی تھے، ہر ایک پر حالت طاری تھی۔ بعض رو رہے تھے اور بعض زمین پر تڑپ رہے تھے کچھ صحرا کی طرف نکل گئے تھے۔ خواجہ بزرگ کے نواسے خواجہ حسن قدس سرہما کے حالات میں درج ہے کہ جو شخص بھی آپ کی دست بوسی کا شرف حاصل کرتا، گر پڑتا اور وہ غیبت و بے خودی کی دولت سے مالا مال ہوتا۔ سننے میں آیا ہے کہ ایک روز صبح سویرے گھر سے باہر آئے. آپ پر خاص کیفیت طاری تھی۔ جس کی نظر بھی آپ پر پڑتی اس پر بے خودی کی کیفیت طاری ہوجاتی اور وہ بے خود ہو کر گر پڑتا۔ وصلّی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ۔

## مکتوب۔۶۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ حاملِ مکتوب پر توجہ دینے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلامت از فقیر احمد سعید بعد از سلامِ مسنون، گزراش یہ ہے کہ حاملِ رقعہ جودان، مریدوں میں سے ہے، اس کے حال پر توجہ دیجئے۔ والسلام

## مکتوب۔۶۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اس بیان میں کہ اللہ والے جو کچھ دیکھتے ہیں، حق سے دیکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و هو الرب الحميد و نستعينه و اياه يستعين العبيد و نتوكل عليه و هو الفعال لما يريد و نصلى علىٰ حبيبه و رسوله الحميد و آله

الذین عرفوا الشقی والسعید و اصحابه الذین نالوا من الله برهاناً سدیداً، اما بعد اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمهم الله سبحانه علی رؤس الطالبین

(اللہ سبحانہ انہیں طالبوں کے سروں پر سلامت رکھے ) کو معلوم ہو کہ آپ کا مکتوب مرغوب مع تحفوں اور ہدیوں کے میمن کے ہاتھ ملا، جس کی تفصیل سابقہ خط میں درج کر دی گئی۔ آپ کے مکتوب کے مضامین واضح ہوئے:

بلائے درد منداں از در و دیوار مے آید

درد مندوں کی مصیبت در و دیوار سے آتی ہے

لیکن عاشقانِ صادق اسے شکر کی صورت کھاتے ہیں اور جیسے دودھ شہد کے ساتھ ملا ہو، نوشِ جان کرتے ہیں۔

دل نے تیرے ہاتھ سے زہر کھایا تو میں نے کہا یہ نوشِ جان ہے

تیرا لطف و کرم ستم ہے اگر درمیان میں محبت ہو

اللہ والے جو کچھ دیکھتے ہیں حق سے دیکھتے ہیں اور جو کچھ سنتے ہیں حق سے سنتے ہیں وہ اشخاص سے۔ جو کہ تعینات ہیں۔ اپنی نظر بلند رکھتے ہیں۔ وہ زید و عمرو کی شکایت ہونٹوں پر نہیں لاتے، وہ لوگوں کے طعنوں پر کان نہیں دھرتے۔ وہ برا کہنے والوں کو حسنِ سلوک سے بدلہ دیتے ہیں اور ان کی غلطیوں کو معاف فرما دیتے ہیں:

ہر کہ مارا بد رساند راحتش بسیار باد

جو کوئی ہمیں تکلیف پہنچائے اس کی راحت زیادہ ہو

ان کا مقولہ ہوتا ہے۔ اگر وہ عوام کی طرح باہم جنگ و جدال کریں تو عوام و خاص میں کیا فرق رہ جائے گا؟ اب عوام وخواص میں امتیاز کیا رہا؟ جو لوگ کہ اس طائفہ کی نفی کرتے ہیں اور دلائل و براہین سے اس کا اثبات کرتے ہیں ان کا معاملہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو حق جلّ وعلا کی مراد کے موافق ہے پس اس سے ناراض ہونا بے معنی ہے بلکہ ضروری ہے کہ اس سے زیادہ سے زیادہ خوش ہو ورنہ غلامی سے اپنا سر نکال لے:

گر طمع خواہد زمن سلطانِ دیں

خاک بر فرقِ قناعت بعد ازیں

اگر سلطان دین مجھ سے طمع کا خواستگار ہو تو، اس کے بعد قناعت کے سر پر خاک پڑے

اور اگر عزّ وجلّ کی مراد کے مخالف ہے پس اللہ تعالیٰ کی مرضی کی مخالفت کرنا محال در محال ہے:

نگسلد بے مشیتش خارے

اس کی مشیّت کے بغیر ایک کانٹا بھی نہیں چبھتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے قول و فعل پر چین بر جبین ہونا بے حاصل ہے۔ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر میں مشغول رہ کر اپنے اوقات بسر کرے اور لایعنی باتوں سے بچے:

در زمین دیگراں خانہ مکن

کارِ خود کن کار بیگانہ مکن

دوسروں کی زمین میں گھر نہ بنا اپنا کام کر، بیگانہ کا کام نہ کر۔ اپنے اوقاتِ عزیز کو جن کا کوئی بدل نہیں ہوتا مخالفین کے ساتھ بحث و مباحثہ میں ضائع کرنے کی قباحت سورج سے بھی زیادہ واضح ہے:

جواب جاہلاں باشد خموشی

جاہلوں کا جواب خاموشی ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اس ناچیز فقیر کو اور اس کے دوستوں کو اپنی مرضیات کی توفیق عنایت فرمائیں۔

اے اللہ مجھے ایک پلک جھپکنے کی مدّت اور نہ اس سے کم وقت کے لئے بھی میرے حوالے نہ کر، ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گے:

تو در دلی بغم ایں وآں کہ پردازد

بجائے جاں کہ تو باشی بجاں کہ پردازد

ہر کس کہ ترا شناخت جاں را چہ کنند

فرزند وعیال وخانماں راچہ کنند

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی

دیوانۂ تو ہر دو جہاں راچہ کنند

جب تو دل میں بسا ہو تو این وآن کا غم کسے ہو، جب جان کی جگہ تو ہو تو جان کی فکر کون کرے، جس نے تجھے پہچان لیا وہ جان کا کیا کرے گا، اولاد وعیال اور گھر کا کیا کرے گا، تو دونوں جہاں دے کر دیوانہ بنا دیتا ہے، تیرا دیوانہ دونوں جہانوں کا کیا کرے گا۔

دیگر یہ جان کر کہ متعدد جگہ خلفا حلقہ و مراقبہ کرا رہے ہیں۔ ہم حضرت حق سبحانہ کا شکر بجا

لاتے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد و کثر اخواننا (اے اللہ اسے اور زیادہ کر اور یہ کہ ہمارے بھائی اور زیادہ ہوں)۔

## مکتوب ۔۶۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ معاندین کے شر سے تسلی کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمھم اللہ تعالیٰ و عافاھم۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ سلام اور عافیت اور دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ میمن مخلص قدیم مع مکاتب مرسلہ، سو روپیہ اور رُبّ بہ اور دلائل الخیرات کے پہنچا۔ اس نے آپ کی بھیجی ہوئی چیزیں پہنچادیں۔ جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء۔ آپ نے جو خط انگریزی ڈاک سے بھیجا تھا وہ بھی ملا۔ تفصیلی حالات معلوم ہوئے۔ کسی قسم کا فکر نہ کریں:

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرونO

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھادیں اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافر ناپسند کریں۔

اللہ سبحانہ جو چاہیں گے وہی ہو کر رہے گا:

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمونO

اور اللہ اپنے حکم پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

آپ مخالفین کی باتوں کو ہرگز دل میں جگہ نہ دیں۔ جھوٹ کے لئے سوائے رسوائی کے کچھ نہیں

خسر الدنیا والاٰخرہ ذلک ھو الخسران المبینO

دنیا اور آخرت دونوں جگہ کا نقصان اور یہ بڑا ظاہر نقصان ہے۔

اپنے کام میں سرگرم رہئے۔ صحت اور ترقیوں کے لئے دعا کی جائے گی۔ والسلام۔

## مکتوب ۔۶۳

مولوی معز الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام صادر ہوا۔ ان کے سوالات کے

جواب میں، جوانہوں نے لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد اخوی اعزی ملاّ معزّ الدین سلمہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو کہ کچھ مسائل دریافت کرنے پر مشتمل آپ کے مکتوب مرغوب ملنے سے خوشی ہوئی۔

ملاّ علی قاری کے انکار کا حل یہ ہے کہ کسی فنّی مسئلے کے لئے اس فن کی کتابوں کو دیکھنا چاہئے نہ کہ دوسرے فن کی کتابوں کو۔ مثلاً ایک فقہی مسئلے کو کتبِ فقہ میں ڈھونڈا جائے اور نحوی مسئلے کو نحو کی کتاب میں وھکذا۔ پس مسئلہ تصوف کے لئے کتبِ تصوف کافی وشافی ہیں دوسرے فنون کی کتابوں کی ضرورت نہیں۔ اسرار بین علماء پر ظاہر بیّن علماء کا طعن پرانے زمانے سے چلا آرہا ہے۔ وہ اپنی کم فہمی کی وجہ سے معذور ہیں۔ پس ان کے انکار کی وجہ سے اپنے مقام سے ہٹنا نہ چاہئے۔ (پریشان نہ ہونا چاہئے) اور اپنے کام میں مشغول رہنا چاہئے۔ اس کے باوجود، فخر الحسن اور اس شرح میں جو ابھی لکھی گئی ہے، خواجہ حسن بصری کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملاقات باحسن وجوہ کتب حدیث سے ثابت کی گئی ہے۔ اس طرح تلقینِ ذکر خفی وجلی، مصافحہ بیعت اور لباسِ خرقہ، صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں۔ جسے عوارف، تعرف، نفحات اور ہمارے حضرات کے مکتوبات۔ میں پوری تفصیل سے تحریر ہے۔ خاندانِ نقشبندیہ میں جو ذکر ہے وہ ہمارے حضرات مشائخ کرام سے معنعن ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔ ان واسطوں میں کوئی کمی نہیں۔ پس ملاّ علی قاری کا یہ قول۔ **لا یصح عند اھل الحدیث**۔ ہمارے لئے مضر نہیں کہ ہمارے ذرائع اور ہیں اور اہلِ حدیث کے وسائط اور۔

دوسرے سوال کا جواب: یہ کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

**وما خلقت الجن والانس الا لیعبدونO**

میں نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔

**یعنی الا لیعرفون لان العبادة فرع المعرفة**

یعنی اس لئے پیدا کیا کہ وہ مجھے پہچانیں کیونکہ عبادت معرفت کی فرع ہے۔

پس معرفت کا حصول، تخلیق کی علّتِ غائی ہے۔ پیری ومریدی عرفانِ حق کے حصول کے لئے ہے۔ جب تک عرفانِ حاصل نہ ہو بے کارِ محض ہے۔ اگر پہلے پیر سے معرفت حاصل نہ ہو تو بلا تردّد دوسرے پیر سے رجوع کرے، جب تک مقصود حاصل نہ ہو جائے، نہ بیٹھے اور طلب سے اپنے آپ کو فارغ نہ کرے ورنہ نص کے مطابق تارکِ عمل ٹھہرے گا۔

تیسرے سوال کا جواب: یہ ہے کہ ذبیحہ کا رُخ قبلہ کی طرف کرنا چاہئے اور اس کا ترک مکروہ ہے۔ الدرّ المختار میں ہے:

وکرہ ترك التوجه الی القبلة لمخالفة السنّة

سنت کی مخالفت کی وجہ سے قبلہ کی طرف جانور کا رُخ نہ کرنا مکروہ ہے۔

الاصل میں ہے: ایک شخص ذبح کرے، اللہ کا نام لے اور اپنے ذبیحے کا رُخ جان بوجھ کر، یا جانے بوجھے بغیر غیر قبلہ کی طرف کرلے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ خواہر زادہ المبسوط کی شرح میں کہتے ہیں۔ جہاں تک اس ذبیحے کے حلال ہونے تعلق ہے وہ اس لئے حلال ہے کہ شرعاً اباحت رگوں کے کٹنے اور اللہ کا نام لینے سے متعلق ہے، یہ دونوں باتیں پائی گئیں۔ جب کہ قبلے کی طرف ذبیحے کا منہ کرنا سنتِ مئوکدہ ہے اور ترکِ سنت سے حرمت واجب نہیں ہوتی، لیکن بغیر کسی عذر کے سنتِ مئوکدہ کا ترک کرنا مکروہ ہے۔

چوتھے سوال کا جواب: علمائے احناف میں انگشتِ شہادت (سبابہ) کے اٹھانے میں اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کثرتِ احادیث کو دیکھتے ہوئے اس کے مستحب اور سنت ہونے کا فتوی دیا ہے اور بعض علماء نے احادیث میں اضطراب دیکھ کر سبابہ نہ اٹھانے کا فتوی دیا ہے'' لکل وجهة هو مولّيها '' ہر ایک کا ایک رُخ ہے جس کی طرف وہ چہرہ پھیرتا ہے۔'' جب کسی مسئلہ میں دو صحیح قول ہوں تو ان میں سے ایک پر قضا و افتاء جائز ہے۔'' الخ پس چاہئے کہ ایک دوسرے پر عیب نہ لگائیں اور اپنے آپ کو طعن سے دور رکھیں۔

پانچویں سوال کا جواب: یہ ہے کہ بنوریہ خلفاء جگہ جگہ جانے کا کیوں انکار کرتے ہیں اور وہ ایسا کس دلیل کی بنیاد پر کرتے ہیں؟ حضرت شیخ احمد بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنور سے سرہند بہت جاتے تھے تا کہ اپنے پیر حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی زیارت کرسکیں۔ آپ شاہجہان آباد بھی تشریف لاتے تھے پھر حرمین شریفین گئے اور مدینہ منورہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں انتقال فرمایا۔ ان کا مزار جنۃ البقیع میں ہے۔ پس بنوریہ کے پیر و مرشد کا فعل ان کے خلاف دلیل ہے۔ اگر دلیل رکھتے ہیں ظاہر کریں تا کہ اس کا جواب دیا جائے۔ تعجب اس پر ہے کہ باوجود ایک سلسلہ ہونے کے اپنے ہی سلسلہ والوں پر اعتراضات کرتے ہیں۔ درویشوں کا طریقہ یہ ہے کہ آپس میں شیر و شکر کی طرح مل کر رہیں اگرچہ دوسرے طریق کے بھی ہوں۔ ان بزرگوں کا قول ہے۔ الفقراء کنفسٍ واحدة (کہ فقراء ایک جان کی طرح ہیں)۔ نیز فرمایا ہے۔ کہ مخلوقات میں سے بدترین اس طائفہ

(گروہِ صوفیا) کے عیب دیکھنے والے لوگ ہیں۔ جیسا کہ النفحات میں ہے۔

چھٹے سوال کا جواب: (نماز میں) دونوں ٹخنوں کے مابین کم فاصلہ رکھنے کا مأخذ صحابہ کے آثار ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے عبداللہ بن زبیر کو نماز پڑھتے دیکھا کہ انہوں نے اپنے پاؤں سیدھے رکھے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے قریب رکھے ہوئے تھے۔ حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے ابن مغفل کو اپنے دونوں پاؤں ملائے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو اپنے دونوں پاؤں قریب رکھے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔ مالک بن دینار سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ کو نماز پڑھتے دیکھا، انھوں نے اپنے پاؤں ملائے ہوئے تھے۔ قریش بن حبان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے الحسن کو اپنے پاؤں ملائے دیکھا۔ مختار بن سعد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا، انہوں نے نماز میں اپنے پاؤں رکھے ہوئے تھے اور ان میں کوئی فاصلہ نہ تھا۔ واللہ اعلم

## مکتوب۔۶۴

بطورِ محضر در بیانِ اثباتِ جذبات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد لله و سلامٌ علی عباده الذین اصطفیٰ**

کامل علم والوں اور درست فہم کے مالکوں پر ظاہر ہو کہ بتاریخ ۳ رماہِ ربیع الآخر ۱۲۹۶ھ بروز سوموار ایک گھڑی دن چڑھا تھا کہ ملاّ عبدالصمد ولایتی مرید حضرت شاہ آفاق صاحب مرحوم مخاصم حاجی الحرمین الشریفین محبوب رب المشرقین حاجی صاحب خلیفہ حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ، حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ''آپ کے اور حاجی صاحب کے درمیان کیا جھگڑا ہے؟'' ملاّ عبدالصمد نے کہا: حاجی صاحب کے مرید وجد و تواجد کرتے ہیں جو طریقہ مجددیہ رحمۃ اللہ علیہ میں نہیں ہے۔'' اس کے بعد ملاّ عبدالصمد نے حضرت مجدد کے مکتوباتِ قدسی آیات میں سے مکتوب نمبر ۲۶۶ پڑھا جو حضرت پیرزادوں کے نام لکھا گیا ہے۔ اس میں آپ نے لکھا تھا کہ اس طریقہ کے اکابر ذکرِ جہر کے منع کرنے میں جب اس قدر

مبالغہ کرتے ہیں تو سماع، رقص اور وجد وتواجد کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ وہ احوال اور وجد جو غیر شرعی (ناجائز) اسباب پر مرتب ہوں وہ استدراجات کے قبیل سے ہیں۔ نیز مکتوب ۱۶۸ پڑھا جو مخدوم زادہ خواجہ محمد قاسم کے نام ہے۔ یہ دونوں مکتوب جلد اوّل میں ہیں اس مکتوب سے پڑھا کہ یہ اس مکتوب میں لکھا تھا لہذا اس طریقہ عالیہ کے اکابر نے ذکرِ جہر سے اجتناب فرمایا ہے اور ذکرِ قلبی کو اختیار کیا ہے۔ سماع، رقص اور تواجد سے منع فرمایا ہے کہ یہ چیزیں آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں اور خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں نہ تھیں۔ مکتوبات سے یہ دونوں عبارتیں ملاّ عبدالصمد ولایتی نے پڑھیں اور کہا ''کہ وجد وتواجد خواہ باختیار ہو یا بے اختیار ہرگز طریقہ میں نہیں ہے۔ جب کہ حاجی صاحب کے تمام مرید باختیار وجد وتواجد کرتے ہیں''۔ حضرت صاحب قبلہ نے ارشاد فرمایا: وجد وتواجد جو باختیار ہو یا مجلسِ سماع میں ہو اور نامشروعہ امور پر مرتب ہو وہ ہمارے طریقہ میں نہیں ہے اور بے اختیار وجد وتواجد میں ممانعت نہیں ہے۔ اور ممانعت کیسے ہو کہ بشر کے اختیار سے خارج ہے، حق تعالیٰ تکلیف مالا یطاق نہیں دیتے۔ ہمارے بزرگوں سے بہت سی اس طرح کی باتیں روایت ہوئی ہیں''۔ بعدازاں ایک کثیر مجمع میں کہ بہت سے مرید اور معزز مخدوم زادے حاضر تھے، آپ نے اپنے چھوٹے مخدوم زادہ سے فرمایا کہ حضرت مجدّ درحمۃ اللہ علیہ کے مقامات میں سے۔ جن کا نام برکاتِ احمدیہ ہے اور حضرت مجدّد کے خلیفہ خواجہ ہاشم کشمی کی تصنیف ہے۔ یہ عبارت باآواز بلند پڑھئے۔ چنانچہ چھوٹے مخدوم زادہ نے یہ عبارت پڑھی۔ [دھبیدی کے خواجوں میں سے برہان نام کا خواجہ آپ کی خدمت میں پہنچا۔ یہ اپنے اکابر سے نسبتیں اور اجازتیں پائے ہوئے تھا۔ اس نے فائدہ اور فیض طلب کیا۔ آپ نے اسے اپنی صورت کے تصور کے لئے کہا۔ اس نے حکم کی تعمیل کی۔ ابھی ایک دن نہ گذرا تھا کہ وہ صورت اس پر چھا گئی اور عظیم نسبت اس غالب آگئی، اس کی سکر کا غلبہ اس حد تک جا پہنچا کہ باوجود بھاری اور عمر رسیدہ ہونے کے دو گز تک زمین سے اوپر اچھلتا تھا اور اپنے آپ کو ہر طرف دیواروں اور درختوں سے ٹکراتا تھا۔ حالانکہ اسے کئی جوان پکڑے ہوئے تھے، مگر ان کی طاقت سے وہ سنبھالا نہ جاتا تھا۔ حتی کہ اس نے جو دیکھنا تھا دیکھا۔ آنحضرت قدس سرہ کی سریان نسبت کی تیزی کی وجہ سے بہت سے لوگ آپ کو محض دیکھنے سے ہی مجذوب ومغلوب ہو جاتے تھے۔ ایک بار خطیب منبر پر تھا کہ آپ کے جلوہ پر نظر پڑتے ہی چیخ مار کر زمین پر گر پڑا۔ ایک بار ہمارے حضرت نے ایک خادم کے ہاتھ آں حضرت کے لئے فالودہ بھیجا۔ فالودہ کا برتن پکڑتے ہوئے فرمایا: تمہارا نام کیا

ہے اس نے عرض کیا کہ ہم سے فرمایا گیا تھا کہ ''چوں خادم شیخ احمد مائی بہ مائی''۔ (چونکہ تو ہمارے شیخ احمد کا خادم ہے تو ہم سے ہو)۔ واپس ہوتے ہی اس خادم کو جذبہ، سکر اور نسبت نے پکڑ لیا۔ فریاد کرتے اور گرتے پڑتے اپنے آپ کو ہمارے حضرت تک پہنچایا۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک فوجی آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ اس وقت طہارت کے لئے مسجد سے باہر گئے ہوئے تھے۔ اس فوجی کا خادم باہر گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑا تھا۔ کھنکھارنے اور استبراء کے وقت آپ کی نظر کیمیا اثر ئی باراس خادم پر پڑی۔ اس خادم کو جذبہ و بے خودی نے زمین پر گرا دیا۔ وہ گیند کی طرح گھوڑوں کے درمیان ہر طرف لڑھک رہا تھا۔ شام سے کچھ پہلے سے لے کر رات کے ایک پہر تک اسی طرح بے قرار رہا۔ رات کے وقت شوریدہ سر ہو کر بازار کی طرف نکل بھاگا، وہاں سے صحرا کی طرف جانکلا، پھر اس کے بارے میں کسی کو خبر نہ ملی۔ انتہائی مخلص پروری کی وجہ سے حضرت خواجہ کا دستور یہ تھا کہ جس کسی کو ذکر کی تعلیم دیتے تھے، اسی دوراں اس کے حال پر ہمت و توجہ شریف شامل رکھتے تھے۔ اور اس کے حقیقتِ جامعہ کے ادراک پر نقوشِ کونیہ کا راستہ باندھتے تھے، گویا نقشبندی نام کا سرو نقش اوّل ظہور میں لاتے تھے حتی کہ اسی دوران اس کی دل کی زبان ذکر کرنے لگتی تھی۔ اس پر حضور و جذبہ چھا جاتا، کچھ مرغِ نیم بسمل کی طرح زمین پر تڑپتے اور کچھ گم ہو کر حیرت میں چلے جاتے اور آپ کی یہ عنایات عام طور پر ہوتی تھی] یہ ہے اس عبارت کی تلخیص جو چھوٹے مخدوم زادہ نے مقاماتِ مذکورہ سے پڑھی۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا'' کہ جس چیز سے حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمایا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ وجد و تواجد جو کہ اختیار سے ہو۔ یا سماع و رقص کے ساتھ ہو۔ آپ نے مطلق وجد سے منع نہیں فرمایا اس لئے کہ بے اختیار وجد، اس طریقہ عالیہ کے بہت سے بزرگوں سے ثابت شدہ ہے''۔ ملاّ عبدالصمد نے کہا: اگر بے اختیار ہو تو ایک آدمی یا دو آدمیوں کو ہوگا۔ نہ یہ کہ سب کا احاطہ کرے''۔ ہمارے حضرت نے فرمایا: بعض کی تاثیر سے سب کو وجد ہو جاتا ہے۔ اور ایک دو کی تخصیص نہیں ہے۔ آپ نے مقامات کی یہ عبارت نہیں سنی کہ آپ کی یہ عنایت عام طور پر ہوا کرتی تھی۔ آپ کے مرشد شاہ آفاق صاحب مرحوم کے پیر بھی اتنی قوی تاثیر رکھتے تھے جو بیان میں نہیں آسکتی۔ چناں چہ شاہ جمال اللہ صاحب خلیفہ شاہ قطب الدین صاحب خلیفہ حضرت محمد زبیر صاحب رحمۃ اللہ علیہم کی اتنی تاثیر تھی کہ اگر یہ پرندے پر نظر ڈالتے تھے تو وہ مرغِ نیم بسمل کی طرح اوپر سے نیچے گر جاتا تھا۔ مریدوں اور مخلصوں کے بارے میں کیا کہوں؟ مقصد یہ ہے کہ اس میں زیادہ تر بر سبیلِ عموم تھا اور سب بے اختیار ہوتا تھا''۔ ملاّ عبد

الصمد نے کہا: ''حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ کے طریقے میں نہیں ہے''۔ چھوٹے مخدوم زادہ نے کہا: آپ اپنی رائے کو ہمارے حضرت پر ترجیح دیتے ہو۔ ہمارے حضرت صاحب نے حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا معنیٰ بیان فرمادیا ہے اور مقامات کے احوال بھی آپ کو سنوادئے ہیں، آپ نے تطبیق بھی بیان کردی ہے۔ کہ حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ نے اس وجہ سے منع کیا ہے جو خود اختیار سے باہر ہو یا مجلسِ سماع وغیرہ میں نامشروع ہو۔ چنانچہ حضرت مجدّد کے وقت مشائخ ایسا کرتے تھے۔ حاجی صاحبؒ، ہمارے حضرت کے خلیفہ ہیں۔ حضرت صاحب قبلہ نے انہیں قبول کیا ہے۔ آپ انکار کرنے والے کون ہوتے ہیں؟'' ملاّ عبدالصمد بولا: ''ہم حاجی صاحب کا انکار نہیں کرتے، وجد و تواجد کا انکار کرتے ہیں''۔ چھوٹے مخدوم زادہ نے کہا: ''آپ نے کیسے جانا کہ حاجی صاحب کے مرید سب بااختیار کرتے ہیں۔ آپ نے ان کے وجد و تواجد کو کشف سے جانا، یا ان کے دلوں کو چیر کر جانا یا آپ مسلمانوں سے بدگمانی کرتے ہیں؟'' ملاّ عبدالصمد نے کہا: ''میں نے جانا جس طرح بھی جانا''۔ چھوٹے مخدوم زادہ نے کہا: ''آپ نے کسی طریقہ سے بھی نہیں جانا، یونہی جھگڑا کرتے ہو حسد سے''۔ ملاّ عبدالصمد نے کہا: ''نہیں نہیں، میں بحیثیت مسلمان امر معروف کرتا ہوں، کسی سے مخاصمت و جھگڑا نہیں رکھتا''۔ چھوٹے مخدوم زادہ نے کہا: ''یہ کون سا امرِ معروف ہے؟ سبحان اللہ، امرِ معروف ایک بار نرمی سے کہنا ہوتا ہے کہ یہ بات خلافِ شرع ہے۔ **ما علی الرسول الا البلاغ** نصِ قطعی ہے۔ جھگڑا کرنا تو امرِ معروف نہیں، باوجودیکہ حضرت صاحب سمجھا رہے ہیں، آپ نہیں سمجھ رہے اور علم بھی نہیں رکھتے۔ فارسی عبارت صحیح آتی نہیں۔ آپ مکتوباتِ قدسی آیات کو کس طرح سمجھتے ہیں۔ مکتوبات اس قسم کی کتاب ہے کہ علما و عرفاء اس کے سمجھنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ آپ نے مکتوبات کس سے پڑھے ہیں؟ اور کس شخص نے آپ کو یہ معنیٰ سمجھائے ہیں۔ مکتوبات کی سند بیان کیجئے تاکہ حقیقت معلوم ہو''۔ ملاّ عبدالصمد نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور کہا: خیر میں سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد چھوٹے مخدوم زادہ نے ملاّ عبدالصمد کے ساتھیوں ملاّ مرزا محمد اور فرزند ملاّ یار محمد سے کہا: آپ بھی سمجھ جایئے کہ ہمارے حضرت صاحب کیا فرماتے ہیں۔'' اس سے پہلے یہ دونوں ملاّ عبدالصمد کی تائید و موافقت کرتے تھے۔ دونوں نے مخدوم زادہ سے کہا۔ حضرت کا کلام سچ ہے ہم نے قبول کیا۔ مخدوم زادہ نے پھر کہا: اپنے ان صاحب کو بھی سمجھایئے۔ ملاّ عبدالصمد نے پھر مکتوبات لئے، اور اس مکتوب کو جو پیرزادوں کے نام ہے، پڑھنا شروع کیا، حتیٰ کہ اس جگہ تک پہنچا جہاں مجدّدؒ نے لکھا ہے کہ یہ نامشروع ہے۔ حضرت

صاحب قبلہ نے فرمایا: ''اس کا مطب بیان کیجئے کہ نامشروع امور کون سے ہیں؟'' ملاّ عبدالصمد نے کچھ نہ کہا۔ اور پھر مکتوب پڑھا۔ حضرت شاہ نے سختی سے منع فرمایا: مطلب بیان کرو کہ امورِ نا مشروعہ کون کون سے ہیں۔ مطلب نہیں سمجھتے ہو اور عبارت پڑھتے جاتے ہو۔ آخر عقل بھی رکھتے ہو؟'' چھوٹے مخدوم زادہ نے کہا: ''اس سے ہرگز انکار نہ کرو۔ اسی سلسلہ سے فیض لینا اور اسی کا انکار کرنا کب جائز ہے؟'' اس کے بعد ملاّ عبدالصمد تھوڑی دیر خاموش رہے اور رخصت ہو گئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ''ہمارا مقصد یہ تھا کہ باہم جھگڑا نہ کریں اور باہم دوست رہیں۔'' فقط یہ تھے حالات ملاّ عبدالصمد کے حاضر ہونے کے من وعن۔ فقط۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم والحمد للہ ربّ العالمین۔

## مکتوب۔ ۶۵

سید حیدر شاہ صاحب کی دستگاہِ سیادت ونجابت میں صادر ہوا، ان سوالات کے جوابات میں جو انہوں نے کئے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیادت ونجابت دستگاہ سید حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ سلام مسنون کے بعد واضح ہو کہ آپ کا محبت بھرا مکتوب ملا، بہت خوشی ہوئی۔ اس میں آپ نے کچھ سوالات کئے ہیں۔ رفعِ یدین کے بارے میں جو کچھ آپ فرماتے ہیں، حق اور درست ہے۔ جو کچھ بخاری کے شارح علامہ عینی نے لکھا ہے اس کی تفصیل یہ ہے (وہ لکھتے ہیں):

و کان یفعل ذلک حین یکبر للرکوع

جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تھے تو اس وقت رفع یدین کرتے تھے۔

عینی کہتے ہیں کہ یہ امام شافعی کا قول ہے اور احمد، اسحاق، ابی ثور، اور ابن جریر الطبری کا، امام مالک کی ایک روایت بھی اس طرح ہے، اور اس کی طرف گئے ہیں امام الحسن بصری، ابن سیرین، عطا بن ابی رباح، طاؤس، مجاہد، ابن المبارک، قاسم بن محمد، سالم، قتادہ، مکحول، سعد بن جبیر اور ابن عینیہ۔ ابو علی کہتے ہیں: ''رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیس سے زیادہ صحابہؓ نے روایت کیا ہے''۔ ابو حنیفہ اور ان اصحاب کے نزدیک صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کیا جائے گا

اوراس کے قائل ہیں ثوری ،نخعی ، ابن ابی لیلیٰ ،علقمہ بن قیس ،اسود بن یزید ، عامرالشعبی ، ابواسحٰق السبعی ،خیثمہ ،مغیرہ ،وکیع اور عاصم بن الکلیب ۔اوراس کی روایت ابن القاسم نے امام مالک سے کی ہے ،اوران کامشہورمذہب یہی ہےاوریہی ان کے اصحاب کامعمول ہے ۔امام ترمذی نے کہا:اور اسی کے بہت سے اصحابِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین قائل ہیں اور یہی سفیان اوراہلِ کوفہ کا مذہب ہے ۔ان حضرات نے اس باب کی حدیث اور دوسری حدیثوں کا یہ جواب دیا ہے ، کہ یہ ابتداءِ اسلام کامعمول تھا پھرمنسوخ ہوگیا اوراس کی دلیل یہ ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کونماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سراٹھاتے وقت رفعِ یدین کرتے دیکھا تو فرمایا: ایسا نہ کرو، اس چیز کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھراسے چھوڑ دیا۔منسوخ ہونے کی تائیداس روایت سے بھی ہے جسے الطحاوی نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے،حدثنا ابن ابی داؤدقال اخبرنا احمد بن عبداللہ بن یونس قال اخبرنا ابوبکر بن عیاش عن حصین ، وہ مجاہد سے روایت کرتے ہیں:

**قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ**

میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی وہ نماز میں صرف تکبیراولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے

طحاوی کہتے ہیں یہ ابن عمرؓ ہیں،انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کورفعِ یدین کرتے دیکھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے رفعِ یدین کرنا چھوڑ دیا۔اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کےنزدیک رفعِ یدین کا منسوخ ہونا ثابت تھا۔اور جو طاؤس نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابن عمرؓ کودیکھا کہ اس کے مطابق کرر ہے تھے جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جاتی ہے تو اس سے اس میں کچھ خرابی لازم نہیں آتی اس لئے کہ ان کے نزدیک اس کے نسخ کی حجت قائم ہونے سے پہلے ترک رفع یدین جائزنہیں ہے۔پھر جب اس کے نسخ ہونے کی حجت قائم ہوگئی تو انہوں نے رفع یدین چھوڑ دیااوروہی کیا جس کی روایت ان کے بارے میں مجاہد نے کی، انتھی ۔ہمارے امام ابوحنیفہ نے کہاحدثنا حماد عن ابراہیم عن علقمہ والاسود،حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے :

**ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوۃ ثم لا یعود بشئي من ذلک**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف نمازشروع کرتے وقت، رفع یدین کرتے تھے پھرنماز میں

اس کا اعادہ نہیں فرماتے تھے۔

طحاوی پھر بیہقی نے الحسن بن عیاش سے بسند صحیح حدیث اسود سے روایت کی ہے:

قال رأیت عمر بن الخطاب رفع یدیه فی اوّلِ تکبیرۃ ثم لا یعود

میں نے عمر بن الخطاب کو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے دیکھا پھر اس کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔

ابو حنیفہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کی ہے، کہا کہ ان کے سامنے بیان کیا گیا اور وائل بن حجر نے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت رفعِ یدین کرتے دیکھا۔ اعرابی نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی نماز نہیں پڑھی گئی جو میں نے دیکھی۔ پس وہ اعرابی کیا عبداللہ اور اس کے اصحاب سے زیادہ جانتا ہے، اس نے اس نماز کو یاد رکھا اور انہوں نے یاد نہیں رکھا۔ اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ مجھ سے لاتعداد لوگوں نے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ سے کہ آپؓ نے صرف اس نماز میں (رکوع و سجود کے وقت) رفع یدین کیا۔ اور اس نے اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکایت بیان کر دی۔ عبداللہ شرائع اسلام (قوانین) اور اس کی حدود کے جاننے والے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سے خوب واقف و آگاہ ہیں، آپ کے سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے نبی اکرم کے ساتھ لاتعداد مرتبہ نماز پڑھی ہے۔ لہٰذا تعارض کے وقت آپ کے مدِّ مقابل کے قول کے بجائے آپ کے قول کو لینا زیادہ اولیٰ اور مناسب تر ہوگا۔ رفعِ یدین اور عدمِ رفع یدین دونوں باتوں کے سنت ہونے کے قول کے مقابلہ میں بھی یہ قول زیادہ مناسب ہوگا۔ اللہ سبحانہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ ابن الہمام کا کلام قدرِ حاجت اختصار کے ساتھ مکمل ہوا۔

اگر حنفی المذہب شخص شافعی مذہب کو اختیار کرے تو علمائے اعلام نے اس کی تعزیر کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے اور درِّ مختار نے بھی سراجیہ سے نقل کیا۔ باب التعزیر میں من ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر (جو شافعی مذہب کی طرف منتقل ہوا اسے تعزیر کی جائے گی) سراجیہ اور المنح میں ہے۔ ''ابو حفص الکبیرؒ نے شافعی مذاہب اختیار کیا تو ان کی تعزیر کا حکم ہوا اور شہر سے نکالے جانے کا''۔

حنفیہ کے نزدیک آمین سرّاً کہنا پسندیدہ ہے۔ العینی کہتے ہیں: ''ہمارے اصحاب نے بطور دلیل اس روایت کو اختیار کیا ہے جسے احمد، ابو داؤد، طیالسی اور ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسانید میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں اور الدار قطنی نے اپنی سنن میں اور الحاکم نے اپنی مستدرک میں اور وہ

شعبہ سے روایت حدیث ہے۔انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ بن وائل سے، انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ غیر المغضوب علیھم ولاالضالین پر پہنچے تو آپ نے آمین کہا اور اپنی آواز کو ظاہر نہیں کیا۔الحاکم نے کتاب القراءۃ میں یہ لفظ بھی نقل کئے ہیں۔واخفض بھا صوتہ (کہ آپ نے آمین کہتے وقت اپنی آواز کو دھیما اور آہستہ رکھا) حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔دونوں (بخاری و مسلم) نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا ہے۔اور ہمارے اصحاب کی دلیل وہ بھی ہے جسے محمد بن الحسن نے کتاب الآثار میں روایت کیا ہے:

حدثنا ابو حنیفۃؒ قال اخبرنا حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم النخعی قال اربع یخفیھن الامام التعوذ و بسم اللہ الرحمن الرحیم و سبحانک اللھم و اٰمین

کہا کہ چار کو امام آہستہ کہے گا۔تعوذ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سبحانک اللھم اور آمین۔

ہمارے اصحاب کی دلیل وہ بھی ہے جسے الطبرانی نے تہذیب الآثار میں روایت کیا ہے:

حدثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی سعید عن ابی وائل قال لم کن عمر و علی رضی اللہ عنھما یجھران باٰمین ولا ببسم اللہ الرحمن الرحیم و قالوا ایضاً اٰمین دعاء والاصل فی الدعاء الاخفاء

انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنھما آمین اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو باآوازِ بلند نہیں پڑھتے تھے۔ہمارے اصحاب نے یہ بھی کہا ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا کے اندر اصل اخفا ہے۔عینی کا کلام اقتباساً مکمل ہوا۔والسلام

## مکتوب۔٦٦

سرور خان صاحب کے نام صادر ہوا، ذکر و فکر کی تاکید کے بیان میں اور ملا یسین آخوند کی سفارش میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خان والاشان رفیع المکان سرور خان صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔بعد از سلام مسنون گزارش

ہے کہ الحمد للہ اس علاقے کے فقراء کے احوال مستوجب حمد ہیں۔ آپ کی صحت و عافیت مطلوب و مرغوب ہے۔ جان لینا چاہیے کہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے، عقلمند کو چاہیے کہ دنیا کی چمک دمک پر فریفتہ نہ ہو۔ حدیث شریف ہے:

الدنیا و ما فیھا ملعون الّا ذکر اللہ و من والاہ

دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور جس نے ذکرِ الٰہی سے محبت کی۔

عقلمند کو آخرت پر توجہ دینا چاہیے۔ آپ تو حضرت مرشدنا جناب شاہ صاحب قدس سرہ کے صحبت یافتہ اور ان سے اپنا حصہ لینے والے ہیں۔ آپ کے لیے ضروری ہے کہ ذکر و فکر کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کہ سوائے حسرت و ندامت کے کچھ نہ ملے گا:

بوقتِ صبح شود ہم چو روز معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

صبح کے وقت تجھے روزِ روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ تو نے اندھیری رات میں کس کے ساتھ عشق کیا۔

دوسری بات یہ کہ ملّا یاسین جو فقیر کے مخلصوں میں سے ہیں وہاں ہوتے ہیں، اگر ان کو کوئی کام پڑے تو اسے انجام دینے میں بھرپور کوشش کیجیے کہ اس میں فقیر کے دل کی خوشنودی ہے اور غائبانہ دعا کا موجب۔ والسّلام

## مکتوب ۔ ۶۷

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اپنے کام میں مشغول رہنے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزّی ارشدی حاجی صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون واضح ہو کہ آپ کا گرامی نامہ ملا۔ اس کے ساتھ دو کاغذ مہر کے لیے ملّا سالار نے پہنچائے اور دو عدد پیا ہوا سرمہ حاجی ارسلان والا ملا، خوشی ہوئی۔ دونوں کاغذ مہر لگا کر مع مکتوب حضرت شاہ صاحب قدس سرہ بھیج دیئے گئے، ان شاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائیں گے۔ آپ اپنے کام میں مشغول و

سرگرم رہیں اور زید وعمرو سے تعلق نہ رکھیں۔

**حسبنا اللہ ونعم الوکیل ، نعم المولیٰ و نعم النصیر ، واللہ غالب علیٰ امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون. افوض امری الی اللہ ، ان اللہ بصیر بالعباد . بحرمت النون والصاد . والسلام**

مکتوب شریف حضرت شاہ صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس جو مولانا حضرتیم میرا دل اور روح آپ پر فدا ہو۔ نے کرم فرما کر بھیجا ہے، یہ ہے۔

مکتوب ۱۰۹ بخدمت علماء وفضلا وغیرہما ملک روم کے شرفا و رؤسا کے نام صادر ہوا، مولانا خالد سلمہٗ اللہ تعالیٰ کے احوال کے بارے میں۔ بعد حمد وصلوٰۃ بخدمت خدام ذوالاحترام علماء و فضلاء وحفاظ وامراء وحکام وشرفائے آن دیار برکت آثار گذارش کی جاتی ہے کہ مجمع فضائل ظاہر و باطن مولانا خالد سلّمہم اللہ تعالیٰ باشارات غیبی ہندوستان میں شاہجہان آباد میں اس احقر ناچیز کے پاس پہنچے اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کا مصافحہ کیا اور میرے ساتھ خلوت میں اذکار، اشغال اور مراقبات کیے۔ اللہ سبحانہ کی عنایت سے، مشائخ کرام کے واسطہ سے انہیں حضور، جمعیت، بے خودی، جذبات وواردات، کیفیات وحالات اور انوار حاصل ہوئے۔ انہوں نے نقشبندیہ قلبی نسبت کے ساتھ مناسبت پائی۔ پھر عالم امر اور عالم خلق کے لطائف کے سلسلہ پر ان پر توجہات کی گئیں۔ ان توجہات سے انہوں نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے نسبت کے سمندروں کی نمی سے حصہ پایا۔ ان حالات ومقامات کے ساتھ انہیں طالبوں کو تلقین وارشاد کے لیے اجازت وخلافت دی گئی۔ اپنے وطن پہنچ کر وہ ریاضتوں اور باطنی نسبت کی ترقی میں مشغول ہوئے انہیں مقبولیت ملی۔ انہوں نے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی عنایت سے اس علاقے میں طریقہ نقشبندیہ کی اشاعت وترویج کی۔ فالحمد للہ۔ ان کا ہاتھ میرا ہاتھ، ان کا دیکھنا میرا دیکھنا، ان کی دوستی میری دوستی، ان کا انکار میرا انکار اور دشمنی مجھ تک پہنچتی ہے۔ اور ان کا مقبول میرے پیران کبار کا مقبول ہے۔ میری مراد ہے حضرت شاہ صاحب نقشبند، خواجہ احرار، خواجہ محمد باقی اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہم سے، اس ملک کے مسلمانوں پر ان کی تعظیم واحترام واجب ہے اور فقیر پر ان کی خیر خواہی کی، زیادہ عمر کی اور حفاظت کی دعا کرنا واجب ہے۔ **خیر الناس من ینفع الناس**۔ ''لوگوں میں اچھا وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے'' ان کے وجود کو غنیمت سمجھنے اور ان سے محبت ودوستی کو اور ان کے آداب کی رعایت کو واجب جاننے، حدیث میں ہے کہ دین اسلام کے

چار حصے ہیں۔توحید، اعمالِ ایمان، مرتبہ اُحسان اور تصدیقِ قیامت۔مرتبہ احسان دینِ متین کی جان ہے۔سبحان اللہ ان کی خدمت میں یہ مرتبہ احسان ملتا ہے، آخرت کی طرف توجہ کرنے کی توفیق اور دنیا سے منہ موڑنے کا رجحان ملتا ہے۔قرآن میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فیض پہنچتا تھا کہ جس سے قوی سکینت وطمانیت حاصل ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کے دلوں پر وارد ہوتا تھا جو بے تابیوں، اضطراب اور ولولہ ونعرہ کا باعث ہوا۔حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے نعرے احوال صوفیہ کے عجائب میں بیان کیے جاتے ہیں۔حضرت خواجہ باقی باللہ کی صحبت میں میر نعمان، مرزا مراد بیگ اور رحم اشرف یہ دونوں اسی طریقہ سے استفادہ کرتے تھے۔نعرے، آہ اور بہت بے تابیاں حاصل ہوتی تھیں۔حضرت میر ابودل نقشبندی کے خاندان (سلسلہ) میں آہ و نالہ بہت ہے اگر مولانا خالد کے ساتھیوں میں یہ معاملہ ظاہر ہوتو یہ مولانا خالد کا ہنر وخوبی ہے نہ کہ ناواقفوں کے لیے جائے طعن۔ ہمارے پیغمبر کے لیے یہ فیوض، ان چیخوں اور بے قراریوں کی پسندیدگی کے خصائص کا محل ہیں۔ ہمارے پیغمبرؐ سے فیض خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا۔ حضرت خواجہ نقشبند کے اصحاب کی پشت میں استہلاک (فنا) اور اضمحلال نے سرایت کیا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حضرت مجددؒ کے باطن پر وارد ہوا۔ اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کے ان تحریر کردہ حالات کی جامع اور ان کی کیفیات کی شامل صحابہ کرامؓ کی پشتیں ہیں جن سے عالی، لطیف، بے رنگ ذاتی دائمی تجلی نکلتی ہے اور تمام بدن کو جذبات و واردات پہنچاتی ہیں۔ جو عالمِ امر اور عالمِ خلق کے تمام لطائف سے برتر ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

الحمد للہ کہ مولانا خالد نے یہاں سے تمام حالات و درجات کے فیوض سے استفادہ کیا اور آپ مناسب استعدادات کے حامل لوگوں کو یہ فیض پہنچاتے ہیں۔اس قسم کا گوہر نایاب جس ملک میں ہو اس زمین کی سعادت ہے اور استفادہ کرنے والوں کی یقینی خوش بختی ہے۔صوفیہ کے کسی دور میں اس قسم کے مجامع اور کثرتِ فیوض مجھے نہیں معلوم کہ ہوں۔ان کی تائید اور ان سے اخلاق ومحبت اور ان سے استفادہ واجب ہے۔حضرت خواجہ محمد باقی کے اصحاب کرام میں حضرت مجدد، حضرت مجدد کے اصحاب میں حضرت آدم بنوری اور اس ناچیز کے اصحاب میں مولانا خالد امتیازات رکھتے ہیں۔ بلکہ اس قدر کثرتِ فیوض ان اکابر کی صحبت میں بھی تھے۔الحمد للہ ثم الحمد للہ۔حضرت مولانا سے حاسدوں کی ایذا اور عداوت کو دور کیجیے اور ثواب لیجیے ورنہ حق سبحانہ ناصر ومعین کافی ہے۔سب اخلاص کا راستہ اختیار کریں۔

حضرت مجدد نے طریقہ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اپنے والد صاحب سے اور طریقہ کبرویہ

مولانا یعقوب چرخی سے لیا اور طریقہ نقشبندیہ میں حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد باقی سے استفادہ کیا۔ تھوڑی مدت میں اسرار وانوار اور بہت سے حالات و کیفیات اور جذبات وواردات تک پہنچے۔ پھر حضرت خواجہ محمد باقی کی اسی جدید طریقہ کی تربیت سے جو صوفیاء کے طریقہ سے ہٹ کر تھی ان بلند علوم و معارف تک پہنچے جو صوفیا میں متعارف نہ تھے۔ حضرت خواجہ محمد باقی نے آپ سے فرمایا: تمہارے علوم صحیح اور اس قابل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی نظر میں آئیں۔ فرماتے تھے۔ ''شیخ احمد۔ حضرت مجدد کا نام۔ ایک سورج ہے کہ ہمارے جیسے ہزاروں ستارے، اس کے سائے میں گم ہیں۔ ان جیسا آسمان کے نیچے نہیں۔'' ملا عبدالحکیم سیالکوٹی نے کہا: '' آپ ان ہزار سال کے مجدد ہیں۔'' امام المحدثین شاہ ولی اللہ نے مکہ شریف میں، حضرت مجدد کے رافضیوں کے رد میں لکھے گئے رسالہ کا عربی و فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ اس میں لکھتے ہیں:

**بلغ امره الى ان لايحبه الا مومن تقى ولا يبغضه الّا منافق شقى**

آپ کا معاملہ یہاں تک پہنچا ہے کہ آپ سے نہیں محبت کرتا مگر متقی مومن اور آپ سے بغض نہیں کرتا مگر بد بخت منافق۔

بلادِ اسلام حضرت مجدد کے فیوض سے پر ہو چکا ہے۔ مسلمانوں پر ان فیوض کا شکر واجب ہے۔ آپ نے ان متنوع فیوض میں سے جن بہت کم کا اپنے جدید طریقہ میں بیان کیا ہے وہ صوفیہ سے مروی نہیں ہے۔ مولانا خالد ومولوی ہراتی اور مولوی قمر الدین پشاوری انکار بعید از تحریر پہنچاتے تھے، بندہ کے سامنے آکر مجددی فیض حاصل کیے اور مجددیہ سلسلہ میں بیعت ہوئے، کہ یہ فیوض کتابوں، سینوں بلکہ قبروں میں بھی، میں نہیں پاتا۔ علماء وفضلاء نے طریقہ مجددیہ کے درجات و مقامات کا اقرار کیا۔ سید برزنجی کے مناقشہ سے فرق نہیں پڑتا۔ اصل یہ ہے کہ عارف نام کے ایک شخص نے حضرت مجدد کے مکتوبات کی عبارتوں میں تحریف کی۔ اس نے محرفہ عبارت کا عربی زبان میں ترجمہ کر کے، رسالہ مدینہ منورہ بھیج دیا۔ سید برزنجی نے ناواقفیت سے اقدام کیا اور بلا تحقیق حضرت مجدد کے انکار میں لکھا اور یہ رسالہ مکہ شریف بھیج دیا۔ یہ رسالہ مرزا محمد بدخشی کے ہاتھ لگا۔ انہوں نے مکتوبات سے صحیح عبارتیں نکال کر اس کا عربی زبان میں ترجمہ کیا کہ اس عبارت پر اب کوئی گرفت نہیں ہو سکتی تھی۔ علماء مکہ سے مہریں لگوا کر وہ رسالہ پھیلایا کہ اس صحیح عبارت پر اب کوئی اعتراض نہیں۔ وہ رسالہ یہاں ہے۔ شیخ عبدالحق انکار سے باز آئے اور رسالہ لکھا کہ ہمیں عزیزوں کی طرح ہیں، برا نہ چاہیے اور اب مجھے بشری کھوٹ نہیں رہا۔ حضرت مجدد نے خود اعتراضات کے جواب لکھے ہیں اور مخلصوں نے بھی لکھے

ہیں۔ تاویل تو اللہ کے کلام میں بھی کی جاتی ہے، کلام اولیاء تو دور کی بات ہے۔ اولیاء کرام کا تمام کلام نیز حضرت مجدد کا تمام کلام مشروع (مطابق شریعت) ہے اور اس میں اعتراض کی گنجائش نہیں۔ اعتراض کرنے والوں کو بے ادبی سے روکا جائے کہ اولیاء کا منکر خطرے کی زد میں ہے۔ والسّلام

کہتے ہیں کہ عارفین کے قلوب سے وہ معانی نکلتے ہیں کہ الفاظ ان کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ پس بہت سے لوگ مولانا خالد کی توجہ سے ذکرِ قلب اور لطائف تک پہنچے ہیں۔ اور دینوی سازو سامان سے منہ موڑلیا ہے۔ ہزاروں حضور وجذبات سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ اے بھائی! انصاف سے کام لینا چاہیے کہ سعادت ودولت کہاں سے آئی۔ ان کو حضرت وہاب سبحانہ نے پیرانِ نقشبندیہ کے واسطے سے ان مواہب تک پہنچایا ہے۔ ہم ان سے دعا اور ہمت کی امید رکھتے ہیں۔

## مکتوب۔ ۶۸

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ ایک سو روپیہ اور دیگر ہدایا کے ملنے کے بیان میں، حق سبحانہ تبارک وتعالیٰ کو مطلوب ومقصود سمجھنے اور سمجھانے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا و یرضی ،والصلوٰۃ والسّلام علیٰ حبیبہ خیر الوریٰ و آلہ واصحابہ البررۃ التقی

بعد حمد وصلاۃ! اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب اللہ تعالیٰ انہیں طالبوں اور محبوں کے سروں پر سلامت رکھے۔ معلوم فرمایئے کہ مکتوب مرغوب مع تحف وہدایا اور مبلغ ایک سو روپیہ ملا اور فقیر کے لیے نوٹوپیاں اور ایک چغہ، میرے بیٹے محمد عمر کے لیے ایک طاس اور میرے بیٹے محمد مظہر کے لیے حمائل اور گھر والوں کے لیے جاء نماز قالین محمد عالم کے ہاتھ وصول ہوئیں۔ اللہ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے بہتر جزا دے اور آپ کے یہ ہدایا قبول کرے اور جو کچھ اس نے آپ کو دیا ہے اس میں برکت دے۔ آپ کی عمر و راہبری میں اضافہ کرے، آپ کے دشمنوں اور مخالفوں کو رسوا کرے۔ آمین کہنے والے بندہ پر اللہ رحم کرے۔ میمن مخلص کے انتقال سے بہت افسوس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ اس کی ظاہری وباطنی مغفرت فرمائے۔ دوستوں کو اس کے بچوں کی پرورش ضرور کرنا چاہیے۔ اس کے لیے دعائے مغفرت بھی بہت اہم ہے۔ مقامات معصومی کی جلد لکھوا کر آپ کے

لیے محمد عالم کے ہاتھ بھیج دی گئی۔ان شاءاللہ پہنچ جائے گی۔ یہاں کے دیگر حالات بحمد اللہ سبحانہ تسلی بخش ہیں۔سب ایک مطلب ومقصد کے خواستگار ہیں اور حق سبحانہ کے سوا کوئی مقصد نہیں رکھتے۔ تلاش کرتے ہیں تو اسی کو اور چاہتے ہیں تو اسی کو۔حق سبحانہ کی رضا کے سوا، ان کا کوئی مقصد نہیں:

**اللھم وفقنا لما تحب وترضی واجعل اٰخرتنا خیرا من الاولیٰ**

اے اللہ تو ہمیں اس چیز کی توفیق دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہے اور ہماری آخرت کو ہماری دنیا سے بہتر بنادے۔

کے الفاظ ان کی زبان پر ہیں۔اپنی مرادوں سے خالی ہوکر مولیٰ جل جلالہ کی مراد کے در پے ہیں جیسے غسل دینے والے کے ہاتھ میں مردہ۔ضروری ہے کہ وہاں کے دوست بھی اسی نہج پر زندگی گزاریں۔والسّلام۔دیگر یہ کہ مولوی عبدالرشید نے بیچنے کے لیے ایک پتھر میمن مرحوم کے حوالہ کیا تھا۔ میں نے صالح محمد سے پوچھا اس نے اپنی لاعلمی ظاہر کی۔اگر وہاں ملے تو بھیج دیجیے، کہ امانت تھی۔ میں نے آپ کے لیے دو سیاہ موزے محمد عالم کے حوالے کر دیئے ہیں، پہنچادے گا۔ فرزندوں اور درویشوں کی طرف سے سلام پہنچے۔

## مکتوب۔۶۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔مکتوب گرامی کے جواب وغیرہ کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہم اللہ سبحانہ۔فقیر احمد سعید مجددی عفی عنہ کی طرف سے۔سلامِ مسنون اور ترقی بھری دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ کے مکتوب گرامی کے ملنے سے خوشی ہوئی، اس میں اپ نے کتاب ناسخ ومنسوخ طلب کی تھی، نیز محمد سرور خان کے نام خط بھی ملا۔ یہ کتاب نایاب ہے، اگر ہاتھ آئی تو بھیج دی جائے گی۔ خان مذکور کے نام خط اس خط میں ملفوف ہے، ایک اور خط جو میر حیدر کے جواب میں ہے بھی ملفوف ہے۔اس کی نقل لے کر، مکتوب الیہ کے حوالے فرما دیجیے۔والسّلام۔بیٹوں، بھائیوں اور درویشوں کی طرف سے سلام قبول ہو۔

## مکتوب ۔ ۷۰

خراساں، قندھار، کابل اور غزنی کے علماء، صلحاء، فقراء، حاکموں، قاضیوں سادات کرام اور مشائخ کے نام ہے اس بیان میں کہ مومن بھائی بھائی ہیں اور جو اسی سے مناسب باتیں ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ و آلہٖ المجتبیٰ واصحابہ التقیٰ**

امابعد۔ خراسان، کابل، قندھار اور غزنی کے علماء، صلحاء، فقراء، والیوں، قاضیوں، سادات کرام اور مشائخ کرام پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ حقائق و معارف آگاہ، فضائل و کمالات دستگاہ حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین حاجی دوست محمد صاحب سلمہ اللہ سبحانہ الواہب نے فقیر احمد سعید مجددی (بلحاظ نسب وطریقت) کان اللہ لہ سے طریقہ شریفہ نقشبندیہ، مجددیہ، قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں میں خلافت لے کر معزز و ممتاز ہو کر وہاں کے طالبوں کے مرجع مآب ہوئے ہیں۔ **اللھم زد فزد و کثرا خواننا فی الدین** ۔ "اے اللہ اس میں زیادتی فرما اور ہمارے دینی بھائیوں میں اضافہ فرما"۔ ان دنوں سننے میں آیا ہے کہ کچھ حاسدوں نے حاجی صاحب موصوف پر زبانِ طعن دراز کی ہے، لہٰذا میں نے ضروری سمجھا کہ میں وہاں کے اہالی و موالی پر واضح کردوں کہ وہ لوگ حاجی صاحب کی اعانت و حفاظت اپنے ذمہ لازم سمجھیں اور حاسدوں کو خوب سمجھائیں کہ حسد و عداوت کی قباحت کتنی زیادہ ہے اور یہ مذموم صفات میں سے ہے۔ انہیں اس سے مطلع فرمائیں تاکہ وہ مومن کو ایذا پہنچانے سے باز رہیں اور چوں کہ سب اہلِ اسلام ہیں، شیر و شکر بن کر رہیں اور اس ارشاد پر عمل کریں جس پر یقین لانا لازمی ہے:

**انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون**

کہ مومن بھائی بھائی ہیں۔ بھائیوں کے درمیان صلح کرا اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک پر عمل کر کے سعادتِ دارین

حاصل کریں۔

المومنين كالبنيان يشد بعضه بعضا

مومن ایک عمارت کی طرح ہیں کہ اس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط کرتا ہے۔

اللہ والوں کی ہستیوں کو اپنے ملک میں غنیمت سمجھیں کہ جن کا حق سبحانہ کے سوا کوئی اور مقصد نہیں اور ان کی رضا میں دل و جان سے کوشش کریں کہ صلاح وفلاح کا سبب ہے۔ والسّلام على من اتبع الهدىٰ والتزم متابعة المصطفىٰ صلى الله عليه وسلم وعلىٰ آله واصحابه وبارك وسلم

## مکتوب۔ ۷۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، ۹۹ روپیہ اور دیگر ہدیوں کے ملنے کے بارے میں، اللہ تعالیٰ کے مرید ہونے کے معنیٰ میں، طلب اخلاص اور اسی کے مناسب باتوں کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المغربین سلّمہ اللہ تعالیٰ، از فقیر احمد سعید مجددی۔ بعد از سلامِ مسنون اور ترقی بھری دعائیں واضح ہو کہ آپ کا مکتوبِ مرغوب مع مبلغ ۵۳ روپیہ سکہ موجودہ، دو عدد کالی لنگیاں اور چار ٹوپیاں عبداللہ خان کے ہاتھ سے ملیں اور خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء۔ معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کا مرید انسان اس وقت بنتا ہے جب اپنے تمام مقاصد اور مرادوں کو اپنے سینے سے نکال دے اور حق سبحانہ کی رضا کے سوا، اس کی کوئی مراد نہ رہے اور وہ حضرت حق تبارک وتعالیٰ کے سامنے یوں ہو جیسے نہلانے والے کے ہاتھوں میں مردہ۔ ہمیشہ باری تعالیٰ کی جناب میں تضرع وزاری کرتا رہے کہ یاالٰہی جو کچھ تیری رضا ہے مجھے اس پر رکھ اور مجھے ایک لحظہ کے لیے بھی اپنے آپ سے دور نہ کر۔ اللهم لا تكلني الى نفسي طرفة عين ولا اقل من ذلك۔ ''الٰہی مجھے ایک لمحے کے لیے میرے حوالے نہ کرنا اس سے کم وقت کے لئے بھی''۔ کے الفاظ اس کی زبان کا ورد ہوں۔

فنائے قلبی کا مطلب یہ ہے کہ تجلّی افعالی ظہور کرے یعنی مخلوق کے افعال سالک کی نظر سے

اٹھ جائیں اور اللہ سبحانہ کے فعل کے سوا اسے کچھ نظر نہ آئے۔ مخلوق کا اسے انعام دینا اور تکلیف دینا اس کے لیے یکساں ہو جائے اور اسے وہ اپنے محبوب کا فعل سمجھے بلکہ تکلیف والم سے لذت پائے۔ ضرب الحبیب لبیب (پیارے کی مار میں بھی مزہ ہے):

ہجرے کہ بود مرا محبوب
از وصل ہزار بار خوشتر

وہ جدائی جو محبوب کی مراد ہو۔ وہ وصل سے ہزار درجہ اچھی ہے۔

آنچہ او میخواہد از وسائطِ مخلوق مکلینا ند

وہ جو چاہتا ہے مخلوق کے ذرائع اور واسطوں سے کراتا ہے۔

**یفعل اللہ ما یشاء و یحکم مایرید** ''اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جس کا ارادہ کرتا ہے اس کا حکم کرتا ہے''۔ تو حق کے کام کو مخلوق کے حوالے کرتا ہے اور میں مخلوق کے افعال کی حق کی طرف نسبت کرتا ہوں۔ بندہ کو تسلیم و رضا کے سوا کچھ نہ چاہیے تا کہ اس کی بندگی خوب پختہ ہو جائے اور **انھم من عبادنا المخلصین** (بلاشبہ وہ میرے مخلص بندوں میں سے ہیں) کے زمرے میں داخل ہو جائے۔ اے اللہ مجھے اور میرے دوستوں کو اپنے مخلص بندوں میں داخل کر لے:

یارب ایں آرزوئے من چہ خوش است
تو بدیں آرزوئے مرا برساں

اے رب میری یہ آرزو کتنی اچھی ہے تو مجھے اس آرزو تک پہنچا دے۔

اپنے حبیب مصطفیٰ کے صدقے میں علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ من الصلوٰۃ اتمھا ومن التسلیمات اکملھا۔ والسلام۔

فقیر زادوں اور درویشوں کی طرف سے سلام قبول ہو۔ مبلغ ۴۶ روپیہ سکہ رائج اور ایک سیاہ لنگی اور ایک رنگین چادر اور دس عدد مسواک پیر محمد کے ہاتھ سے ملیں۔ صالح محمد کے ہاتھ سے میرے بیٹے محمد عمر کے لیے کتابیں ملیں۔ جزاکم اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء۔

## مکتوب ۔۲۷

اس کمینئہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ شرح صدر کی دعا کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے، بعد از سلامِ مسنون ودعوات ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ۔ مکتوب گرامی ملنے سے بہت خوشی ہوئی۔ اس سے پہلے میں نے ملاّ فیض محمد کے ہاتھ سے رسید بھجوادی ہے آپ کے ارسال کردہ تحفوں کے ملنے پر۔ ان شاءاللہ یہ رسید مل چکی ہوگی۔ اب جب کہ پیر محمد اس علاقے کی طرف جارہا ہے ایک بار پھر لکھا جاتا ہے کہ بھیجی گئی اشیا تفصیل کے مطابق پیر محمد کے ہاتھ سے ملیں۔ اس بارے میں آپ مطمئن رہیے۔ صالح محمد کے ہاتھ سے میرے بیٹے کے لیے بھجوائی گئی کتابیں بھی ملیں۔ اللہ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے بہتر جزادے، آپ کے معاملات کو آسان کرے اور آپ کے سینے کو اس طرح کھول دے جیسے اس نے ہمارے نبی وحبیب، ہمارے گناہوں کے شفیع اور ہمارے دلوں کے طبیب کے دل کو کھول دیا تھا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ تاکہ آپ مخلوق کی ایذا کو بہتر طریقے سے برداشت کرسکیں۔ والسلام۔ بیٹوں، درویشوں اور ملاّ نواب صاحب کی طرف سے سلامِ مسنون پہنچے۔ مصلی بز کو ہی ملاّ صاحب کو دے دیا گیا خوش ہو گئے۔

## مکتوب۔۷۳

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ کتاب مقامات معصومی بھیجنے کے بارے میں اور یہ کہ بے تابیوں اور آہ ونعرہ کا ظہور اکابرِ صوفیا کی سنت ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی سلّمہٗ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید عفی عنہ کی جانب سے سلامِ مسنون کے بعد واضح ہو کہ ۸ ربیع الاول کا لکھا ہوا گرامی نامہ ۸ ربیع الثانی کو ملا اور خوشیاں لایا۔ آپ کے ارسال کردہ تحفوں کی رسید مقاماتِ معصومی سمیت محمد عالم کے ہاتھ سے بھیج دی گئی ہے۔ اللہ نے چاہا تو مل ہوگی۔ حضرت مولانا ومرشدنا رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب ۱۰۲ میں جو مولانا خالد رومی کو لکھا ہے، فرماتے ہیں۔ بے تابیوں اور آہ ونعرہ کا ظہور اکابر صوفیاء کا طریقہ ہے۔ حضرت غوث الثقلین اور ابو علی دقاق جو استاد کے نام سے مشہور ہیں کی خدمت میں لوگ زیادہ اضطراب اور سوزش سے مرجاتے تھے۔ کاش کہ ان نعروں میں جان نکل جائے۔ اس لیے کہ جانوں کو اس سے حق سبحانہ کا

دیدار دولت نشان اور مشاق جان نصیب ہوتا ہے۔ اللھم ارزقنی قتلا بسبب غلبة الاشتیاق فی حبك ۔"اے اللہ مجھے اپنی محبت میں غلبہ اشتیاق کے سبب قتل و موت عطا فرما"۔ من قتلة محبتی فانا دیته ( جسے میری محبت قتل کر دے میں اس کی دیت ہوں ) لا کی تلوار نے خودی کا سر کاٹ دیا اور انانیت نہ رہی۔ خبردار! اپنے محبوب کی ملاقات کا میرا اشتیاق بڑھ گیا، اللہ اس کی طرف میرے شوق کو زیادہ کرے۔ روتی آنکھ اور جلے بھنے سینے کے ساتھ جاتا ہوں:

مصحف بکف و پا بره و دیده به دست

قرآن ہاتھ میں پاؤں راہ میں اور نظر دوست پر

امت کو پہنچنے والا ہر فیض ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے۔ مگر خصائص کا حضور ناگزیر ہے۔ آفتاب کا نور آئینوں میں رنگ کے مطابق، گونا گوں رنگوں میں چمکتا ہے۔ توحید وجودی کے اسرار لطیفہ قلب کی سیر میں ملتے ہیں:

زور با موج گونا گوں آمد

راز بے چوں برنگ چوں آمد

زور گونا گوں موج کے ساتھ آیا، بے چوں کا راز برنگِ چوں آیا۔

یہ توحید غلبہ محبت کے شعبدوں میں سے ہے جو ذکر، مراقبہ، عبادتوں اور خلوتوں کی کثرت سے ملتی ہے۔ مجنوں جہاں کہیں دیکھتا تھا لیلیٰ کی شکل کا مشاہدہ کرتا تھا اور یہ غلبہ محبت کی وجہ سے تھا۔ حضرت مجدد نے بیان کیا ہے اور انبیاء علیہم السلام کا مشرب "العبد عبدو الحق حق "(بندہ بندہ ہے اور حق حق ہے ) فرمایا گیا ہے۔ جو کچھ ان حالات و معارف سے عنایت فرمائیں وہ طالب کی استعداد کے لائق ہو، انتہیٰ۔ والسلام۔ بیٹوں، درویشوں اور بھائیوں کی طرف سے سلام قبول فرمایئے۔

## مکتوب۔۴۷

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ حق جل و علا کے طالبوں کو فائدہ پہنچانے میں سرگرم ہونے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے، بعد از

سلامِ مسنون واضح ہو کہ فقیر تادم تحریر خیریت سے ہے۔ اور آنجناب کی صحت وعافیت مطلوب ہے، ضروری ہے طالبوں کو فائدہ پہنچانے میں سرگرم رہیں اور اپنے اوقات کو وظائف، عبادات اور اشغال واذکار سے تعمیر کرنے کا معمول بنائیں۔ سحری کا وقت گریہ وزاری اور تضرع وعاجزی سے خالی نہ ہو۔ اس وقت اپنے مطلب کی دعا کرنا جو بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ اپنے تمام معاملات کو خداوند کریم کے سپرد کردیں۔ اللہ حافظ وناصر اور معین ومددگار ہوگا۔ والسلام۔ میرے بیٹے کی کتابیں بھیج دیجیے۔

## مکتوب۔ ۷۵

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ خلافت کا معاملہ سپرد کرنے کے لیے قابلیت کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمۂ اللہ تعالیٰ وبارک اللہ فی امرہ۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون اور صحت وعافیت کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ شاہ حسین کے ہاتھ مکتوبِ مرغوب ملا۔ پوشیدہ حالات کی اطلاع ہوئی۔ اس سے قبل آپ کے خطوط کے جواب میمن کے ہاتھ سے بھیج دیئے گئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پہنچے ہوں گے۔ آپ کی صحت کی دعا کی جارہی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہوگی۔ خلافت کا معاملہ اس شخص کے سپرد کیجیے جو عالم بھی ہو اور سلوک کی منزل بھی طے کی ہو۔ معتبر ہو، لوگوں میں عزیز وشریف ہو۔ مخلوق کا رجوع اس کی طرف زیادہ ہو۔ مشائخ کرام کے اوصاف اور اخلاق سے مزین ہو۔ پیرانِ کبار سے عشق ومحبت تمام وکمال رکھتا ہو۔ توجہ دینے میں قوی تاثیرات ظاہر کرے۔ اس کے دل سے حب جاہ وریاست دور ہو چکی ہو۔ تواضع، فروتنی وخاکساری وسخاوت اس کی عادت ہو۔ حق سبحانہ سے مشغولی اسے ہمیشہ کے لیے حاصل ہو۔ اس قسم کا شخص خلافت کے لائق ہے۔

## مکتوب۔ ۷۶

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام لکھا گیا ہے۔ پیر محمد اور اعظم خان جو کہ مخصوص

مریدین ہے، ان پر توجہ دینے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید عفی عنہ۔ سلامِ مسنون کے بعد گزارش ہے کہ پیر محمد طریقت میں داخل ہو چکا ہے، اس نے کچھ توجہ بھی لی ہے۔ جلد ہی آپ کی طرف چلا گیا۔ اس کے حال پر توجہ دی جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ نفع اٹھائے گا۔ اعظم خان جو کہ مخصوص مرید ہے، اس پر بھی توجہات دیجئے۔ والسلام۔

## مکتوب۔ ۷۷

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے ان کے حق میں ترقی کی دعا اور مریدوں کو نفع و ہدایت کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے سلامِ مسنون کے بعد واضح ہو کہ آپ نے اپنے پہنچنے کے بارے میں جو مکتوب مرغوب روانہ کیا تھا، وہ ملا اور خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، اپنی حفاظت سے محفوظ فرمائے اور آپ کے وجود سے رشد طلب کرنے والوں کو نفع دے۔ ہدایت و فائدہ دینے کے سورج کو روز بروز تابندہ تر رکھے۔ وہاں کے لوگوں کے لیے مکتوب لکھ کر حاملِ مکتوب کے ہاتھ بھیج دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مل جائے گا۔ باقی یہاں کے حالات اللہ تعالیٰ کی حمد سے اچھے ہیں۔ بیٹوں اور درویشوں کی طرف سے سلام پہنچے۔

## مکتوب۔ ۷۸

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ من استوٰی یو ماہ فھو مغبون کے بیان میں اور حق جل شانہ کی محبت کی دعا میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب زاداللہ ارشادہ وطول بقائہ علی المستر شدین سلام مسنون اور دعواتِ ترقیات مشحون کے بعد واضح ہو کہ۔ الحمدللہ رب العالمین اس علاقے کے فقیروں کے حالات رب معبود کی عنایت سے بے حد حمد کے مستوجب اور ان گنت اور بے شمار شکر کے لائق ہیں ۔ارحم الراحمین سے آپ کی صحت کا سوال ہے اور امید ہے، نیز ظاہری و باطنی المون اور بیماریوں سے آپ کی عافیت کی مطلوب ہے ۔ نیز اللہ پاک سے طالبوں پر روز بروز اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتے ہوئے افادہ کا سوال ہے۔ آمین کہنے والے بندہ پر اللہ رحم فرمائے ۔ ہمارے صوفیا رحمۃ اللہ علیہم بزرگوں کے نزدیک۔ من استوی یوماہ فھو مغبون (جس کے دو دن برابر رہے وہ نقصان اٹھانے والا ہے) تسلیم شدہ ہے۔ یا اللہ، یا میرے مولا! مجھے اور احباب کو نقصان پانے والوں میں نہ کر۔ بلکہ لمحہ بہ لمحہ ہمارے لیے اپنی محبت اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ فرما۔ اور ان کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور ایسے عمل کی محبت جو مجھے تیرے قریب کردے۔ ہمیں آنکھ جھپکنے کی دیر کے لیے اور اس سے کم وقت کے لیے بھی ہمارے حوالے نہ کر ورنہ ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ ہمیں اس امر کی توفیق دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جس پر تو راضی ہے، ہماری آخرت کو ہماری دنیا سے بہتر بنادے۔ آمین ۔ بیت:

منگر کہ دلِ ابن نیمین پرخوں شد
بنگر کہ ازیں سرائے فانی چوں شد
مصحف بکف و پابرہ و دیدہ بدوست
باپیک اجل خندہ زناں بیروں شد

یہ نہ دیکھو کہ ابن یمین کا دل خونا خون ہوا، یہ دیکھ کہ جب وہ اس سرائے فانی سے گیا، ہاتھ میں قرآن اور پاؤں راستہ پر اور نگاہ محبوب پر، روح ہنستی ہوئی اجل کے پیغام پر باہر آ گئی۔

والسّلام

## مکتوب۔ ۷۹

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اس نصیحت میں کہ کوئی وقت بھی

فضولیات میں نہ گزرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید عفی عنہ، بعد از سلام واضح ہو کہ الحمدللہ ۱۱ جمادی الاولیٰ تک فقیر مع متعلقین خیریت سے ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی و عافیت اور تمام آفات و بلیات سے حفاظت کا متمنی ہے۔ اللہ سے آپ کی روز بروز کثرتِ راہبری اور فائدہ پہنچانے کا سوالی ہے۔ آمین کہنے والے پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ ضروری ہے کہ اوقات میں سے کچھ وقت بھی فضولیات میں نہ گزرے۔ پوری نیاز و عاجزی کے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رہے، اپنے تمام معاملات کو اللہ سبحانہ کے اس طرح حوالہ کرنا جیسے کے نہلانے والے کے ہاتھوں میں میت ہو، اپنے آپ کو اللہ کے سامنے رکھنا وقت کا فرض جان لے۔ رب اکلالی کلایۃ الولید'' الٰہی میں بالکل بچہ کی طرح اپنے کو آپ کے سپرد کرتا ہوں'' وردِ زبان رہے:

ما کار خویش را بہ خداوند کردگار

بہ سپردہ ایم تا کرم اور چہا کند

ہم نے اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے، کہ دیکھیں اس کا کرم کیا کرتا ہے۔

والسّلام

## مکتوب۔۸۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، ملاّ خانان پر توجہ کی سفارش میں جو کہ میرے حضرت (میرے قلب و روح آپ پر فدا ہوں) کے پیر بھائی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید عفی عنہ کی جانب سے، سلام مسنون اور ترقیوں کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ حاملِ مکتوب ملاّ خانان جو فقیر کا پیر بھائی ہے، اس پر توجہ دے کر کامیاب بنائیں:

پیری کہ دم زعشق زند بس غنیمت است

وہ بوڑھا جو عشق کا دم بھرتا ہے غنیمت ہے۔

یادِ حق میں اپنے بالوں کو سفید کرے اور روز بروز شعلہ عشق بھڑکتا جائے۔ سلام ہو آپ پر اور جو آپ کے پاس ہوں۔

## مکتوب۔۸۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ حضرت پر میرے قلب و روح فدا ہوں آپ نے یہ خط مجھے اپنے مرید میاں بہرام کی تعلیم و توجہ کی سفارش میں لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و صلوٰۃ اور دعاؤں کے بعد، اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمۂ اللہ تعالیٰ معلوم ہو کہ اس خط کی تحریر تک کہ ۱۵ محرم الحرام ہے فقیر مع متعلقین مکمل خیریت سے ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، استقامت اور روز بروز آپ کی ترقی ارشاد کا سوالی ہے۔ بحرمت سید البشر، نظر کی کھوٹ سے پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الا کبر۔ اب تک آپ کا خط نہیں پہنچا۔ حاملِ مکتوب بہرام سلسلہ میں داخل ہوا اور جلد ہی آپ کے علاقے کی طرف کا قصد کیا۔ آپ اس کی تعلیم کیجیے۔ والسلام ملاّ فیض محمد اور دوسرے دوست مخصوص بدعا ہیں۔

## مکتوب۔۸۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، پسندیدہ پوستین کے مل جانے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمۂ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید عفی عنہ، بعد از سلامِ مسنون گزارش ہے کہ آپ کی بھیجی ہوئی پسندیدہ ملائم سفید پوستین عبداللہ خان کے ہاتھ پہنچی۔ بہت خوشی ہوئی، اللہ سبحانہ آپ کو ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ آپ کے معاملات آسان کرے اور آپ کو آپ کی تمنا کی غایت تک پہنچائے۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے و السلام علیکم و علیٰ من لدیکم

## مکتوب۔۸۳

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے دوقوموں کے درمیان میں صلح کرانے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید۔ بعد از سلامِ مسنون گزارش یہ ہے کہ آپ ضرور بائی خان کی قوم اور دوسری قوم میں کہ باہم برسرِ پیکار ہیں صلح کرائیے ۔امن وآشتی قائم کیجیے کہ تمام بنی آدم بھائی ہیں چاہیے کہ سب متفق رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، والصلح خیر (صلح بہتر ہے) اللہ جل ذکرہ یہ بھی فرماتا ہے:

**وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما**

اگر مومنوں کے دوگروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو۔

والسلام

## مکتوب۔۸۴

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اپنے کام میں سرگرم رہنے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون واضح ہو کہ۔ الحمد للہ کہ تادمِ تحریر اس علاقے کے فقراء کے حالات مستوجبِ حمد ہیں اور آپ کی صحت جنابِ الٰہی سے مسلسل مطلوب ہے۔ اس سے پہلے آپ کے خط کا جواب بھیج دیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ مل جائے گا۔ اپنے کام میں سرگرم رہیے اور دل میں کسی قسم کی تشویش نہ لائیے۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ (جو اللہ کا ہوگیا، اللہ اس کا ہوگیا) والسلام۔

## مکتوب۔۸۵

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ دو قوموں کے مابین صلح کرانے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون گزارش یہ ہے کہ حاملِ مکتوب عالم خان کا میمن قوم کے ساتھ کچھ جھگڑا ہے۔ اگر آپ کی کوشش سے صلح ہو جائے تو مناسب ہے۔ جس دن سے آپ اس طرف گئے ہیں، وطن پہنچنے کی خبر معلوم نہیں ہوئی لہٰذا منتظر رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ناصر و مددگار ہو۔ والسلام

## مکتوب۔۸۶

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے عمر اور رواج میں اضافہ کی دعا کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ۔ سلامِ مسنون اور ترقیوں کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر اس خط کی تحریر تک خیریت سے ہے، اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی و عافیت مطلوب ہے۔ ملّا شیر محمد کے ہاتھ سے مکتوب مرغوب مل کر خوشی ہوئی۔ آپ کی خیریت معلوم ہو کر سرور پر سرور کا اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور سلسلہ کو آپ اچھے طریقے سے رائج کریں۔ میرا بیٹا عزیز حافظ محمد عمر سلّمہٗ ربہ اب پر آپ کی ملاقات کا شوق اتنا غالب ہوا ہے کہ وہ آپ کے علاقے کی طرف رخ کرنے والا ہے۔ اپنی ملاقات کے بعد، اسی طرف آنے والے قافلے کے ہمراہ برخوردارِ مذکور کو اس طرف بھیج دیجیے۔ یہاں کے مفصل حالات برخوردارِ موصوف کی زبانی معلوم ہو جائیں گے۔ ملّا فیض اور وہاں کے دوسرے دوستوں کو سلامِ مسنون ہو۔ عملاً برخوردار کی آمد موقوف رہی، استخارہ موافق نہیں آیا۔ جو بھی اللہ سبحانہ کریں اسی میں خیر ہے۔ فقط۔ دیگر یہ کہ مولوی شیر محمد پر خوب توجہات کیجیے۔ اللہ تعالیٰ صاحبِ کمال کرے۔

## مکتوب ۔ ۸۷

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بیان میں کہ ہر واقعہ میں خیر کا لحاظ رکھا جائے اگر چہ اس کی حکمت معلوم نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے، سلامِ مسنون اور ترقیوں کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ کا ۲۲ شوال کا گرامی نامہ ملا، خوشی ہوئی جس میں آپ نے کوہ کیسہ میں اپنے قیام کا ذکر کیا تھا۔ جو کچھ ہو جائے اس میں خیر ہوتی ہے۔ رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ ''مولا کی رضا سب سے بہتر ہے''۔ گو اس کی حکمت معلوم نہ ہو:

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

درویش کی جہاں بھی رات ہو جائے وہی اس کی سرائے ہے۔

اللہ سبحانہ کے حکم کے موافق عمل کر کے، اپنے کام میں مشغول و مستعد رہیے اور اپنے اوقاتِ عزیز کو سب سے اہم خیر میں مصروف رکھیے جو کہ یادِ حق سبحانہ ہے۔ خواہ یہ اذکار و اشغال و مراقبات سے ہو یا طاعات و عبادات سے یا تلاوت اور النبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود سے ہو یا طالبوں کے ارشاد و افادہ سے ہو یا کتبِ تصوف، مکتوبات اور تفسیر و حدیث وغیرہ مفید کتابوں کا مطالعہ ہو۔ فقیر کو اپنی دعا سے غافل نہ جانیں:

دیدۂ احمد و دل ہم راہ تست

احمد کی آنکھ اور دل تیرے ساتھ ہے۔

والسلام۔ عبدالرشید کی طرف سے بعد از سلام گزارش ہے کہ ایک جوڑا لنگی بڑی پشاوری اگر مل جائے تو اچھا ہو اور ایک جوڑا لنگی چھوٹی ملتانی بھی اگر پشاوری لنگی نہ ملے تو دو جوڑے ملتانی لنگی، ایک پلنگ پوش ملتانی، چار پانچ پوست بز کوہی، کچھ بادام اور پستہ اور قدرے تاک (انگور کی بیل) ارسال فرما دیں۔ یہ آپ کی مہربانی سے بعید نہ ہوگا۔ اور اگر ایک دوسہ سفید جیسا کہ آپ حضرت صاحب کے لیے لائے تھے، مل جائے تو وہ بھی ارسال فرما دیجیے۔ محمد معصوم کی طرف سے سلام پہنچے۔ فقیر محمد نواب کی طرف سے بعد آداب و تسلیم بصد تکریم و تعظیم عرض یہ کہ آپ پر حقِ ملاقات اور

قدم بوسی یہ ہے کہ اس بے نصیب کے حق میں، اپنے خاص وقت میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت اور حسنِ خاتمہ نصیب کرے۔ سلام ہو آپ پر اور جو آپ کے پاس ہوں۔

## مکتوب۔۸۸

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ اس بارے میں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی جناب سے مرحمت ہو اس پر قانع رہیں اور ھل من مزید کہتے ہوئے ترقی کے طالب ہوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمۂ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید سے کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون اور ترقیوں کی دعاؤں کے واضح ہو کہ۔ الحمد للہ تادم تحریر اس علاقے کے احوال مستوجبِ حمد ہیں اور اللہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور استقامت کی دعا ہے۔ آپ نے اپنے حالات اور اپنے ساتھیوں کے حالات پر مشتمل جو گرامی نامہ لکھا تھا وہ ڈاک کے ذریعہ ملا۔ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے حالات جان کر بہت زیادہ مسرت پہنچی۔ اللھم زد فزد اخواننا فی الدین ''اے اللہ ہمارے دینی بھائیوں میں خوب اضافہ فرما''، لیکن چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی جناب سے مرحمت ہو، اس پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ رہیں بلکہ ''ھل من مزید'' کہتے ہوئے ترقی کے طالب ہوں۔ آپ نے جو اپنے حالات لکھے ہیں یہ سب فنا کے حالات ہیں صرف ایک درجہ باقی ہے اور وہ بقائے تام ہے، چاہیے کہ وہ بھی معدوم ہو جائے اور کچھ نام ونشان باقی نہ رہے۔ نہ وجود اور نہ عدم۔ لاتبقی ولاتذر۔ اس کے بعد حالاتِ بقا ظاہر ہوں گے۔ پھر اس کے ساتھ جو معاملہ ہوگا ہوگا۔ حتیٰ کہ ذاتِ کبریا اس دولت سے نوازے۔ اس کے مدارج بھی بے انتہا ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کمال وتکمیل کے مدارج سے وافر حصہ حاصل فرمائیں گے۔ والسّلام

## مکتوب۔۸۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ چھوٹے صاحب زادہ حافظ مولوی محمد مظہر صاحب مدظلہ کے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وکرامۃ سے حصول مقصد کے

بعد واپسی کے لیے سورۃ لایلف قریش کے ختم کے بیان میں، مبلغ ایک سو روپیہ
وصول پانے اور تفسیر بیضاوی خرید کر بھیجنے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلام مسنون اور ترقی بھری دعاؤں کے۔ الحمد للہ کہ تا دم تحریر کہ پانچ ربیع الثانی ہے فقیر مع متعلقین خیریت سے ہے۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، ترقی اور استقامت کی دعا ہے۔ نومحرم کا لکھا ہوا گرامی نامہ پہنچا۔ صالح محمد کہ آپ نے جس کے حوالے اپنے احوال کی تفصیل بتائی تھی نہیں پہنچا۔ میرے بیٹے عبد الرشید کے لیے ایک چغہ کرکی پہنچا۔ میرا بیٹا مولوی محمد مظہر غلبہ شوق سے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً کی طرف اپنے چالیس رفقاء کے ساتھ چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے مقصود سے نواز کر ہم تک پہنچائے۔ آپ بھی اس مقصد کے لیے دعا کیجیے۔ آپ ہر روز بعد نمازِ صبح یا بعد نمازِ مغرب سورۃ لایلف قریش ایک سو ایک بار مع بسم اللہ کے پڑھیں۔ فقیر کو اپنے احوال سے مطلع کریں۔ والسّلام۔ بیٹوں، بھائیوں اور درویشوں کی طرف سے سلام پہنچے۔

## مکتوب۔ ۹۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمد ؒ کے نام ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ مل جانے اور تفسیر
بیضاوی خرید کر بھیجنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید کی طرف سے، سلام مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ صوب علی خان کے ہاتھ گرامی نامہ ملا، جس سے بہت خوشی ہوئی۔ اس سے پیشتر ایک مکتوب مع سو روپیہ ہنڈی رمضان کے ہاتھ ملا تھا۔ اس کا جواب میں نے لکھا ہے مگر ابھی تک یہیں ہے۔ لہٰذا اس کا جواب نہ پہنچا۔ تفسیر بیضاوی مکمل ۱۶ روپیہ میں خرید لی ہے۔ رمضان کے ہاتھ پہنچ جائے گی۔ بمبئی کے چھاپہ کی تفسیرِ معالم ملتی ہے، لیکن غلط بہت ہے۔ اس کی قیمت بیس روپیہ ہے۔ اگر یہ غلطیوں والی ہی چاہیے تو لکھیے تا کہ بھیج دی جائے۔ دشمنوں کے شر سے حفاظت کی دعا ہے۔ جناب الٰہی سے یقین واثق ہے کہ بالکل نقصان نہ ہوگا۔ بیٹوں کی طرف سے سلام قبول ہو۔

## مکتوب۔۹۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرنے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمۂ اللہ تعالیٰ، سلامِ مسنون کے بعد واضح ہو کہ۔ الحمد للہ فقیر تا دمِ تحریر مع متعلقین بخیریت ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور شریعت و طریقت اور حقیقت پر آپ کی استقامت کی دعا ہے۔ یہی اصل معاملہ ہے اور اس کے بغیر سب کچھ بے کار ہے۔ اللہ سبحانہٗ ہمیں اور آپ کو ثابت قدم رکھے۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔ حافظ شیرازی رحمۃ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
بادوستاں مروت بادشمناں مدارا

دونوں جہانوں کی راحت ان دو باتوں کی تفسیر ہے کہ دوستوں کے ساتھ مروّت اور دشمنوں کے ساتھ مدارت و نرمی

والسلام

## مکتوب۔۹۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ ان کے حق میں دعائے عظمیٰ کے بیان میں نیز صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے کچھ کلمات اور ایک سو روپیہ ملنے کے بارے میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ حمداً کثیراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ و حبیبہ خیر الوریٰ و آلہ واصحابہ البررۃ التقیٰ۔ امابعد۔ اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب کو معلوم ہو کہ تا دمِ تحریر ایں مکتوب اس علاقے کے فقراء کے احوال اللہ سبحانہ کی حمد کے مستوجب ہیں اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، استقامت اور تمام آفاقی و انفسی دشمنوں سے حفاظت کے لیے دعا ہے،

بحرمت سید البشر المطہر عن زیغ البصر علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الاکبر۔ حافظِ حقیقی آپ کو حاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے اور مسندِ ارشاد پر طالبوں کو فائدہ دینے کے لیے سرگرم رکھے اور آپ کے وجودشریف کو یوں رکھے جیسے دوپہر کے وقت سورج۔ داناؤں اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس میں تین خصلتیں ہوں وہ اللہ کا پیارا ہے۔ پہلی سخاوت جیسے دریا کی سخاوت، دوسری شفقت جیسے سورج کی شفقت، تیسری تواضع جیسے زمین کی تواضع۔ نیز فرمایا ہے۔ کہ جل وعلا کے نزدیک بہترین طاعت کمزوروں درماندوں کی فریاد کو پہنچنا، بے چاروں کی حاجت کو پورا کرنا اور بھوکوں کو سیر ہوکر کھلانا ہے۔ چار باتوں کا سات سوطبقات سے سوال کیا گیا تو سب نے ایک ہی جواب دیا:

من اعقل الناس قالوا تارك الدنيا من اكيس الناس قالوا الذى لا يغير بشئى ومن اغنى الناس قالوا القانع ومن افقر الناس قالوا تارك القناعة

۱۔ لوگوں میں سب سے زیادہ عقل والا کون ہے؟ کہا: تارکِ دنیا۔ ۲۔ لوگوں میں سب سے زیادہ دانا کون ہے؟ کہا: وہ مستقل مزاج جو نہ بدلے۔ ۳۔ لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار کون ہے؟ کہا: قناعت کرنے والا۔ ۴۔ لوگوں میں سب سے زیادہ نادار وغریب کون ہے؟ کہا: قناعت ترک کرنے والا۔

نیز یہ بھی فرمایا: الصوفى يصفوبه كل شئى ولا يكدره شئى۔ صوفی سے ہر چیز صاف ہوجاتی ہے مگر صوفی کو کوئی چیز گدلا نہیں کرسکتی نیز فرمایا: لو اردتم بلوغ درجة الكبار فعليكم بعدم الالتفات الىٰ ابناء الملوك۔ اگر بڑوں کے درجے تک پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ تو بادشاہوں کے بیٹوں کی طرف التفات نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو اپنے اولیاء کے اقوال واخلاق سے متخلق کرے۔ اللہ آمین کہنے والے پر رحم کرے۔

میرا بیٹا محمد مظہر غلبہ شوق سے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وکرامۃ کا احرام باندھ کر چالیس آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوا اس کے حق میں دعا کیجیے کہ اپنے مقصد میں صحیح طور پر کامیاب ہوکر گھر واپس آئے۔ میرے بیٹے محمد عمر کے گھر میں فرزندِ نرینہ پیدا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر والا اور نیک بنائے۔ آپ کے بھیجے ہوئے ایک سو روپیہ رمضان خان نے پہنچادیے۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے اور آپ کو ہماری طرف سے بہترین بدلہ دے۔ بیٹوں، بھائیوں اور درویشوں کی طرف سے سلام قبول کیجیے۔ تمام اہلِ حلقہ سلام کہتے ہیں۔

# مکتوب۔۹۳

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے اس فقیر کے حق میں دعا کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی سلمہٗ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلام مسنون واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر تا دمِ تحریر مع متعلقین بخیریت ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، استقامت، کثرتِ ارشاد اور آپ کے مخالفین کے دفع کے لیے دعا گو ہے۔ بحرمت سید البشر المطہر من زیغ البصر۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔ میرا بیٹا محمد مظہر ۹ رجب کو سواری پر سوار ہو کر حرمین کی طرف روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے لائے۔ والسلام

# مکتوب۔۹۴

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے مبلغ ایک سو روپیہ کلدار ملنے کے بارے میں۔ نیز اسی فقیر کے حق میں دعا کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون و دعوات ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ آج ۲۸ ربیع الاخری تا دمِ تحریر، فقیر مع متعلقین بخیریت ہے۔ اور آپ کی خیریت و عافیت کی جنابِ الٰہی سے امید ہے اور دعا ہے۔ مکتوب مرغوب مع مبلغ ایک سو روپیہ و مع پچاس عدد مسواک رمضان کے ذریعہ ملا۔ جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء۔ اس سے پہلے آپ کے اور آپ کے اہلِ خانہ کو بخار کی بیماری کا معلوم ہونے کے بعد دعائیں کی گئیں۔ اب کچھ لوگوں کی زبانی مزاج کی صحت معلوم ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے۔ دنیا کو فیض پہنچانے والا بنا دے۔ میرا بیٹا محمد مظہر اللہ سبحانہ کی عنایت فقیر اور آپ کی دعا سے مکمل خیریت کے ساتھ زیارتِ حرمین شریفین کے بعد بمبئی کی بندرگاہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان شاء اللہ المستعان عنقریب یہاں پہنچ جائیں گے۔ فقط، بیٹوں اور درویشوں کی طرف سے سلامِ مسنون واضح ہو۔

## مکتوب۔۹۵

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سید الاصفیاء سند الاتقیاء لولو محیطِ الحقیقت، بحر مواج المعرفت مولانا و مرشدنا حضرت احمد سعید سلّمہ اللہ سبحانہ نے دارالخلافۃ دہلی سے ارسال فرمایا، فقیر خورشید احمد مجددی کی طرف کشمیر میں۔ اللہ کشمیر کو شر سے محفوظ رکھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی جعل الامکان مراۃ الوجوب اذالوجوب سجحل الامکان مثل حمد جمیع الحامدین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سید الانس والجان افضل الانبیاء والمرسلین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین الذی لو لاہ لما اظہر الله الربوبیة وما خلق الخلق . بیت

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته

لکل هول من الاهوال مقتحم

وعلیٰ اله الطیبین الطاهرین ۔ امابعد۔ برادرِ صالح عزیز وارشد، روشن عادات والے اور درخشندہ کمالات والے الشیخ خورشید احمد المجددی سلّمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ان کا مکتوب گرامی ملا۔ خط آنے سے مجھے خوشی ہوئی اور میں نے یہ شعر پڑھا:

اهلاً لسعدی للرسول حبذا

حب الرسوْل لوجه حب المرسل

سعدی کے لئے خوش آمدید، کتنا اچھا پیغام رساں ہے، پیغام رساں سے محبت پیغام بھیجنے والے کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے

بیماری لاحق ہونے کے بارے میں خط پڑھ کر دکھ ہوا۔ میں نے اللہ سبحانہ سے دعا کی کہ وہ آپ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ لیکن برادرم! مرض تو گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہے، بدنوں اور جسموں کو پاک کرنے والا ہے، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا۔ حمی یوم کفارۃ سنة (ایک دن کا بخار پورے سال کا کفارہ ہے) بیماریاں اور تکلیفیں تو ربِ رحیم علام کے ایلچی ہیں لہذا

یہ محبِ صادق کے ہاں محبوب اور عاشقِ فائق کے نزدیک مرغوب ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ انعام سے زیادہ الم سے لذت پاتا ہے۔ کیونکہ انعام میں نفس کا شائبہ ہوتا ہے اور الم خالصۃً محبوب کی مراد ہوتے ہیں اس میں نفس کا بالکل کوئی حصہ نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ انہوں نے تو ویل (مصیبت) سے بھی استفادہ کیا۔

یہ معرفت شریفہ مقامِ رضا پر پہنچنے سے مربوط ہے۔ مقامِ رضا جو مقاماتِ سلوک میں سب سے اوپر ہے۔ الم اور انعام کا یکساں ہونا افعالِ الٰہی کے تجلی کے ظہور سے مربوط ہے جو کہ اصلِ قلب ہے۔ اس تک پہنچنے کے ساتھ ہی سالک ولایت صغریٰ اور فناء قلبی سے مشرف ہوجاتا ہے جو کہ سالکین ومجذوبین میں سے اولیاءِ معروفین کی دو ولایتیں ہیں۔ اس ولایت کا ثمرہ ونتیجہ اللہ سبحانہ کے ماسوا کا نسیان اور قلب سے علمِ حصولی کا زوال ہے۔ اگر اس مقام سے ترقی حاصل ہو تو سالک ولایتِ کبریٰ تک جا پہنچتا ہے جو کہ انبیاء ومرسلین کی ولایت ہے۔ اس میں برائی کا حکم دینے والے نفس کی تہذیب حاصل ہوتی ہے۔ اس کی فنا اور اطمینان ہوتا ہے پس وہ نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے اور یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية کے خطاب سے مشرف ہوتا ہے یعنی اطمینان اور فنا حاصل ہونے کے سبب وہ اپنے رب تعالیٰ کے مشاہدہ کا اہل بن جاتا ہے۔ اللہ اس سے راضی ہوجاتا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوجاتا ہے فادخلی فی عبادی یعنی میرے مُخلَص بندوں میں شامل ہوجا۔ یعنی لام پر زبر کے ساتھ۔ حالانکہ پہلے لام کے زیر کے ساتھ مخلصین میں تھا۔ وادخلی جنتی یعنی ذوقِ معارف اور فہم اسرار وفنا کی جنت میں داخل ہوجا۔

یہ ولایتِ عظمیٰ علمِ حضوری کے زوال کا نام ہے نیز زوالِ عین واثر، حصولِ شرحِ صدر، نفسِ مطمئنہ کے سریرِ صدر پر ارتقاء، ترکِ وطن، صالحین کا قرب وجوار اختیار کرنے سے عبارت ہے نیز توحیدِ شہودی کے انکشاف سے جیسا کہ ولایۃِ صغریٰ میں توحیدِ وجودی منکشف ہوتی ہے۔

توحیدِ وجودی اور توحیدِ شہودی میں فرق یہ ہے کہ توحیدِ وجودی نام ہے مراتبِ امکان میں سریانِ وجود کے انکشاف کا اور ذرات میں سے ہر ذرہ میں۔ اس مقام پر سالک یہ ابیات پڑھتا ہے۔ جن کا مفہوم ہے:

سمندر سمندر ہے خواہ کتنا پرانا ہو اگرچہ حادثات موجیں اور دریا ہوں، اشکال جو حوادث کی شکل میں ہوں تیرے لئے حجاب نہ بن جائیں کہ وہ شکلیں پردے ہیں، کائنات میں نہ آدم ہے نہ ابلیس نہ سلیمان کا ملک ہے نہ بلقیس، سب عبارت ہیں اور تو معنیٰ ہے اے وہ جو دلوں کا مقناطیس ہے، شیشہ بھی نرم ہوا اور شراب بھی دونوں

بظاہر ایک جیسے ہو گئے اور معاملہ گڈ مڈ ہو گیا، گویا کہ شراب ہے اور پیالہ نہیں اور گویا کہ پیالہ ہے اور شراب نہیں۔

توحیدِ شہودی، حق کا مشاہدہ کرنے سے عبارت ہے اور نظر سے کثرت کے چھپ جانے سے، نہ کہ واقع میں۔ پس توحید وجودی اور توحیدِ شہودی میں واضح فرق ہے۔ توحید شہودی کا انکشاف ضروری ہے تاکہ فنائے اتم حاصل ہو جب کہ سالک کے لیے توحیدِ وجودی کا انکشاف ضروری نہیں، اس لیے کہ حصولِ فناء میں اس کا کوئی دخل نہیں۔ اس لیے امامِ طریقت المشتہر بشاہ نقشبند قدس سرہ نے سالکوں کے لیے جو طریقہ وضع کیا ہے اس میں توحیدِ وجودی کا انکشاف نہیں ہوتا۔ یہ اس لیے کیا تاکہ قلبی معارف اور اعلیٰ مطالب سے جہالت کی وجہ سے قدم نہ پھسلیں۔ پس ہر طالب پر ضروری ہے کہ وہ ان علوم شریفہ پر ایمان لائے، ان کے انکشاف میں کوشش نہ کرے بلکہ وہ کوشش کرے ذکر وفکر میں، اشغال ومراقبات میں اور وہ طاعات، فرائض، واجبات اور نوافل کی ادائیگی میں جن کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ نے کہا:

فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون O

مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ میرا شکر بجالاؤ اور کفر نہ کرو۔

اور اس سے بڑھ کر کون سا مرتبہ اعلیٰ ہو سکتا ہے کہ اسے محبوب، اس سے بہتر مجلس میں یاد کرے۔ حدیثِ قدسی میں آیا ہے:

من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه

جس نے مجھے دل میں یاد کیا، میں اسے دل میں یاد کروں گا اور جس نے مجھے محفل میں یاد کیا، میں اسے، اس کی محفل سے بہتر محفل میں یاد کروں گا۔

طالب کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اوقات میں سے ایک وقت ذکر الٰہی جل جلالہ وعم نوالہ کے لیے خالی کرے۔ ذکر عام ہے خواہ دل سے ہو یا زبان سے، اسم ذات ہو اور نفی واثبات ہو۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا سید الذاکرین وآلہ واصحابہ اجمعین۔

## مکتوب۔ ۹۶

صاحبزادہ عالی تبار حضرت شاہ غلام صدیق صاحب قدس سرہ کے لیے صادر ہوا ہے

اس بیان میں کہ فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کے حال پر عنایت بعینہ حضرت کے حال پر عنایت ہے۔ میرا قلب وروح آپ پر قربان ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بجناب فیض مآب صاحبزادہ عالی مراتب والمناقب سلالۃ الاکابر والا ماجد حضرت شاہ غلام صدیق صاحب دامت عنایتہم۔ بعد از سلام نیاز التیام اور اشتیاقِ ملاقات سراپا برکات گزارش ہے کہ عنایت نامہ عالی کے ورودِ مسعود سے بے اندازہ خوشیاں ملیں۔ اللہ تعالیٰ ان یادآوریوں کو دیر تک سلامت باکرامت رکھ کر مخلوق کے لئے مفید فرمائے۔ دوسری عرض یہ کہ چونکہ ان دنوں اس علاقے میں عزل ونصب (معزول ہونا اور اقتدار میں آنا) ہو رہا ہے لہذا میں ایک پھر عرض کرتا ہوں حاجی صاحب وہاں ہیں۔ وہاں کے لوگوں میں حسد بہت زیادہ ہے۔ امید ہے کہ آنجناب ان کے حامی، معین وناصر ہوں گے کہ وہ بڑے مشائخ کے خلفاء میں سے ہیں۔ ان کے حال پر عنایت بعینہٖ فقیر کے حال پر عنایت ہے۔ آپ کے لئے تفصیل کی ضرورت نہیں اجمال ہی کافی ہے۔ والسلام

## مکتوب ۔ ۹۷

خان ملاؔ کے نام صادر ہوا ہے۔ اس بیان میں کہ یہ فقیر (حاجی دوست محمدؒ) حضرت شاہ صاحب اور حضرت امام ربانی قدس سرہما کے خلفاء میں سے ہیں اور بہت عزیز الوجود ہیں۔ فقیر کی رضا وناراضی تمام مشائخ کی رضا وناراضی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامعِ علومِ معقول ومنقول کاشف فروع واصول خان ملاؔ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید مجددی طریقۃً ونسبتاً۔ سلامِ مسنون وترقیاتِ مشحون کے بعد واضح ہو کہ حاجی الحرمین الشریفین مقبول ربّ المشرقین والمغربین حاجی دوست محمد صاحب حضرت شاہ صاحب اور حضرت امام ربانی قدس سرہما کے خلفاء میں سے ہیں، اس علاقے میں رہتے ہیں اور بہت عزیز الوجود (گراں قدر وکمیاب) ہیں۔ حاجی صاحب موصوف کے دل شریف کی رضا ہمارے سب حضرات کی رضا ہے اور ان کی ناخوشی ہمارے تمام مشائخ کی پریشانی وتکلیف ہے۔ لہذا ان کے دل کی خوشی حاصل کرنے کو ہر چیز پر مقدم سمجھیں۔ اور آپ کے بارے میں زید وعمرو کی باتوں پر کان نہ دھریں۔

انشاء اللہ تعالیٰ ان کی دعا، اعلیٰ ترقیوں کا موجب ہوگی۔ اطلاعاً گزارش کی گئی۔

## مکتوب۔۹۸

امیر دوست محمد خان والی کابل کے نام صادر ہوا ہے۔ گذشتہ مکتوب کے مضامین پر مشتمل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبدۂ خوانین بلند مکان عمدہ اراکینِ عالی شان امیر دوست محمد خان صاحب لازال محفوظاً بعنایۃ الرحمٰن۔ فقیر احمد سعید مجدّدی نسبتاً وطریقۃً کی طرف سے۔ سلامِ مسنون وتحیت اور قولی وفعلی ترقیوں کی دعاؤں کے بعد آپ کے خاطر عاطر پر واضح ہو کہ حاجی حرمین شریفین مقبول ربّ المشرقین والمغربین حاجی دوست محمد صاحب جو حضرت شاہ صاحب اور حضرت امام ربانی قدس سرہما کے خلفاء میں سے ہیں اور وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ ان کے وہاں ہونے کو ہماری عنایت سمجھیے کہ وہ بہت عزیز الوجود ہیں اور اس علاقے کی برکت کا موجب ہیں۔ ان کی رضا، ہمارے سب حضرات کی رضا ہے اور ان کی ایذاء ہمارے تمام مشائخ کی ایذاء ہے۔ آپ حاجی صاحب موصوف کے دل کی رضاء کو سب چیزوں پر مقدم رکھیں۔ اور زید وعمر کے کلام کو آپ کے حق میں نہ سنیں۔ انشاء اللہ ان کی دعا شریف سے دشمنوں پر اعلیٰ فتح ونصرت حاصل ہوگی۔ اطلاعاً گذارش کی گئی۔ والسلام

## مکتوب۔۹۹

سردار غلام حیدر خان، جو والی کابل کے امیر دوست محمد خان کے عزیز تھے کے نام صادر ہوا۔ موضوع گذشتہ مکتوب کی طرح ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبدۂ خوانین بلند مکان عمدہ اراکینِ عالی شان سردار غلام حیدر خان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید، نسب وطریقت کے لحاظ سے مجدّدی کی طرف سے۔ سلامِ مسنون اور ترقیوں [illegible] دعاؤں کے بعد آپ کی خاطرِ عالی پر واضح ہو کہ حاجی الحرمین الشریفین مقبول ربّ المشرقین

والمغر بین حاجی دوست محمد صاحب جو حضرت شاہ صاحب اور حضرت امام ربانی قدس سرہما کے خلفا میں سے ہیں وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ ان کی وہاں موجودگی کو غنیمت سمجھئے کہ بہت عزیز الوجود ہیں۔ اس علاقے میں باعثِ برکت ہیں۔ ان کی خوشی ہمارے سب حضرات کی خوشی ہے اور ان کی ایذاء ہمارے تمام مشائخ کی ایذاء ہے۔ حاجی صاحب موصوف کے راضی رکھنے کو سب پر مقدم رکھئے۔ ان کے حق میں زید وعمرو کے کلام کو نہ سنئے۔ انشاء اللہ آپ کی دعا شریف سے دشمنوں پر زبردست فتح ونصرت حاصل ہوگی۔ اطلاعاً گزارش کی گئی۔ والسلام

## مکتوب۔۱۰۰

اس کینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔ قیامت تک ارشاد کی ترقی کے بارے میں۔ مبلغ ایک سو روپیہ ہدیہ وغیرہ ملنے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وعافاہ وبلغہ الی غایۃ ما یتمناہ۔ از فقیر احمد سعید مجددی۔ کان اللہ لہ عوض عن کل شئی۔ بعد از سلام مسنون ودعوات ترقیات مشحون واضح ہو کہ الحمدللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ۔ اس علاقے کے فقیروں کے حالات، حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی بے قیاس حمد وشکر کے مستوجب ہیں۔ اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت، تمام ظاہری وباطنی آفات سے آپ کی حفاظت اور آپ کے ارشاد میں روز بروز ترقی اور تا روز قیامت آپ کی آناً فاناً ارشاد وارشد کی دعا ہے۔ بحرمت سید الخاص والعام علیہ الصلوٰۃ والسلام من خالق الانام۔ اس سے قبل میں نے ڈاک کے ذریعہ آپ کے خط کا جواب بھیج دیا تھا اور آپ کی طرف سے ایک سو روپیہ اور پچاس عدد مسواک موصول ہونے کی اطلاع بھی بھیج دی تھی۔ انشاء اللہ میرا خط اور وہ اطلاع پہنچ چکے ہوں گے۔ اپنی خاطرِ عاطر کو مطمئن رکھیں۔ نووی مع مسلم جلد آخر، صحاف سے مجلد کروا کے رمضان کے ہاتھ بھیج دی گئی ہے۔ انشاء اللہ جلد مل جائے گی۔ کچھ نبات (مصری) بطور تبرک بھی بھیجی ہے۔ میرا بیٹا محمد مظہر اس ماہ آجائے گا۔ مولوی عبدالرشید اور محمد عمر اور درویشوں کی طرف سے سلام قبول فرمائیے۔ وہاں کے سب ساتھیوں کو دعا کے ساتھ مخصوص کیا جاتا ہے۔

## مکتوب۔۱۰۱

والی کابل امیر دوست محمد کے نام صادر ہوا۔ اس کے بیان میں کہ فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کی دعا لاتعداد فوائد کے لیے موثر ہے۔

بخدمت شریف سردارِ عالی شان بلند مکان عمدۃ الخوانین وزبدۃ الاراکین دوست محمد خان صاحب سلمہم المنّان الواہب۔ ازفقیر احمد سعید نسب وطریقت دونوں کے لحاظ سے مجددی عفی عنہ۔ سلامِ مسنون وتحیت اور دونوں جہانوں میں عافیت کے ساتھ ترقیوں کی دعاؤں کے پسندیدہ ہدیہ کے بعد خاطرِ عاطر پر واضح ہو کہ حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین حاجی دوست محمد صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ قندھار کے نواح میں رہ رہے ہیں۔ آپ حق جل وعلا کے طالبوں کی ہدایت ورشد میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کی حمایت وکفالت آپ اپنی اعلیٰ ذمہ داری سمجھے۔ اس لیے کہ وہاں کے اکثرلوگ حسد وکینہ کے سبب ان سے عداوت رکھتے ہیں اور انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔ حاکموں اور والیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ فساد کرنے والوں کی تادیب وسرزنش کریں تاکہ اللہ والے فارغ البال ہوکر حق سبحانہ کے ذکر میں مشغول رہیں اور دل سے حاکموں اور رئیسوں کے مرتبوں کی ترقی کے لیے دعا میں مصروف رہیں۔ باصفا درویشوں کا وجود غنیمت ہے اور ملکِ عالی میں ان کی امداد واعانت ان گنت اور لاتعداد نتائج کے لیے مفید ہے۔ والسلام۔

## مکتوب۔۱۰۲

قاضی مولوی محمد سعید معروف بہ خان ملا صاحب جو کابل کے قاضی تھے کے لیے صادر ہوا۔ اس بیان میں کہ فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کا وجود اس ملک میں بڑی دولت اور عطیہ کبریٰ ہے۔ اور اسی کے مناسب اور باتوں کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ العلی الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المجتبیٰ

واصحابه البررة التقى . امابعد

فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے بخدمت قاضی القضاۃ مروج شریعت غرا، مربی علم وعلماء، جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول مزین کاشانہ تقویٰ، مبین رموز ابتداء، ملاذ العلماء الاعلام معاد فحول الانام قاضی القضاۃ مولوی محمد سعید اخوندزادہ المعروف بہ خان ملاّ خان صاحب زاد اللہ مجدھم وتقویٰ ھم۔ یہ کہ الحمد للہ، فقیر کا حال تا دمِ تحریر قرینِ عنایت ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی صحت وعافیت اور شریعت پر استقامت کے لئے دعا ہے۔ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی کے ورودِ مسعود سے بہت زیادہ خوشی ملی۔ اللہ تعالیٰ ان یاد آوریوں سے سلامت با کرامت رکھ کر شریعت غرّا کو رائج کرنے والا بنائے۔ اس کے بعد آپ کی خاطرِ عاطر پر یہ مخفی نہ ہو کہ اخوی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ فقیر کے مخلص ہیں اور اس خاندان کے خلیفہ ہیں۔ اس علاقے میں رہائش رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ کی گئی ہر قسم کی معاونت، اجرِ جزیل کا موجب اور بڑے حضرات کی خوشنودی کا باعث ہوگی۔ فقط والسلام خیر ختام۔ مکرّر یہ کہ حاجی صاحب کا اس علاقے میں ہونا ایک عظیم دولت اور عطیہ کبریٰ ہے۔ لہذا ان کی ملاقات کو پوری عمر کی نیکی سمجھئے اور اس کبریت احمر کو کہ سہل الوصول ہے (جس کا حصول آسان ہے) غنیمت سمجھئے۔

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں

ہم آپ کو مقصود کے خزانے کی نشاندہی کئے دیتے ہیں۔

## مکتوب۔۱۰۳

وصیت نامہ اس فقیر کی طرف سے اپنے احباب واصحاب کے لئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد وصلوٰۃ کے بعد فقیر دوست محمد کان اللہ لہ واضح کرتے ہیں کہ ہر شخص کے لئے حدیث شریف کی رو سے وصیت کرنا ضروری ہے، لہذا میں اپنے احباب اور اصحاب کو وصیت کرتا ہوں کہ میرے بعد آپس میں نزاع وجدال نہ کریں اور آپس میں شیر وشکر بن کر رہیں۔ پرانے دستور کی طرح حلقہ ومراقبہ مع مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے ختموں کو لازمی طور پر کریں۔ علومِ شرعیہ کو پھیلانا اور صوفیاء کرام کی

کتابوں کا درس ضروری سمجھیں خصوصاً مکتوباتِ شریفہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ، نفحات اور عوارف المعارف۔ جو خلیفہ میرا جانشین ہو اس کی تعظیم و احترام میں کمی نہ کریں اور اسے میری طرح سمجھیں۔ جان و دل سے اس کی انقیاد و اطاعت کریں۔ اس کے حلقہ اور توجہ میں داخل رہیں۔ سنتِ سنیہ کا اتباع، بدعتِ نامرضیہ سے اجتناب اور صبر و توکل، قناعت و رضا اور تسلیم، اللہ سبحانہ کے ساتھ دوامی مشغولیت اور اللہ کے ماسوا سے اعراض، مخلوق سے تبتل و انقطاع، اللہ کی طرف اقبال اور دنیا اور اہل دنیا کے چھوڑنے کو اپنے وقت کا فرض جانیں۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

## مکتوب۔۱۰۴

جناب حضرت صاحب قدس سرہ کی طرف سے اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام، اس فقیر کو چند اعمال کی اجازت دینے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جب آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کی ڈاڑھ میں درد ہو رہا ہو، یہ درد ڈاڑھ کے بوسیدہ ہونے کی بنا پر ہو یا ریاح کا درد ہو تو آپ ایک پاک تختی لیں اور اس پر پاک ہتھوڑی رکھئے۔ کیل سے ابجد ہوز حطی لکھئے۔ الف پر کیل ٹھونکئے اور ایک بار سورۃ الفاتحہ پڑھئے۔ درد والا اپنی انگلی درد کی جگہ پر زور سے رکھے۔ پھر اس سے پوچھئے کہ آپ کا درد ٹھیک ہو گیا۔ اگر ٹھیک ہو گیا ہو تو بہت اچھا۔ ورنہ کیل باء پر رکھئے اور دوبارہ سورۃ فاتحہ پڑھئے اور پہلے کی طرح اس سے پوچھئے، اگر شفا ہو گئی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ کیل جیم پر رکھئے اور فاتحہ تین بار پڑھئیے۔ اور اسی طرح کرتے رہئے، آپ آخری حرف تک نہ پہنچیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفا دے گا۔

اگر آپ کی کوئی حاجت ہو یا آپ کا کوئی شخص غائب ہو، آپ چاہتے ہوں کہ وہ غائب شخص خیریت اور نفع کے ساتھ واپس آجائے۔ یا آپ کا کوئی بیمار ہو اور آپ چاہتے ہوں کہ اللہ اسے شفا دے تو فجر کی سنتوں اور فرض کے مابین ۴۱ بار سورۃ فاتحہ پڑھیے۔ جس شخص کو باؤلے کتے نے کاٹا ہو اور آدمی کے پاگل ہونے کا اندیشہ ہو تو آپ یہ آیت روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھئے اور اسے کہیے کہ وہ ہر روز روٹی کا ایک ٹکڑا کھائے۔ انھم یکیدون کیدا واکید کیدا فمھل الکفرین امھلھم رویدا۔ جو کسی با اقتدار سے ڈرے تو [illegible] کہیعص کفیت حم عسق حمیت

اور دائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو دوسرے کے حرف پر بند کرلے پھر سب انگلیوں کو۔ جس سے ڈرتا ہو اس کے سامنے کھول دے۔ بچے کا تعویذ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم . اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامة وعین لامة تحصنت و بحصن الف الف لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

جب خسرہ کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا دھاگہ لیجیے اور سورۂ رحمٰن پڑھیے، جب بھی فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہنچیں تو ایک گرہ لگادیں اور اس گرہ میں پھونک ماریں۔ یہ دھاگہ بچے کی گردن میں لٹکادیں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہ اس مرض سے محفوظ رہے گا۔ میں نے تحریر کردہ اعمال کی اجازت حاجی صاحب کو دی

## مکتوب۔۱۰۵

اس کمینہ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے جس وقت جناب حضرت (میرا قلب و روح آپ پر قربان ہو) نے عزمِ حرمین شریفین زادھما اللہ تعظیماً وتکریماً فرمایا اور روانہ ہوئے تو لاہور شہر سے تحریر فرمایا۔ سواری اور سامان کے لیے اونٹ طلب کرنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلّمہٗ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید، بعد از سلام مسنون واضح ہو کہ فقیر کل دس ربیع الثانی کو لاہور سے ڈیرہ اسماعیل خان کی طرف روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ شاہ پور تک گاڑیاں کرائے پر لی ہیں۔ ضروری ہے کہ پندرہ اونٹ جلد شاہ پور کی طرف روانہ فرمادیجیے۔ بارہ اونٹ کجاوہ سمیت ہوں اور تین سامان لیے ہوں۔ تاکہ ہم وہاں سے اونٹوں پر سوار ہوکر آئیں۔ باقی حالات، ملاقات کے وقت واضح ہوں گے۔ والسلام

## مکتوب۔۱۰۶

جب حضرت صاحب قدس سرہ حرمین شریفین زادھما اللہ تعالیٰ شرفاً وکرامةً کو روانہ

ہونے لگے، تو اس وقت آپ نے یہ مکتوب فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کی موجودگی میں ڈیرہ اسماعیل خان شہر میں لکھا، یہ مکتوب ہندستان اور خراسان میں رہنے والے اپنے مریدوں کے نام تھا۔ موضوع تھا کہ حضرت کی جگہ اس فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کو سمجھیں۔ اس فقیر کے لیے اجازتِ عامہ اور اس کے مناسب باتوں کا بیان بھی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله افضل الحمد واجله واعلاه كمايليق بجناب قدسه تعالىٰ و الصلوٰة والسلام علىٰ سيد الورىٰ كما ينبغي ويحرى وعلىٰ آله التقى و اصحابه النقى . امابعد .

ان سطور کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ بہت مدت سے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وکرامۃً کی زیارت کی آرزو دل میں تھی۔ اب ارادہ الٰہی سبحانہ اس کے ساتھ شامل ہوا۔ وہاں کے طواف کی نیت واضح ہوئی اور ہم نے وہاں کا رخ کیا مع اہل وعیال۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے وہاں پہنچائے، لہٰذا میں ہندوستان اور خراسان میں رہنے والے اپنے مریدوں کو لکھتا ہوں کہ وہ میری جگہ مقبول بارگاہِ احد حاجی دوست محمد صاحب کو سمجھیں جو میرے خلیفہ ہیں اور ان سے توجہات لیں۔ وہ میرے خلیفہ ہیں اور ان کا ہاتھ میرے ہاتھ کی طرح ہے، پس مبارک ہے وہ جس نے ان کی اقتدا کی وہ میرے مطلقاً خلیفہ ہیں جس طریقہ سے آپ لوگوں کو حکم دیں، آپ پر ان کی تعمیل لازمی ہے۔ اور ان کے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں ہے۔

اللهم اجعله هاديا مهديا واهدبه الناس طراعلى سبيل الدوام والاستمرار وزاد فى عمره ورشده وصلاحه وفلاحه يارب العالمين بجاه سيد المرسلين صلى الله عليه واله واصحابه اجمعين ويرحم الله عبد اقال اٰمينا والسلام اولا واٰخرا .

## مکتوب۔۱۰۷

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ یہ خط بھی آپ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اسی موقع پر مشافہۃً اس فقیر کے بارے میں صادر کیا خانقاہ شریف کی اجازت

بخشنے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ، فقیر احمد سعید مجدّ دی عفی عنہٗ کی طرف سے واضح ہو کہ فقیر اللہ سبحانہ کے ارادے سے دہلی شریف سے حرمین شریفین کی طرف روانہ ہو رہا ہے۔ خانقاہ اور اپنی محل سرا کے مکانات اور تسبیح خانے کو اپنے خلیفہ مقبول بارگاہ احد حاجی دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے۔ میں نے حاجی صاحب کو اختیار دے دیا ہے کہ سند رہے۔ وہاں خود رہیں یا اپنے خلیفہ کو رکھیں۔ لہٰذا میں نے یہ چند کلمات لکھ دئے ہیں کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ محرّرہ بتاریخ ۱۶ر جمادی الاولیٰ ۱۲۷۴ھ۔

## مکتوب۔۱۰۸

اسی شہر میں اور اسی موقع پر آپ نے یہ مکتوب حضرت امام ربانی مجدّ دومنور الف ثانی قدس سرّہٗ کی اولادِ امجاد میں سے ان صاحبزادگانِ عالی تبار کے نام لکھا جو قندھار میں رہتے ہیں۔ اس مکتوب کا مضمون تھا کہ حضرات نقشبندیہ کرام قدس سرہم کی نسبت۔ جو کمیاب وغنیمت ہے۔ حاصل کرنے کے لئے اس فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کے پاس آمد و رفت رکھیں جو ان بزرگواروں کی نسبت سے مالا مال ہے، وغیر ذٰلک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد، بخدمت برادران عزیز از جان بلند مکان، عالی اقتدران سلالۂ خاندان خلاصہ دودمان صاحبزادگان میاں غلام رسول صاحب، میاں غلام فاروق صاحب، میاں محمد عمر جان صاحب، میاں محمد انس صاحب ومیاں غلام محمد صاحب۔ از فقیر احمد سعید مجدّ دی احمدی کان اللہ لہ۔ بعد از سلام مسنون ودعوات ترقیات مشحونہ واضح ہو کہ فقیر کے احوال مع فرزندان ومتعلقین بفضلہٖ تعالیٰ وتقدس خیر وعافیت سے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آپ کی عافیت واستقامت کے لئے دعا ہے۔ گذشتہ سال، آپ عزیزوں کے والد ماجد کا تعزیت نامہ آپ کی خدمت گرامی میں ارسال کیا تھا۔ امید ہے کہ شرفِ مطالعہ سے گزرا ہوگا۔ صورتِ حال یہ ہے کہ فقیر مع بیٹوں اور متعلقین حرمین شریفین زادہما اللہ سبحانہ شرفاً وتعظیماً روانہ ہو رہا ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل

خان پہنچ کر حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ کشتی کرائے پر لے کر پھر روانہ ہونے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے حرمین شریفین کی زیاراتِ شریفہ سے مشرف فرمائے۔ آپ حضرات بھی فقیر کو غائبانہ علاماتِ قبولیت والی دعاؤں سے یاد کرتے رہیں۔ فقط۔ اس زمانے میں آپ کے آباء و اجداد جو کہ حضراتِ نقشبندیہ ہیں کی نسبت بہت گراں قدر ہے۔ ضروری ہے کہ آپ حضرات اپنے بزرگوں کی طرح نسبتِ شریفہ کے اہتمام میں کوشش کریں۔ تاکہ آپ ان بزرگواروں کی تاثیرات و برکات سے آباد و مالا مال رہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حسنِ اتفاق میں سے ہے کہ حضراتِ نقشبندیہ کے خلیفہ حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں، جو اس علاقے میں رہتے ہیں۔ آپ ان کے پاس حصولِ نسبت اور فیض و فائدہ حاصل کرنے کے لئے آمد و رفت رکھا کریں کہ وہ دین کا چراغ ہیں اور ان بزرگوں کی نسبت سے مالا مال ہیں بلکہ اس علاقے میں اپنی مثال نہیں رکھتے:

دادیم ترا زگنج مقصود نشان
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

ہم نے تجھے مطلوبہ خزانے کا پتہ بتا دیا، اگر ہم نہیں پہنچے تو شاید تو پہنچ جائے

والسلام خیر الختام۔

تینوں بیٹوں کی طرف سے سلامِ مسنون قبول فرمائیے۔

## مکتوب۔۱۰۹

چھوٹے صاحبزادہ مخدوم زادہ عالی تبار جامع کمالات ظاہر و باطن حافظ مولوی حاجی حضرت شاہ محمد مظہر صاحب قدس سرہ کے نام صادر ہوا ہے۔ حق تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنے اور اسی کے مناسب باتوں کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ، بعد از سلامِ مسنون و دعواتِ ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ اکبر آباد پہنچنے کے بارے میں آپ کا خط ملا۔ خوشی ہوئی۔ آپ نے لکھا ہے کہ گویا گھر میں بیٹھا ہوں، کسی قسم کا تکلف (و تکلیف) نہیں ہے۔ ہمیں بے گھر کر کے خود گھر میں بیٹھے ہو، حسبی اللہ ونعم الوکیل:

بستی کمر خویش شکستی کمر ما

ہرچہ رود برسرم چوں توپسندی رواست
بندہ چہ دعویٰ کند حکم خداوند راست
اگر رضائے تو اے دوست نامرادیٔ ماست
مرادِ خویش دگر بار من نخواہم خواست

تو نے اپنی کمر باندھ لی اور ہماری کمر توڑ دی، جو کچھ میرے سر پر بیت رہا ہے اگر تو پسند کرے تو جائز ہے، بندہ کیا دعویٰ کرے خداوند کا حکم درست ہے، اے دوست اگر تیری رضا میری ناکامی میں ہے، تو میں آئندہ اپنی مراد نہ چاہوں گا۔

اللھم وفقنا لما تحب و ترضی واجعل آخرتی خیراً من الاُولیٰ

اے اللہ مجھے ان چیزوں کی توفیق عطا فرما جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے اور میری آخرت کو میری دنیا سے بہتر بنا دے۔

باقی گھر میں، خط لکھنے کے دن تک سب چھوٹے بڑے خیریت سے ہیں۔ والدہ، بھائیوں، دونوں چچوں، اہلِ خانہ، اَمۃ الجمیل اور تمام صاحبان اور دوستوں کی طرف سے سلام پہنچے۔ میاں عظیم اللہ صاحب، سید امیر علی، محمد بخش، عبد الغفار، میر عبد اللہ، ملاّ سکندر، تمام رفقاء، فضلِ معصوم اور ماما وغیرہ کو سلام کہہ دیجئے۔ گھر میں سب صاحبان خیریت سے ہیں۔ والسلام

## مکتوب۔۱۱۰

یہ خط بھی انہی صاحبزادے کے نام ہے۔ حق سبحانہ تبارک وتعالیٰ پر توکّل کر کے مردانہ وار رہنے کے بیان میں۔

فرزندی اعزی ارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید سلامِ مسنون ودعوات ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ خط گوالیار پہنچا۔ اس کے مندرجات واضح ہوئے۔ وَ ھُوَ معکم اینما کنتم۔ اب آپ مردانہ وار چلیے اور حق سبحانہ پر توکل رکھئے:

او بدوزد خرقۂ درویش را
او بدلیا مے نماید خویش را

وہ درویش کی گدڑی سیتا ہے وہ دلوں کو اپنا آپ دکھاتا ہے۔

ارحم الراحمین کارسازی فرمائے گا۔ سورۃ لایلف قریش کا گیارہ بار صبح اور گیارہ بار شام ورد کیجئے۔ حزب البحر بھی کثرت سے پڑھیئے۔ کوچ کرتے وقت اور مقیم ہوتے وقت تین تین بار اعوذ بکلمات اللہ و بسم اللہ الذی پڑھیئے۔ باقی یہاں کے حالت لائق حمد وشکر ہیں۔ آپ کی والدہ، بھائیوں، اہلِ خانہ، نورِ چشموں اور تمام اقرباء کی طرف سے ماوَجَب (جوضروری ہو یعنی سلام ودعا) پہنچے۔

## مکتوب۔۱۱۱

انہی مخدوم زادہ کے نام دردِ ہجر وغیرہ کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی وارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ، بعد از سلامِ مسنون واضح ہو کہ اندور سے آپ کا خط ملا جس نے دکھی دل کو قدرے مطمئن کر دیا:

آنچہ مارا فکر آن می سوفت دردِ ہجر بود
آخر از ناسازی طالع بانہم ساختیم

جس چیز کی فکر ہمیں جلاتی تھی وہ دردِ ہجر تھا، آخر ہم نے تقدیر کی ناسازی کی وجہ سے دردِ ہجر سے نباہ کرلیا۔

لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اندور میں نواب غوث محمد خان سے ملاقات باخدمت ہوئی یا نہ ہوئی۔ فقیر نے وقتِ سحر میں تمہارے لئے دعا کو لازمی کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ کی والدہ بھی، آپ کے فراق کی وجہ سے مضطرب و پریشان رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی مراد پورا کرے۔ نورِ چشم اَمَۃ الجمیل اپنی والدہ کے ساتھ، آپ کو بہت یاد کرتی ہے اور دیگر سب اقارب خیریت کے ساتھ واپسی کی دعا میں مشغول ہیں۔ تمام چھوٹوں اور بڑوں کی طرف سے سلام پہنچے۔ محمد عمر کے گھر میں اب تک ولادت نہیں ہوئی۔ مولوی محمد نواب قرض ادا کرنے کے لئے گوالیار کی طرف گئے ہیں۔ میاں عظیم اللہ، سید اختر علی، عبدالغفار، ملاّ سکندر، میر عبداللہ، محمد بخش، غلام نبی اور ماماوغیرہ سلام کہتے ہیں۔ اور گھر میں سب خیریت ہے۔

## مکتوب۔۱۱۲

یہ مکتوب بھی انہی صاجبزادے کے نام صادر ہوا۔اس میں تجیر سے روکا ہے اور کئی مفید نصیحتیں ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی ثمرة فوادی سلمہ اللہ تعالیٰ وحفظہٗ من جمیع الآفات۔فقیر احمد سعید کی طرف سے بعداز سلامِ مسنون ودعواتِ ترقیات مشحون واضح ہو کہ آپ کا جو کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک ہیں، خط ملا۔اس میں خیریت کے ساتھ بمبئی پہنچنے اور وہاں میاں محمد حسین کے مکان میں اترنے (ٹھہرنے) کا ذکر تھا۔اس خط کے مندرجات واضح ہوئے، فقیر کو تو اس روز خوشی ہوگی جب حرمین شریفین کی زیارت سے فارغ ہو چکے ہوں گے اور بمبئی پہنچ کر لکھیں گے کہ اب میں حضرتِ دہلی کا رخ کر رہا ہوں۔حق تعالیٰ قادر ہے کہ جو لکھا ہے اس کو وقوع میں لے آئے:

سپردم باو مایۂ خویش را
او داند حساب کم وبیش را
خوشاوقتی وخرم روزگارے
کہ یارے برخورد از وصل یارے
بر افروزد چراغ آشنائی
رہائی یابد از داغ جدائی

میں نے اپنا سرمایہ اس کے سپرد کر دیا وہ کمی بیشی کا حساب جانتا ہے، وہ کتنا اچھا وقت ہے اور کتنا مبارک زمانہ جب دوست دوست کے ملاقات سے لطف اندوز ہو،
آشنائی کا چراغ روشن ہو اور جدائی کے داغ سے رہائی ملے

ارحم الراحمین اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرے گا۔آپ نے لکھا تھا کہ اپنی عمر سے میری عمر دراز چاہتے ہیں۔لقد تحجّرتَ واسِعاً۔(آپ نے ایک وسیع کو محدود کر دیا) حق جلّ وعلا کے نزدیک کس چیز کی کمی ہے۔سبحانہ اللّیل والنّھار لا یعصیہ شئی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب۔''اس کی ذات پاک ہے۔شب و روز ہر چیز اس کی تابع ہے۔وہ جو چاہتا ہے

اسے مٹاتا اور جو چاہتا ہے اسے ثابت وقائم رکھتا ہے'' کہ آپ اسی سے چاہتے ہیں:

آنچہ در فہمت نیابد آں دہد

اللہ وہ کچھ دیتا ہے جو تمہاری سمجھ میں بھی نہیں آتا۔

اس کی عطائے بے نہایت کی وسعت کے لئے یہ معمولی بات ہوگی۔ اگر وہ ہر فرد کو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام جتنی عمر دے دے تو اس کے ملک سے ایک ذرہ بھی کم نہ ہو:

اے برادر بے نہایت در گہیست

اے بھائی اس کی بارگاہ بے نہایت ہے جس کی انتہا نہیں۔

آپ اس کے بعد وسیع چیز کو محدود نہ کریں۔ جو کچھ رفقاء کی ایذا اور اپنی برداشت کے بارے میں آپ نے لکھا تھا، اللہ تعالیٰ زیادہ صبر وتحمل عنایت فرمائیں اور آپ کو خلاقِ محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام سے متصف کریں:

بدی را بدی سہل باشد جزاء

اگر مردی احسن الیٰ من اساء

برائی کا بدلہ برائی سے دینا آسان ہے۔ اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی کر۔

بزرگوں نے فرمایا ہے جو شخص تین خصلتیں رکھتا ہے، اللہ کا محبوب ہے۔ سخاوت دریا کی سخاوت کی طرح، شفقت سورج کی شفقت کی مانند کہ نجس کو پاک کر دیتا ہے اور تواضع زمین کی تواضع کی طرح۔ اللہ تعالیٰ اس درماندہ کو اور اس کے متعلقین کو ان صفات سے مزیّن کرے۔ (آمین) سمندر پر سوار ہونے کے بعد، حزب البحر کو معمول سے زیادہ پڑھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگی اور جہاں سے بھی ممکن ہو اپنی خیریت کی خبر لکھتے رہیں۔ حلقہ اور مراقبہ مستقلاً جاری رکھیں:

نان کم ناید تو بر درگاہ باش

رزق کم نہیں ہوگا بس تو درگاہ میں رہ

والدہ، اہلِ خانہ، نورِ چشم اور بھائیوں مع اہل وفرزندان کی طرف سے ماوَجب پہنچے۔ بھیجے گئے خطوط ہر ایک کو اور پیغام محمد بخش کو پہنچا دیا گیا۔ میاں عظیم اللہ، سید امیر اعلی، ملّا سکندر، میر عبداللہ، عبد الغفار اور تمام رفقاے کو خاص دعاؤں سے یاد کیا جاتا ہے۔ عبداللہ شاہ اور تمام دوست سلام کہتے ہیں۔

## مکتوب ۔ ۱۱۳

انہی صاحبزادہ ممدوح کے نام تحریر ہوا۔ موضوع ہے۔ حق تعالیٰ کی مرضی اور اس کے مناسب پر عمل کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی مولوی محمد مظہر سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ کیجئے۔ آپ کا ۲۹ ر جمادی الاولیٰ کا لکھا ہوا مکتوبِ مرغوب ۷ ر جمادی الاخریٰ کو ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔ لکھا تھا کہ اب تک جہاز نہیں پہنچا۔ اس کا سبب نہیں لکھا کہ کس طرف سے نہیں پہنچا۔ یہ سبب لکھا جائے۔ یہاں سننے میں آیا ہے کہ حرمین شریفین کے راستے میں ترکوں اور عربوں میں جنگ ہو رہی ہے اور راستہ پُر امن نہیں ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہو تو پھر اس علاقے میں جانا مناسب نہیں ہے۔ بہر حال کیا فائدہ؟ اگر آپ عزیز از جان کا عمل مرضیِ حق کے مطابق اور اس کے مناسب نہیں ہے اور آپ اپنی رائے کے تابع ہیں:

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

اے پیارے نصیحت سن کہ سعادت مند جوان پیرِ دانا کی نصیحت کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ روکنے میں جو اس قدر مبالغہ کیا وہ بالکل مفید نہ ہوا اب کیا مؤثر ہوگا؟

کوشش از بار در گراں شدہ است
نشود نالہ وفغان مرا

کوشش بوجھ سے بوجھل ہو چکی ہے میرا نالہ وفغاں بلند نہیں ہو رہا۔

حسبی اللہ و نعم الوکیل ، نعم المولیٰ و نعم النصیر ۔ والدہ، بھائیوں، ام الفضل، امۃ الجمیل، تمام رشتہ داروں، دوستوں اور قاری قاسم صاحب کی طرف سے سلام و دعا پہنچے۔ گھر میں آپ کے سب رفقاء خیریت سے ہیں۔ میاں عظیم اللہ صاحب، سید امیر علی، عبد الغفار، ملّا سکندر اور میر عبد اللہ وغیرہم کو سلام کہہ دیجئے۔ ماما کو دعا کے بعد معلوم ہو کہ آپ کے دونوں قرآنوں کا ہدیہ پندرہ روپے مولوی صدر الدین کی بیوی کے پاس ہے۔ اگر چاہیئے تو بھیج دی جائے۔ میں نے مبلغ پینتالیس

روپیہ معرفت قطب الدین تاجر بنام مولوی عبداللہ بھیجے ہیں۔اس کی تفصیل کہ چالیس روپیہ غفور بخش کے لئے اور پانچ روپے والدہ عزیز الدین کے حج کے لئے،اس کے ساتھ پرچہ میں بھی لکھی ہے۔اب تک اس رقم کے پہنچنے کے بارے میں معلوم نہ ہوا،اس بارے میں لکھا جانا چاہئے۔

## مکتوب۔۱۱۴

انہی مذکور الصدر مخدوم زادہ کے نام صادر ہوا۔دعائیں دی گئی ہیں۔

فرزندی اعزی ارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ۔فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون ودعوات ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ آپ کا مکتوب مرغوب ملا۔حرمین شریفین صانہما اللہ سبحانہ وساکنیہما وزائریہما عن شر المفسدین کے امن وامان کی اطلاع پر مشتمل تھا۔خط کے مطالب واضح ہوئے۔اللہ تعالیٰ اس ملک کو،وہاں کے باشندوں کو اور وہاں کے زائرین کو ہمیشہ شریروں کے شر سے محفوظ رکھے۔اور آپ قرۃ العین (آنکھ کی ٹھنڈک) کو دلی مقصد میں کامیاب کرے۔اس فقیر کو بھی قلبی تمنّا سے مشرف کرے۔جنابِ اللہ سبحانہ سے فقیر کی یہی دعا ہے کہ اس میرے بیٹے کو حرمین شریفین کی زیارت کرنے کے بعد جلد پوری صحت اور عام عافیت کے ساتھ فقیر کے پاس پہنچائے۔ آمین یاربّ العالمین۔آمین کہنے والے پر اللہ رحم کرے۔انہ مجیب علیم بذات الصدور۔

دوست کا روشن ضمیر،دنیا دکھانے والا جام ہے،وہاں انہیں حاجت ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے

آپ کی والدہ کی طرف سے دعاؤں کے بعد یہی گذشتہ مضمون ہے۔اپنے اہلِ خانہ،امۃ الجمیل،بھائیوں،دونوں چچوں،تمام رشتہ داروں،دوستوں اور شاہ غلام محمد کی طرف سے سلام پہنچے۔تمام رفقا کو سلام پہنچے۔

## مکتوب۔۱۱۵

شیخ جمال الدین کشمیری تاجرِ شال ساکن جریدہ بمبئی کے نام صادر ہوا جو کہ غوث ربّانی قطبِ جہان،جناب حضرت غلام علی شاہ صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس کے مخلص مریدوں میں سے ہیں۔اس خط میں دعائیں ہیں اور یہ کہ مودت کا رابطہ

قرابت (رشتہ داری) سے بہتر ہے۔ اور اسی کے مناسب باتیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرم صاحب کرم فرمائے من میاں جمال الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید مجددی بعد از سلام مسنون ودعواتِ ترقیاتِ دارین مشحون واضح ہو کہ۔ آپ کا گرامی نامہ ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے میرے عزیز بیٹے سلمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات، اپنے حالات اور حرمین شریفین کے پر امن ہونے کے بارے میں لکھا تھا۔ میرے بیٹے کے خط سے آنجناب کا اخلاص ومحبت اور خاطر داری اور میرے فرزند ہونے کی نسبت سے اس کی خدمت گزاری واضح ہوئی۔ جزاکم اللہ سبحانہ عنا خیر الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں بے اندازہ برکتیں عنایت فرمائے انشاء اللہ تعالیٰ۔ حرمین شریفین صانہما اللہ تعالیٰ عن شر المفسدین کے پر امن ہونے کے بارے میں جو کچھ آپ نے لکھا اس سے اطمینان ہوا۔ اب میں نے اپنے بیٹے کو اجازت دی ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے، سواری پر سوار ہو کر، اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر (حج کرنے کے بعد) جلد گھر واپس آجائے۔ اللھم کن لہ معینا وکفیلا حافظا فی البحر والبر بجاہ حبیبک المطہر صلی اللہ علیہ وسلم افوض امری الی اللہ۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی مدد کرے۔ حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر نسخہ فرزندی سالوں کے بعد تصحیح کو پہنچا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مقاصد کی انتہا تک پہنچائے اور اپنے کرم واحسان سے اس کی عمر میں برکتِ کثیر عنایت فرمائے۔ اب چونکہ اپنے بیٹے کے لئے دعا کی ہے، آنجناب کے لئے بھی دعا کا التزام کروں گا کہ آپ دینی اخوت رکھتے ہیں، اس لئے کہ حضرت پیرومرشد قدس سرہ کا مقولہ ہے کہ مؤدت کا ربط وتعلق قرابت ورشتہ داری سے بہتر ہے۔ میرے بیٹے کی خدمت تمام پیروں کی خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے آپ سے قبول فرمائے اور آپ کا اجر دو چند کرے، آپ کے معاملات آسان فرمائے اور آپ کی امیدیں پورا کرے۔ بحرمتِ سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الاکبر۔ والسلام۔ شاہ غلام محمد کی طرف سے سلام قبول کیجئے۔ میاں عزیز اللہ صاحب کو فقیر کی طرف سے سلام مسنون پہنچا دیجئے۔

## مکتوب۔ ۱۱۶

حضرت قدس سرّہ کے ایک خلیفہ مجاز بحقائق ومعارف تخمیر میاں عبد القدیر صاحب کے نام صادر ہوا۔ اس بیان میں کہ فرصت غنیمت ہے اور اسی کے مناسب باتیں۔

برادر عزیز وافر تمیز میاں عبد القدیر صاحب سلمہ اللہ از فقیر احمد سعید، سلامِ مسنون اور ترقیوں

بھری دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ مکتوبِ مرغوب ایک مدت کے بعد ملا۔ جس سے بہت خوشی ہوئی۔ لیکن معلوم نہ ہوا کہ آپ نے پھر حرمین شریفین کا ارادہ کیا ہے یا بمبئی میں مقیم رہیں گے۔ اگر حرمین شریفین جانے کا عزم ہو تو میرے بیٹے سے جو فقیر کے معارف کا نسخہ ہے باطن کے علوم واسرار ضرور سیکھیں کہ فرصت غنیمت ہے۔ فقیر سے پھر ملنے کا موقعہ ملے یا نہ ملے۔ ملاقات کا فائدہ یہی ہے کہ حضرت حق سبحانہ کا عرفان حاصل ہو جائے اور حضرات کی نسبت سے مکمل حصہ مل جائے۔ والسلام۔ میرے بیٹے مولوی عبدالرشید، حافظ محمد عمر اور حافظ محمد عظیم کی طرف سے سلام ہو۔

## مکتوب۔ ۱۱۷

چھوٹے صاحبزادے مدّظلہ کے نام اپنے وطنِ مالوف میں جلد آنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی حاجی الحرمین الشریفین سلمہ اللہ واوصلہ الینا عاجلاً۔ از فقیر مبتلا بہجران شدید احمد سعید عفی عنہ۔ سلام مسنون اور جلد واپس آنے کی دعاؤں کے بعد مطلع ہو۔ الحمد للہ کے تا یومِ تحریر کہ ۱۳ ؍محرم ہے، فقیر کے احوال مع متعلقین مستوجب حمد ہیں اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی اور سلامتی وغنیمت کے ساتھ آپ کی جلد واپسی کا ملتجی ہے۔ آمین کہنے والے پر اللہ رحم فرمائے۔ اللہ تعالیٰ وطنِ مالوف میں داخل کر کے بچھڑے ہوؤں کو خوش کرے۔

کتنا اچھا وقت ہے اور کتنا مبارک زمانہ، جب دوست دوست کی ملاقات سے لطف اندوز ہوں، آشنائی کا چراغ روشن ہو، اور جدائی کے داغ سے رہائی ملے۔

آپ نے اپنے خطوط کے جواب نہ پہنچنے کی جو شکایت لکھی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا خط صرف عدن سے پہنچا تھا۔ اس کا جواب یکم رمضان کو لکھ کر شیخ جمال الدین صاحب کے خط کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ تعجب ہے کہ آپ جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں تک نہیں پہنچا۔ اس کے بعد رات دن آپ کے خط کا انتظار تھا۔ اب یہ خط ملا۔ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کے لئے روانگی کے وقت ۱۲؍ شوال کا لکھا ہوا ملا۔ تسکین ملی۔ اللہ تعالیٰ مکمل تسکین عنایت فرمائے۔ آپ کا بمبئی میں داخل ہونے اور اس طرف رخ کرنے کا خط آئے۔ آمین۔ امّ الفضل، امۃ الجمیل اور آپ کا بیٹا شیخ احمد جو رمضان المبارک میں پیدا ہوا اللہ تعالیٰ اسے عمر والا اور نیک کرے، سب مکمل خیریت سے اپنے

اوقات کو آپ کی یاد میں گزار رہے ہیں۔ آپ کی والدہ رات دن آپ کی یاد میں آنکھوں میں آنسو رکھتی ہیں اور جگر کو کباب بنا رکھا ہے۔ وہ بصد شوق دعا دے رہی ہیں۔ بھائی اور دیگر تمام قریبی رشتہ دار اشتیاق سے سلام پہنچا رہے ہیں۔ تمام احباب کی طرف سے سلامِ مسنون پہنچے۔ میاں عظیم اللہ صاحب، میر امیر علی، عبد الغفار، میر عبد اللہ، ملاّ سکندر، محمد بخش، فضل معصوم اور دسرے رفقاء کو سلام کہئے۔ گھر میں سب خیریت ہے۔ آپ نے اپنے بارے میں جو انعامات لکھے الحمد للہ علیٰ ذٰلک فقیر نے بھی دیکھے اور گھر میں بیان کئے۔ اللھم زد فزد۔ آمین۔ اب اپنے آنے میں توقف کیجئے۔ والسلام

## مکتوب۔۱۱۸

بڑے صاجبزادہ مخدوم زادہ علی تبار مشغولِ ربّ حمید بارگاہِ مجید حافظ مولوی حاجی شاہ عبد الرشید صاحب قدس سرہ کے نام صادر ہوا ہے۔ اس بیان میں کہ طالبوں کو نسبت القاء کرنا طاعات میں سے سب سے افضل ہے۔ وغیر ذلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ واجعلہ کاباۂ الکرام (اللہ اسے اپنے معزز آباء کی طرح بنادے) از فقیر احمد سعید کے بعد از سلامِ مسنون و دعوات ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ۔ الحمد للہ کہ تا دمِ تحریر جو کہ ۱۴ ار صفر ہے۔ اس علاقے کے احوال مستوجبِ حمد ہیں اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی اور عافیت کے لئے دعا ہے۔ مکتوب مرغوب نے اپنے ورودِ مسعود سے مسرتیں پہنچائیں اور اس کے مضامین واضح ہوئے۔ اللہ نے چاہا تو پیرانِ کبار کے واسطے سے طالبوں کو آپ سے بہت فائدے پہنچیں گے۔ اس بارے میں اپنے دل کو مطمئن رکھیں اور طالبوں کے حق میں بہت توجہات کریں اس میں ماوشما کا تو بہانہ ہوتا ہے۔ شجرہ منظومہ آپ کے مطالبے پر اس خط کے ساتھ ہی بھیجا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ المستعان پہنچ جائے گا۔ اس سے پہلے بھی ایک خط بھیجا گیا ہے وہ بھی مل گیا ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ اس آخری زمانے میں حضرات کی کی نسبت عنقا ہو چکی ہے۔ طالبوں کے حال پر توجہ دینا اور انہیں نسبت القاء کرنا سب سے افضل نیکی ہے۔ آپ نے یہ قول سنا ہوگا۔ ان من احب عباد اللہ من حب اللہ الی عبادہ (اللہ کے بندوں میں سے پسندیدہ ترین وہ ہے جو اللہ کو اس کے بندوں میں محبوب بنادے) فقط والسلام۔

برخوردار محمد معصوم، لمۃ الرشید، میاں جمیل الرحمٰن، حافظ پیر محمد، عبد الرحیم، شرف الدین، خدا بخش اور

برات محمد کے لئے خصوصی دعائیں۔ میاں طفیل احمد صاحب، میاں نجم الدین صاحب، مولوی ولی النبی صاحب اور میر محمد خان کو سلام مسنون پہنچے۔ محمد رضا خان اور زین العابدین خان کے حالات کے بارے میں معلوم نہیں ہوا کہ آپ کے پاس آتے ہیں یا نہیں اور ملاقات کرتے ہیں یا نہیں۔ ان کے بارے میں بھی لکھئے۔ اپنی والدہ اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے، نورِ چشمان اور چھوٹے بڑے تمام رشتہ داروں کی طرف سے حسب مرتبہ ما وَجَب ہو۔ ابھی تک میاں مظہر کی طرف سے سواری (جہاز) سے اترنے پر مشتمل خط نہیں آیا۔ جس وقت آئے گا لکھ دوں گا۔ میرے بیٹے محمد عمر اور عبداللہ بن عمر کی طرف سے سلامِ مسنون واضح ہو۔ فقیر کی طرف سے محمد گل علی خان صاحب ولی عہد بہادر کو بھی سلام مسنون پہنچا دیجئے۔

دونوں جہانوں کے کمترین محمد ارشاد حسین کی طرف سے بعد سلامِ مسنون گزارش یہ ہے کہ طریقت کا خواہاں حضرت حق سبحانہ کی توفیق سے خود بخدمتِ اقدس سے مشرف ہوگا اور بعض مشرف ہوئے ہیں، ان کے نام لکھنے کی حاجت نہیں ہے۔ مذکورہ صدر تمام صاحبان کی خدمت میں سلامِ مسنون۔

## مکتوب ۔ ۱۱۹

یہ مکتوب بھی انہی صاحبزادہ ممدوح کے نام صادر ہوا ہے۔ توجہ دینے کے لئے ہمت کرنے کے بارے میں جو بہترین عبادات سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی اعظمی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے بعد از سلام مسنون ودعواتِ ترقیات مشحون واضح ہو کہ آپ کے گرامی نامہ ملنے سے خوشی ہوئی۔ ولی عہد بہادر کے سلسلہ میں داخل ہونے کا حال معلوم ہوا۔ لیکن آپ نے توجہ کے ادراک کے حال میں، شانِ ظہور اثر کی استعداد کی کیفیت نہیں لکھی۔ اسے لکھئے۔ توجہ بہترین طریقہ سے دیں تاکہ نسبتِ نقشبندیہ کی چاشنی حاصل ہو اور مشغولی غالب ہو اور شعلۂ عشق بڑھے۔ اور چونکہ یہ امر بہترین عبادات سے ہے، اس لئے اس پر صرفِ ہمت ضروری ہے۔ محمد رضا خان کے احوال بھی نہیں لکھے کہ وہ حلقہ میں داخل ہوئے ہیں یا نہیں۔ آپ اپنی آمد کے سلسلہ میں ولی عہد بہادر کے دل کی رضا کا خیال رکھیں۔ ان کی طبیعت کو آزردہ کر کے آنا مناسب نہیں ہے۔ آپ دوسرے لوگوں کے حالات بھی لکھئے جو کہ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ نواب صاحب سے ملاقات کے مفصل حالات لکھئے۔ جہاز سے بیٹے کے اترنے کا خط اب تک

نہیں پہنچا۔ باقی ہر طرح سے خیریت ہے۔ والدہ صاحبہ، اہلِ خانہ اور ان کے نور چشموں کی طرف سے، بھائی، دونوں چچوں مع والدہ ماجدہ اور پھوپی صاحبہ اور تمام چھوٹے بڑے قریبی رشتہ داروں کی طرف سے سلام ودعا پہنچے۔ محمد معصوم، امۃ الجمیل اور وہاں کے تمام صاحبان کو دعاؤں سے مخصوص کیا جاتا ہے۔ آپ کی والدہ کی طرف برخورداری امۃ الرشید کو واضح ہو کہ آپ جب بھی وہاں کے بزرگوں کی ملاقات سے سیر ہو جائیں اسی وقت یہاں کے لئے روانہ ہوں اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کریں۔ کمترین خادم ارشاد حسین عفی عنہ کی طرف سے سلامِ مسنون کے بعد واضح ہو کہ اوقاتِ مخصوصہ میں فقیر کو دعائے خیر سے فراموش نہ کریں۔ مولوی محمد غوث صاحب کی طرف سے بھی سلامِ مسنون قبول کیجئے۔ میاں جمیل الرحمٰن، ان کے گھر والوں (اہلیہ) اور برخوردار محمد معصوم کو فقیر کی طرف سے مقبول دعائیں ہوں۔

## مکتوب۔۱۲۰

چھوٹے صاحبزادے کے نام صادر ہوا ہے۔ اس حدیث شریف کے بیان میں۔
''من قضی نھمتہ فلیجعل الی اھلہ وغیر ذلک''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی حاجی الحرمین الشریفین سلمہ اللہ تعالیٰ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ از سوختہ دوری ومہجوری احمد سعید مجددی معصومی کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون ودعواتِ ترقیاتِ مشحون واضح ہو کہ آپ قرۃ العین ومسرۃ الاذنین (آنکھ کی ٹھنڈک اور کانوں کی مسرت) کا ۲۰ رصفر کا مکتوب مرغوب ملا، جس میں جہاز سے اترنے اور بمبئی میں داخل ہونے کا بیان تھا۔ دیدہ دل کو بے اندازہ مسرت ملی۔ پس میں نے اللہ کے حضور سجدۂ شکرانہ ادا کیا اور کہا۔

اے دل خوشخبری ہو کہ مسیحا آتا ہے، کہ اس کے اچھے سانسوں سے کسی کی خوشبو آرہی ہے، سعدی کے لئے خوش آمدید، کتنا اچھا پیغام رساں ہے، پیغام رساں سے محبت پیغام بھیجنے والے کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے، اے فلکِ مینا فام انصاف کر کہ ان دونوں میں زیادہ آہستہ کون آرہا ہے، تیرے دنیا کو روشن کرنے والا سورج مشرق سے، یا میری دنیا کو ٹھنڈک پہنچانے والا (محبوب) جو شام کی جانب سے آتا ہے

اب اس لازم الوثوق (جس پر یقین واعتماد کرنا ضروری ہے) ارشاد من قضی نعمتہ

فلیجعل الی اهله (جس نے اپنی حاجت اور خواہش پوری کر لی اسے چاہئے کہ اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹے) کے مطابق جانے بعد اب جلد واپس آیئے۔ جب اے بیٹا، آپ صورت سے گذر کر معیت تک نہیں پہنچے ہیں اب صورت سے کیا کام؟ حضرت حق سبحانہ کی معیت کے ساتھ آئیں۔ خواجہ کی معیت کیا درکار ہے؟ مولوی محمد نواب صاحب گھر گئے ہیں۔ قاموس اور مثنوی دونوں موجود ہیں، فروخت نہیں ہوئیں۔ حکیم عبدالحق نے آپ کے جانے کے بعد تیس روپے دئے تھے، آپ کے لکھنے کے مطابق میں نے محمد عمر کے حوالے کر دئے ہیں۔ تمام رفقاء کے گھر میں خیریت ہے۔ البتہ سید امیر علی کا بڑا لڑکا وبائی ہیضہ کے عارضہ میں انتقال کر گیا ہے۔ فقیر کی طرف سے ترقیوں کی دعاؤں کے بعد مضمون خط ایک ہی ہے۔ بھائیوں، نور چشموں، ام الفضل، امۃ الجمیل، شیخ احمد، دادی اماں و پھوپی صاحبہ اور اماجان اور تمام چھوٹوں بڑوں کی طرف سے مَاوَجَبَ پہنچے۔ فقیر محمد ارشاد حسین کی طرف سے سلام مسنون اور انتہائی ملاقات کا شوق ملاحظ فرمایئے اور فقیر کے لئے آپ نے جو دعا کا وعدہ کیا ہوا تھا اسے خاطرِ عاطر سے فراموش نہ فرمایئے۔ حج بخیریت مبارک ہو اور حضرت کے تمام رفقاء جیسے میر عبداللہ، ملّا سکندر اور عبدالغفار وغیرہم کو سلامِ مسنون واضح ہو۔

## مکتوب۔۱۲۱

بڑے صاحبزادے کے نام ہے۔ اس اطلاع کے لئے کہ چھوٹے صاحبزادے سفرِ حجاز کے بعد بمبئی پہنچ گئے ہیں، وغیر ذٰلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اعزی ارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے سلامِ مسنون اور ترقی بھری دعاؤں کے بعد خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ کل برخوردار محمد مظہر کا بمبئی سے خط ملا۔ اس نے بمبئی کے بندرگاہ میں اپنے تمام رفقاء سمیت عافیت کے ساتھ پہنچنے کا لکھا ہے۔ الحمد للہ کہ یہ اطلاعاً لکھ دیا ہے۔ اس سے پہلے ولی عہد بہادر کے خط سے واضح ہوا تھا کہ آپ برخوردار بتاریخ یکم ربیع الاول اس طرف رخصت لے کر آنے والے ہیں۔ چاہئے کہ رخصت لینے کے بعد برخورداری سمیت اس طرح آنے میں توقف نہ کریں۔ اسی وجہ سے جانماز، جرابیں اور مولود شریف بھیجنے میں ہم نے توقف کیا۔ فقط۔ تمام چھوٹوں بڑوں کی طرف سے مَاوَجَبَ قبول ہو (یعنی سلام و دعا حسبِ مرتبہ)۔ میرے بیٹے محمد عمر کی طرف سے بعد سلامِ

مسنون یہ کہ آتے وقت مولد شریف مؤلفہ مولوی حبیب النبی صاحب، مولوی ولی النبی صاحب سے یا جہاں کہیں سے ملے اپنے ہمراہ لائیں۔فقط۔فقیر محمد ارشاد حسین کی طرف سے سلامِ مسنون قبول ہو۔

## مکتوب۔۱۲۲

چھوٹے صاحبزادے کے نام صادر ہوا، اشتیاق ملاقات اور دعاؤں کے مضمون پر مشتمل ہے

فرزندی اعزی ارشدی حاجی الحرمین الشریفین سلمہ اللہ تعالیٰ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ۔فقیر احمد سعید عفی عنہ کی طرف سے سلامِ مسنون اور ترقیوں بھری دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ سات ربیع الاول کے مکتوبِ مرغوب نے اپنے ورودِ مسعود سے مسرتیں پہنچائیں۔ ۲۷ر صفر کے خط نے بھی بہت خوش کیا تھا۔اللہ تعالیٰ آپ قرۃ العین کو مکمل خیریت کے ساتھ وطنِ مالوف میں داخل کر کے مشتاقوں کو مسرور کرے۔ضروری ہے کہ آپ جلد یہاں گھر کی طرف روانہ ہوں۔آپ کے لئے اور شیخ صاحب کے لئے ہر روز بعد سحر دعا کا التزام ہے۔ ارحم الراحمین بے چاروں کی دعا کو قبول فرمائے گا اور شیخ صاحب کی تجارت میں برکت ہوگی۔انہ قریبٌ مجیب۔"وہ قریب ہے اور دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے" باقی یہاں کے حالات خداوند تعالیٰ کی حمد وسپاس کے لائق ہیں۔آپ کی والدہ کی طرف سے، اہلِ خانہ اور نورِ بصر شیخ احمد وامۃ الجمیل اور تمام چھوٹوں بڑوں کی طرف سے مَاوَجَبَ پہنچے۔تمام رفقاء کو سلام کہئے۔

اخوی اعزی ارشدی عزیز از جان بلکہ از جان بہتر حاجی حافظ مولوی محمد مظہر صاحب سلامت۔ از اشتیاقِ ملاقات عبدالرشید عفی عنہ بعد از سلام، آپ جان سے زیادہ پیارے کی ملاقات کا شوق حد وانتہا نہیں رکھتا۔اللہ تعالیٰ جلّ شانہ جلد ملاقات نصیب کرے اور دیدہ و دل کو سرور پہنچائے۔آپ نے اس خط میں سلام سے بھی فراموش رکھا، خط کی شکایت تو بے جا ہے۔بیت

ہماری قبر پر نہ شمع بھیجی نہ پھول بھیجے، ہم مر گئے لیکن لوگوں کے بدگمان سینے صاف نہ ہوئے

مبلغ پچاس روپے کے چھوٹے مروارید جوار و باجرہ کی طرح کے، خرید کر اپنے ساتھ لائیں۔ضرور بضرور لائیں تاکید سمجھیں۔عمر اور ابن عمر عفی عنہما کی طرف سے بخدمت اخوی صاحب اور دیگر سب صاحبان کو سلامِ مسنون پہنچے۔عبدالغفور، ملاّ سکندر، میاں عظیم اللہ صاحب اور تمام رفقاء کو سلام کہہ دیجئے گا۔فقیر محمد ارشاد حسین کی طرف سے سلامِ مسنون نیاز سے بھرا ہوا، حد سے بڑھا ہوا اشتیاقِ ملاقات اور اعلیٰ دعاؤں کی قبولیت سے ملی مشکوری واضح ہو۔

جب تو محبوب کے ساتھ بیٹھے اور شراب پئے، تو محبان بادہ پیا کو بھی یاد کر لینا۔

## مکتوب۔ ۱۲۳

انہی صاحبزادے کے نام صادر ہوا ہے۔ اس خط میں اشتیاق کا اظہار ہے اور رضا بقضا کا بیان ہے۔ دیگر امور وغیرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرزندی اخوی اعزی ارشدی سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید بعد از سلامِ مسنون ودعواتِ ترقیات و اشتیاق مشحون۔ واضح ہو کہ مکتوبِ مرغوب اس میعاد کے بعد پہنچا جس کے سبب دل کو تشویش تھی۔ خط کے مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ بہت حیرت ہے کہ آپ نے روداد سے پہلے سے ہی کیوں نہ آگاہ کر دیا کہ میں دعا کرتا۔ اب تو انتظار کی حد گزر گئی۔ کب تک انتظار کیا جائے؟ جب جدائی اللہ سبحانہ کے ارادے سے واقع ہوئی۔ راضی بقضا ہو کر اس طرف روانہ ہو جائیں جب رفقاء پہنچیں گے آجائیں گے۔ مگر آپ قرۃ العین کی جدائی میں برابر ایک سال گزر رہا ہے۔ اضطراب کی کشاکش سے نجات بخشیں کہ آپ کے بغیر مجھے راحت نہیں۔ والسلام۔ اپنی والدہ کی طرف سے سلام کے بعد یہی مضمون پڑھ لیجئے۔ امّ الفضل، امۃ الجمیل اور شیخ احمد کی طرف سے دعا و سلام پہنچے۔ اخوی اعزی ارشدی جامع کمالاتِ صوری ومعنوی محمد مظہر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سبحانہ۔ از عبدالرشید۔ سلام کے بعد گزارش ہے کہ اگر آپ عزیز از جان کے پاس مروارید خریدنے کے لئے رقم نہ ہو تو شیخ جمال الدین سے قرض لے کر خرید لیجئے گا اور اپنے ساتھ ضرور لائیے۔ آپ کے پہنچنے کے بعد رقم بھیج دی جائے گی۔ شیخ جمال الدین صاحب کو بھی خط کے مضمون سے مطلع کر دیجئے۔ حاجی عبدالغفور کو سلام پہنچے۔ فقیر محمد ارشاد حسین عفی عنہ کی طرف سے سلام مسنون اور حد سے بڑھا ہوا اشتیاقِ خدمت معلوم ہو۔ اور اخی اعزی مولوی ولی النبی صاحب کی طارف سے بھی سلامِ مسنون قبول فرمائیے اور عزیز میاں جمیل الرحمٰن کی طرف سے بھی۔

## مکتوب۔ ۱۲۴

یہ خط بھی انہی صاحبزادے کے نام ہے۔ وطنِ مالوف میں داخل ہونے کی دعا وغیرہ

کے بیان میں۔

فرزندی اعزی ارشدی سلمہ اللہ الولی از فقیر احمد سعید۔ سلامِ مسنون اور ترقی کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ قرۃ العین کی روانگی کا خط موجودہ مہینہ کی پہلی تاریخ کو پہنچا۔ میں بہت مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں منزلیں طے کروا کے وطنِ مالوف میں داخل کرے اور آپ کے پیچھے رہ جانے والے رفقاء کو بھی۔ آمین۔ آمین کہنے والے بندے پر اللہ رحم کرے۔ اس خط کی تحریر تک کہ ماہِ رواں کی ۹ رہے تمام چھوٹے بڑے خیریت سے ہیں مگر حاجی عبدالغنی صاحب کی اہلیہ بخار اور رحم کے ورم کے عارضہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شفاء عنایت فرمائے۔ فقط۔ فرزندی میاں عبدالرشید، میاں محمد عمر اور تمام چھوٹوں بڑوں کی طرف سے سلامِ مسنون پہنچے۔ فقیر محمد ارشاد حسین عفی عنہ کی طرف سے سلامِ مسنون قبول کیجئے۔ اور برادرم مولوی ولی النبی صاحب کی طرف سے بھی۔

## مکتوب۔ ۱۲۵

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔ قاضی صاحب کے مکتوب کے جواب میں مکتوب شریف بھیجنے کے بارے میں۔ وغیر ذٰلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید۔ بعد از سلامِ مسنون گذارش ہے کہ ڈاک کے ذریعے آپ کے دو گرامی نامے ملے تھے جن میں آپ نے قاضی صاحب کے خط کا جواب طلب کیا ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے خط کا جواب میں نے ڈاک کے ذریعہ بھیجا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پہنچا ہوگا۔ باقی یہاں کے حالات لائق حمد و شکر ہیں۔ ماہِ رمضان کے سبب ضروری امور پر ہی اکتفا کیا۔ بیٹوں کی طرف سے سلام پہنچے۔

## مکتوب۔ ۱۲۶

فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کے ایک خلیفہ مجاز حقائق و معارف آگین مولوی معزالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام صادر ہوا۔ مولوی صاحب کے چند سوالات کے جواب میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم، الحمد للّٰہ ذی الطول و الآ لاء و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء و الہ و اصحابه البررۃ الا تقیاء لا سیّما الخلفاء الاربعة الذین هم نجوم الا هتداء .

سوال: کیا عیسائیوں کی خدمت پر مشاهرةً، معاملۃً یا مطلقاً اجرت لینا جائز ہے؟ اور کیا اس میں تفصیل ہے؟ عدمِ جواز کی صورت میں کیا ان سے اجرت کا معاملہ کرنا کفر کی طرف لے جائے گا؟ اور اگر کفر کی طرف لے جانا والا نہ ہوتو کیا ان سے اجرت لینا حلال ہوگا؟ اور اگر حلال نہ ہوتو کیا ہمارے لئے ان کے عطیات لینا جائز ہوگا؟ اور کیا جو الرئیس (سردار) عیسائیوں سے لیتا ہے پنشن یا اس کے سوا کچھ اور وہ جائز ہے؟ خواہ الرئیس ڈاکوؤں سے امن کی حالت میں ہو یا خوف کی حالت میں، اپنی یا اپنے سوا کی خدمت میں؟

جواب: نصاریٰ اور دوسرے مشرکین سے مؤاجرت (اجرت کا معاملہ کرنا) اہل تحقیق کے نزدیک مسلمانوں کے لئے مکروہ ہے۔ المھلب کہتے ہیں۔ ’’اہلِ علم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے مگر ضرورۃً دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔ پہلی شرط یہ کہ مسلمان جب کام کو اجرت پر کرے، اس کا کرنا مسلمان کے لئے حلال ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ اس کام سے مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے۔‘‘ صحیح بخاری کے حاشیہ العینی میں اسی طرح ہے۔ فقہاء کا یہ قول آپ کے لئے باعثِ تشویش نہ ہو کہ مسلمان جب ذمّی کی شراب اجرت پر اٹھائے یا کلیسا اور بیعہ (عیسائیوں کی خانقاہ وغیرہ) کی تعمیر یا ترمیم پر اجرت لے تو اس کے لئے جائز ہے اور اجرت اس کے لئے حلال ہوگی کیونکہ یہ ضرورت پر محمول ہے۔ اور اس کا ارتکاب کفر تک نہیں لے جاتا۔ مسلمانوں کو ان کے عطیات نہ لینا چاہئے، کیوں کہ اس کے لینے میں کراہت ہے اور اسی بنا پر اہلِ اسلام کے لئے مطلقاً جائز نہیں ہے کہ وہ عیسائیوں سے، ان کے قوانین کے تقاضوں کے مطابق ان کے احکام کے اجراء پر اجرت لیں، ایسے قوانین جو اسلامی شریعت کے خلاف ہوں تو اس سلسلہ میں ان کے ساتھ تعاون بھی نہ کریں۔ عیسائی اگر مسلمانوں کے خلاف لڑتے ہیں تو کسی مسلمان کے لئے اس لڑائی میں عیسائیوں کا ساتھ دینے پر لڑائی کی اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسے عمل کی اجرت لینا جائز ہے جس میں ان کی تعظیم ہو اور مومنوں کی ذلّت ہو۔ اور اگر کچھ مسلمان اجرت لیں تو دنیداروں کو ان کے عطیات اور ہدایا قبول نہ کرنا چاہئے۔

سوال: کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ ہم عیسائیوں سے اجرت لینے والوں کی اجرت پر امامت کریں۔ اجرت کے جواز کی صورت میں۔ کیا ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اور ان کی

نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ عدمِ کفر سمجھتے ہوئے۔ یعنی وہ فاسقوں کی طرح ہیں؟ یا ڈاکوؤں کی طرح ہیں یا ماں باپ کو قتل کرنے والوں کی طرح ہیں یا باغیوں کی طرح ہیں، کہ ان پر نمازِ جنازہ نہ پڑھیں۔

جواب: اجرت پر ان کی امامت جائز ہے، اجرت کے جواز کی صورت میں۔ بشرطیکہ انہوں نے عیسائیوں سے جو مال لیا ہو وہ بوجہ الکرامۃ (عزت واحترام کے ساتھ) نہ لیا ہو۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے، کیونکہ ان کا زیادہ سے زیادہ معاملہ یہ ہے کہ وہ مکروہ کے مرتکب ہوئے ہیں، جس کا ارتکاب انہیں دائرہ اسلام سے نہیں نکالتا اور نہ انہیں ان باغیوں وغیرہ میں داخل کرتا ہے جن کی نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔

سوال: ان دو گروہوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جو باہر نکلیں اور آپس میں لڑیں۔ کیا یہ دونوں گروہ باغیوں کی طرح ہیں یا نہیں؟ مثلاً چور آئے اور انہوں نے لوگوں کے مویشی لئے اور اپنے لوگوں کی طرف چلے گئے۔ جن کے مویشی چرائے گئے وہ چوروں کے پیچھے گئے تو انہوں نے جو پکڑا تھا نہ دیا۔ چوروں کی قوم کے لوگون نے چوروں کا ساتھ دیا حتی کہ دونوں گروہ آپس میں لڑ پڑے۔

جواب: جو لوگ اپنے مسروقہ اموال چھڑانے کے لئے چوروں اور ڈاکوؤں کے پیچھے نکلے اور لڑائی کی، ایسا کرنا ان کے لئے جائز ہے اور ان میں سے قتل ہو جانے والا شہید ہے۔ الدر المختار میں کہا: اپنے مال کے تحفظ کے لئے، اگر چہ وہ نصاب کی حد کو نہ پہنچا ہو، لڑنا جائز ہے اور لڑنے والا اگر مارا جائے تو وہ شہید ہوگا کیونکہ اس پر اس حدیث کا اطلاق ہوگا جس میں فرمایا **من قتل دون ما له فهو شهيد** ''جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا وہ شہید ہے''۔ انتھیٰ۔ فتح اور اس کا حاشیہ و هذا آخر ما اوردنا فی الجواب واللہ سبحانہ اعلم بالصواب وبہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

## مکتوب۔ ۱۲۷

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔ داد محمد پر توجہات دینے کی سفارش وغیرہ کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد از سلامِ مسنون یہ کہ فقیر خیریت کے ساتھ ٹھٹہ نگر پہنچا۔ ہمارے ساتھ شامل ہمارے بھائی داد محمد کو ہم نے

یہاں سے رخصت کیا۔ وہ آپ کی خدمت شریف میں حاضر ہوگا۔ توجہات سے دریغ نہ فرمائیے کہ وہ فقیر کا بہت مخلص ہے۔ بیٹوں، بھائیوں اور رفقاء کی طرف سے سلامِ مسنون پہنچے۔ یہاں کے سب دوستوں کے لئے خصوصی دعائیں۔ آپ کا مکتوب میرے بھائی کے ہاتھ پہنچا۔

## مکتوب۔ ۱۲۸

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے، اس میں بھی ملاّ داد محمد کی سفارش وغیرہ اور دعا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید مجددی بعد از سلامِ مسنون گزارش یہ ہے کہ فقیر خیریت کے ساتھ ۱۹ر رجب کو کھوڑا باڑی میں داخل ہوا۔ چند روز یہاں قیام کیا۔ بغلہ (خچر) کرائے پر لیا۔ سوموار کے دن ہم اپنی منزل کو روانہ ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی دعاؤں میں نہ بھولئے۔ اس مکتوب کا حامل ملاّ داد محمد فقیر کے خاص مخلصوں میں سے ہے۔ جب بھی اسے کوئی ضرورت پڑے اس کی حتی الامکان مدد کیجئے۔ کہ اس میں فقیر کی خوشی ہوگی۔ والسلام۔ بیٹوں، بھائیوں اور رفیقوں کی طرف سے سلام پہنچے۔ مولوی معز الدین، مولوی عثمان، مولوی رحیم بخش، میر عالم خان، مولوی محمد حسن، ناظر محمد صلاح اور تمام واقفوں کو سلام پہنچائیے۔ فقط

## مکتوب۔ ۱۲۹

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔ آنجناب قدس سرہ کے قبائل سمیت بمبئی میں داخل ہونے اور وہاں سے حرمین شریفین زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و کرامۃً کی روانگی کے عزم میں اور اس فقیر کو غائبانہ دعا کا حکم دینے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد سلامِ مسنون واضح ہو کہ الحمد للہ کہ بتاریخ ۷ر ماہِ شعبان بمبئی کی بندرگاہ میں داخل ہوئے۔ عنقریب

حرمین شریفین کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ آپ مطمئن رہئے اور اپنے کام میں سرگرم ہیں اور غائبانہ دعا سے ممد ومعاون بنیں۔ والسلام۔ تمام دوستوں اور منیر عالم خان کو سلام پہنچا دیجئے۔

## مکتوب۔ ۱۳۰

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت صاحب قدس سرہ کے مع عیال و اطفال خیر و عافیت کے ساتھ بیت اللہ شریف میں داخل ہونے اور وہاں فقیر اور تمام احباب کے لئے دعائیں کرنے کے بارے میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد صاحب از فقیر احمد سعید۔ بعد از سلام واضح ہو کہ الحمد للہ کہ میں مع تمام متعلقین بخیریت بیت اللہ شریف میں داخل ہوا۔ میں نے آپ کے لئے اور وہاں کے تمام احباب کے لئے دعائیں کیں۔ ضروری ہے کہ آپ ان تمام حضرات کو سلام کے بعد اس کی اطلاع کر دیں جو فقیر سے اخلاص رکھتے ہیں۔ قاصد کے طلب کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ والسلام

## مکتوب۔ ۱۳۱

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔ اس میں بھی مکہ معظمہ پہنچنے کا ذکر ہے اور کتب شریفہ کی طلب ہے۔

اخوی اعزی ارشدی حاجی دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید کی طرف سے بعد سلامِ مسنون واضح ہو کہ۔ الحمد للہ فقیر مع متعلقین خیر و عافیت سے مکہ معظمہ پہنچا۔ کل کہ ۲۷/صفر ۱۲۷۵ھ تھی آپ کے مکتوبِ محبت اسلوب آجانے سے سرور حاصل ہوا۔ مولوی غلام حسین صاحب کی تحریر سے بھی جو کل پہنچی معلوم ہوا کہ لال محمد اور عطر الدین فقیر کے رفقا کتابوں سمیت ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچ چکے ہیں۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان دونوں رفیقوں کا زادِ راہ مع کرایہ کتب کا بندوبست کر کے انہیں بمبئی تک بھجوائیں۔ بمبئی سے شیخ جمال الدین اس طرف روانہ کر دیں گے۔ ان دونوں مذکورہ آدمیوں کا بمبئی تک خرچ اور کتبِ مکتوب کا کرایہ آپ کے ذمہ

ہے۔ چنانچہ فقیر آپ سے پہلے ہی ان دونوں رفیقوں اور کتابیں بھیجنے کے بارے میں کہ چکا ہے۔
تمام محبوں اور مخلصوں کو سلامِ مسنون پہنچا دیجئے۔

## مکتوب۔۱۳۲

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام ہے۔ ان کے لئے دعا ہے اور آنجناب قدس سرہ کا بیت اللہ شریف اور اس کے بعد مدینہ منورہ اور روضہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے فیوض و برکات سے بہت زیادہ فیض پانا، اسی طرح ان بہت سی عنایات سے متمتع ہونا کہ جن کا دیکھنا تحریر و بیان سے باہر ہے۔ اور یہ کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مرضی میں ہے کہ اسی مبارک شہر میں حضرت مقیم ہوں اور آنحضورؐ کے قرب و جوار میں دفن ہونے کی تمنا کرنا، ایک بار پھر کتابیں طلب کرنا اور خانقاہ کے حالات وغیر ذلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر احمد سعید۔ سلامِ مسنون اور ترقی ملی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ الحمد للہ فقیر تا دمِ تحریر مکتوب ہذا بخیریت ہے۔ اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی، عافیت اور صوری و معنوی ترقیوں کے لئے دعا ہے۔ حق سبحانہ کے انعامات اور آپ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات کی کیا شرح بیان کروں کہ لاتعداد اور ان گنت ہیں۔

اگر میرے بدن کا ہر بال زبان بن جائے، تب بھی اللہ کے ہزار میں سے ایک شکر تک ادا نہ کر سکے

میں چار ماہ تک مکہ معظّمہ میں مقیم رہ کر بے اندازہ فیوض و برکات سے بہرور ہوا کہ اس کی عظمتِ کبریائی ہی سے مملو ہیں۔ ماہِ ربیع الاول میں روضہ منورہ کی زیارت کے ارادہ سے مدینہ شریف کا رخ کیا۔ جناب سید المرسلین نے اس کمینہ پر جو عنایات کیں اور اب بھی فرما رہے ہیں، ان کو بیان کرنے کی قدرت نہیں۔ یضیق صدری ولا ینطلق لسانی۔ "میرا دل تنگ ہوتا ہے اور زبان میں ان کے بیان کا یارا نہیں"۔ بالمشافہ ملیں گے تو پھر کچھ کہ سکوں گا، تحریر میں یہ سما نہیں سکتیں۔ اب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی سے اس بلدہ شریفہ مبارکہ میں اقامت اختیار کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں مدفون فرمائیں۔(آمین)۔فقیر کی کتابیں جو دیر سے مولوی غلام حسین کے پاس پہنچی ہیں انہیں بمبئی تک شیخ جمال الدین کشمیری تاجر شال کے پاس پہنچا دیجئے۔اس بارے میں تاکیدِ مزید سمجھئے۔وہاں کے سب مخلصوں کو سلام مسنون پہنچا دیجئے۔بیٹوں اور بھائی صاحب کی طرف سے سلام مسنون پہنچے۔مکرر یہ کہ اگر خانقاہ کے حال کے بارے میں کوئی بات آپ تک پہنچی ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیے کہ کون درویش وہاں مقیم ہوا۔اور خانقاہ کی آبادی کی کوئی صورت بنی یا نہیں۔ فقط۔احقر العبید محمد مظہر سلام اور دعائیں کہتا ہے اور دعاؤں کا طالب ہے۔حق تعالیٰ جناب کو اور احقر کو ظاہری و باطنی استقامت سے رکھے اور اپنی مرضیات سے فیض یاب فرمائے۔حاضر الوقت عنایت اللہ خان کی طرف سے سلام مسنون۔رجب ۱۲۷۵ھ المقدس کی آخری تاریخ۔

## مکتوب۔۱۳۳

اس کمینۂ درویشاں دوست محمدؒ کے نام صادر ہوا ہے۔موضوع ہے آپ کا (جناب پر میرے دل و روح قربان ہوں) مع اپنے متعلقین مدینہ منورہ میں مقیم ہونا، مکہ معظمہ تک کتابوں اور تبرکات کا پہنچنا کہ جلد آنجناب قدس سرہ تک پہنچ جائیں گی ملاحظ کے بعد اس فقیر (حاجی دوست محمدؒ) کے لئے تبرک بھیجنا، فقیر کے احوال دریافت کرنا، دہلی اور خانقاہ شریف کے حالات پوچھنا اور یہ کہ خانقاہ کی آبادی سعادتِ دارین ہے۔فقیر کو اپنے ظاہری و باطنی احوال سے مطلع فرمایا۔نیز اس فقیر کو حکم دیا کہ جناب حضرت قبلی و روحی فداہ کے حق میں دعائے غائبانہ کر کے ممد و معاون بنئے۔وغیرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب دوست محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، از فقیر احمد سعید مجددی ، بعد سلامِ مسنون و دعوات ترقیات مشحون واضح ہو کہ۔الحمد للہ فقیر تا دمِ تحریر کہ ذیقعدہ مہینے کی پندرہ تاریخ ہے۔متعلقین سمیت پوری خیریت سے مدینہ منورہ میں علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام مقیم ہے اور اللہ سبحانہ سے آپ کی سلامتی اور عافیت کا سوال ہے۔آپ کا گرامی نامہ کتابوں سمیت ملا سکندر کے ہاتھ مکہ معظمہ تک پہنچا۔الحمد للہ علیٰ ذلک۔انشاء اللہ تعالیٰ فقیر کے پاس پہنچ جائے گا۔تسلی رکھیں۔قلمدانِ تبرکات بھی وہیں ہے جونہی فقیر کے پاس پہنچے گا، ملاحظہ کرنے کے بعد اس میں سے

کچھ تبرک آنجناب کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ضروری ہے کہ آپ مسلسل اپنی خیریت پر مشتمل اپنے حالات، دہلی کے احوال اور خانقاہ شریف کے حالات لکھتے رہیں کہ اس سے اطمینانِ خاطر ہوگا۔ سب چیزوں سے بڑھ کر خانقاہ شریف کی آبادی کی فکر مدّ نظر رہے کہ اس میں سعادتِ دارین مقصود ہے۔نورنگ خان کے احوال بھی لکھئے کہ کہاں ہیں۔ان کے بیٹوں، میر عالم خان اور وہاں کے تمام مخلصوں کوسلام پہنچایئے۔عزیز از جان بھائی کی طرف سے بیٹوں اور متعلقین کی طرف سے سلام مسنون پڑھیئے۔الحمد للہ کہ فقیر کے اوقات تسلّی و اطمینان سے گزر رہے ہیں۔مکہ معظمہ کے لوگ بھی طریقہ اخذ (بیعت) کرنے کے بعد ذکر و شغل میں لگے ہیں۔اور یہاں بھی طریقہ میں داخل ہوئے ہیں۔تینوں وقت حلقہ، مراقبہ اور معمول کے ختم جاری ہیں۔اللہ تعالیٰ خاتمہ بخیر کرے۔دوستوں سے حسنِ خاتمہ کی دعا ہے۔ضروری ہے کہ اپنی غائبانہ دعا سے مدد و معاون رہیں۔زیادہ کیازحمت دوں؟ فقط

## مکتوب۔۱۳۴

حضرت کے ایک مخلص مرید احمد علی خان صاحب کے نام صادر ہوا۔اس میں بیان ہے، دعا اور عارضہ قلب سے صحت حاصل کرنے کے لئے آیت شریفہ کی تعلیم وغیرہ کا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانصاحب مہربان عزیز از جان احمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔سلامِ مسنون اور صحت و عافیت کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ گرامی نامہ ملنے سے مسرت ہوئی اور اس کے مندرجات واضح ہوئے۔اللہ تعالیٰ صحت کامل عنایت فرمائے۔دونوں آیتوں کے وظیفہ کو معمول بنائے رکھیں۔انشاء اللہ تعالیٰ مفید ہوگا۔اور اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے، سو بار صبح اور سو بار شام ورد فرمائیں۔یہ پڑھنے کے بعد دعائے صحت کریں۔سات سات بار اوّل و آخر درود پڑھیں مذکورہ دونوں آیتیں یہ ہیں۔رَبِّ انّی مسنی الضر وانت ارحم الرحمین۔"اے میرے رب مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ بڑے رحم کرنے والے ہیں"۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذھد یتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔"اے ہمارے رب ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے قلوب کو زنگ آلود نہ کیجئے۔اور ہمیں اپنی جانب سے رحمت سے نوازیئے کہ آپ بہت عطا کرنے والے ہیں"۔حصولِ ملاقات تک

ذکر میں مشغول رہیں۔ ذکر کی برکت سے وسوسے دفع ہو جائیں گے۔ سورۃ قل اعوذ بربّ الناس آخر تک ہر نماز کے بعد تین تین بار پڑھ کر دل پر دم کریں۔ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار صبح اور سو بار شام معمول بنالیجئے۔ فقیر بھی غائبانہ دعا اور توجہ میں کمی نہیں کرے گا۔ فقط والسلام

## مکتوب۔ ۱۳۵

انہی خانصاحب موصوف کے نام ہے رابطہ وغیرہ کے بارے میں صادر ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خان صاحب مہربان عزیز از جان احمد علی خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، فقیر احمد سعید عفی عنہ کی جانب سے سلامِ مسنون اور صوری ومعنوی ترقیوں اور ظاہری و باطنی صحت کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ گرامی نامہ ملا۔ بہت خوشی ہوئی۔ آپ نے جو اپنے ورد لکھے ہیں بہت اچھے ہیں، پڑھتے رہیں۔ نفی واثبات کا طریقہ بھی مستحسن ہے اور ہمارے خاندان کا بھی معمول ہے اگر اس پر عمل کریں تو مضائقہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ عنایت فرمائے۔ اسمِ ذات کا ذکر پانچ ہزار بار لطیفہ قلب سے خیال کے ساتھ، جس طرح میں نے تعلیم دی ہے، کر کے۔ رابطہ یعنی فقیر کی صورت کا تصور دل کے روبرو ذکر کرتے وقت رکھیں۔ اس کے بعد سو بار خیال سے کہیں کہ اے اللہ میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا۔ اپنی معرفت ومحبت عنایت کر۔ انشاء اللہ اس کا فائدہ ظاہر ہوگا۔ جلدی نہ فرمائیں کہ صحبت (ہم نشینی) کم ہوئی ہے۔

اعوذ بکلمات اللہ التامّۃ کلھا من شر ما خلق بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شی فی الارض ولا فی السماء و ھو السمیع العلیم تین تین بار صبح وشام پڑھتے رہیں۔ والسلام

## مکتوب۔ ۱۳۶

انہی خان صاحب ممدوح کے نام ہے، پچیس روپیہ کی ہنڈی ملنے کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خان صاحب مہربان عزیز از جان احمد علی خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیر احمد سعید مجدّدی کی طرف سے سلامِ مسنون اور صحت وعافیت کی دعاؤں کے بعد مطالعہ فرمائیے۔ گرامی نامہ مع پچیس روپے کی ہنڈی ملا۔ بے حد خوشی ہوئی۔ بھجی گئی تمام رقم وصول کرلی۔ جزاکم اللہ سبحانہ خیر الجزاء وشفاکم اللہ تعالیٰ شفاء عاجلۃً بحرمت حبیبہ الاکرام صلی اللہ علیہ وسلم۔ سحری کے وقت اور دوسرے اوقات میں بھی آپ کی شفا کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور کوئی ایسا سبب بنادے کہ ظاہری ملاقات حاصل ہو۔ اس کے حصول تک غائبانہ دعا میں کمی نہ کی جائے گی۔ قوی امید ہے کہ دعا قبول ہوگی اور رمضان شریف میں مروحہ (پنکھا) بھی پہنچا۔

## مکتوب۔ ۱۳۷

خان صاحب ممدوح کے نام ہی یہ مکتوب صادر ہوا۔ خان صاحب کے گھریلو زیور گم ہوگئے تھے، اس کے لئے آیت شریفہ کی تعلیم کا بیان ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خان صاحب مہربان عزیز از جان احمد علی خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر احمد سعید۔ سلامِ مسنون اور ترقیوں کی دعاؤں کے بعد واضح ہو کہ آپ کا گرامی نامہ ملا۔ اس کے مندرجات واضح ہوئے۔ مزاج کی صحت معلوم کرکے فی الجملہ تسکین حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ صحتِ کلّی عنایت فرمائیں۔ خانگی زیور کے گم ہونے سے تردّد لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ ظاہر کردے۔ عشاء کی نماز کے بعد آیت شریفہ یا بنی انها ان تك مثقال حبة من خردل فتكن فی صخرة او فی السموات او فی الارض يأت بها الله ان الله لطيف خبير۔ ایک سو اکیس بار پڑھیں اور اسی مقدار میں یا حفیظ پڑھیں۔ دونوں کو زیور ملنے تک اپنا ورد بنالیں اس خط میں لپٹا ہوا ایک تعویذ ہوگا، اسے پتھر کے نیچے رکھ دیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعا بھی کی جائے گی اور کی بھی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے ہمکنار فرمائے۔ فقط۔ والسلام